سودائے آخرت

عبدالقادر وفا

گر گئی نظروں سے گلہائے گلستاں کی بہار
جب رخ رنگین احمدؐ کا نظارا ہوگیا

ہی میرے سینے میں سوز عشق احمدؐ اسقدر
آنکھ سے آنسو نکلتے ہی شرارا ہوگیا

حرز جاں جب نام پاک سرور عالم کیا
رنج و غم دل کا ہمارے دور سارا ہوگیا

لاکھ عاصی ہو ولے بیشک وہ بخشا جائیگا
آنکی چشم عفو کا گر اک اشارا ہوگیا

مصحف رخسار ختم الانبیا کے ہجر میں
یہہ دل سیپارہ اپنا پارہ پارا ہوگیا

بات کہنے کی ذرا مجھہ میں نہیں طاقت ذرا
لطف حضرت سے سخن گوئی کا یارا ہوگیا

مرتبہ بیشبہہ اعلی ہی رسول اللہ کا
عرش پا انداز ادنی ہی رسول اللہ کا

کیوں نہو ماہ منور کو جبیں سائی کا شوق
جلوۂ رخسار دیکھا ہی رسول اللہ کا

صورت رضوان ہزاروں ہی وہاں دربان ہیں
رشک باغ خلد روضا ہی رسول اللہ کا

دیکھکر سرو گلستاں جھک گیا تسلیم کو
قامت دلکش وہ رعنا ہی رسول اللہ کا

ہوشیار رہمات سے نہیں کم اسکی ہی دیوانگی
ای مجنوں جسکو سودا ہی رسول اللہ کا

کیوں نہ اسیر بلبل دل ہو ہمارا جاں نثار
رشک گلشن روئے زیبا ہی رسول اللہ کا

صورت گرداب چکر میں ہی یاں غواص فکر
قلزم اوصاف گہرا ہی رسول اللہ کا

حقتعالی نے کیا انکو شفیع المذنبین
بخشوانا جرم شیوا ہی رسول اللہ کا

عفو کروا لینگے حق سے سب میرے جرم و خطا
یہہ مجھے محکم بھروسا ہی رسول اللہ کا

ای وفا قرآن و توریت اور انجیل و زبور
وصف ان چاروں میں لکھا ہی رسول اللہ کا

تو بھی دل سے نہو عشق شہ ابرار جدا
سر میرا تن سے کرے گر کوئی سو بار جدا

گرچہ ظاہر میں ہی احمدؐ نہ ہی باطن میں احد
کب خدا سے ہی دلا سید ابرار جدا

چشم حق بیں سے جو دیکھے تو نظر رب آئے
کر کے گر عین عرب کو کوئی ہشیار جدا

داغِ عشقِ شہِ لولاک کو دے سینہ میں جگہ
گر نہ اس گل کو تو اُس باغ سے نیدار جدا

یہہ ہے بے داغ وہ باداغ ہے قرآں کی قسم
رخِ احمد ہے جدا ماہ کا رخسار جدا

یادِ ابروئے نبی میں نہ کبھی بھولوں گا
ہوگی ہرگز نہ میرے دل سے یہہ تلوار جدا

نہ وہ آدم سے نہ موسیٰ سے نہ عیسیٰ سے ملی
شان ہے آپ کی یا احمدِ مختار جدا

سنگِ درِ آپکا ہے قبلہ و کعبہ میرا
فرق اُس سے نہ کرونگا میرے سرِ زار جدا

اُس سے دل الجھے ہے اور اس سے کھلے عقدۂ غم
زلفِ احمد ہے جدا سنبلِ گلزار جدا

اسی اندوہ سے روتا ہے وفا صبح و مسا
آستانِ شہِ دیں سے ہے یہہ غمخوار جدا

ظہورِ سرِّ حق ہے جلوۂ رخسار احمد کا
ضیائے چشمِ ایماں نور ہے اُس ماہِ سرمد کا

رفیع المنزلت ہے نام برتر وہ محمد کا
احد نے اسمِ عالی عرش پہ لکھا ہے احمد کا

مثالِ شمعِ سوزاں شوق میں دل ہے یہہ بیخود کا
خداوندا دکھا جلدی جمالِ پاک احمد کا

جھکا اعظم کو کعبہ بتوں نے بھی کئے سجدے
ہوا دنیا میں غل اُس قبلۂ دیں کی جو آمد کا

زمین و آسمانکے ساکنو پر سب یہہ روشن ہے
نہ تھا نقشِ قدم اُس آفتابِ اوجِ سرمد کا

پڑھو صلوٰۃ اور قربان کرو اپنے دل و جانکو
سنو ای مومنو جس وقت نامِ پاک احمد کا

پہ شمشاد روپا اسقدر کی آبجو جاری
خیال آیا وہ سر باغِ دین کے جو مجھے قد کا

شہنشاہی جسے شایاں ہے اقلیمِ نبوت کی
بجز اُسکے نہیں ہے زیب عقلِ کل کی مسند کا

یہی ہے غرضِ انخالق کہ جب ہو نزع کا عالم
رہے وردِ زباں اشہد مجھے کلمہ محمد کا

چراغِ نیکنامی کو نبی نے کردیا روشن
مٹایا ہے چلن سارا جہاں میں سے رہِ بد کا

رسولانِ سلف کی آل و اصحابوں کے رتبے سے
بہت رتبہ ہے عالی آل و اصحابِ محمد کا

کریں گر عمر بھر غواص میاں دریائے مدحت میں
ملے ہرگز نہ مجھکو تہ تمہارے وصفِ بیحد کا

اگر ہر موئے تن میرا زباں ہو تو بھی اے سرور
ادا ہو شکر یہ ہرگز نہ تیرے لطفِ بیحد کا

محمد

عجب کیا ہی غم روزِ قیامت ہیے جو فرحت ہو
وفا مدآج ہی ختم رسل کی آل امجد کا

جب سے جہان مین پاک قدم آیا ہی ہمارے حضرت کا
سر پہ گنہگارون کے ہوا ہی سایہ خدا کی رحمت کا
صلِّ علیٰ کی ارض و سما اور دشت و جبل سے آئی صدا
شور جہان مین جبکہ ہوا اُس بحرِ عطا کی ولادت کا
حضرۂ ایمان زمین محمد گوہر بحر جود و کرم
چشمہ اُنکے لطف سے جاری عالم مین ہی ہدایت کا
لاکھون کافر ایمان لائے اور مسلمان دل سے ہوئے
جبکہ بجایا ڈنکا اُسنے دینِ خدا کی دعوت کا
ماہِ فلک کو ایک اشارے سے جو کیا ہی دو ٹکڑے
معجزہ ہی یہہ مہر سا روشن سب پہ وہ شمسِ نبوت کا
خانۂ دین پر نور ہوا اُس شمعِ رسل کے جلوے سے
اُس کے سبب سے کھل گیا در خلقت پہ خدا کی رحمت کا
ہوتے مطیعِ حکمِ سلیمان دیو پری کب ای یارو
نقشِ نگین ہوتا نہ اگرچہ نام ہمارے حضرت کا
رحمتِ حق نازل ہو نبیؐ پر اُن کے کرم نے دنیا میز
زحمت کو سب دور کیا اور نام مِٹایا جہالت کا
عرشِ اعلیٰ فرش ہی تیرا کرسی ہی ادنیٰ کرسی
ای شہِ عالی بنگ ہی تو نورِ چراغِ وحدت کا
کنہِ ذاتِ پاکِ محمد دھیان مین آوے کب کسکے

داغ
یہہ

دخل نہین اُس جا پہ کسی کی عقل و فہم و فراست کا
ہی یہہ وفا اک بندۂ ادنے آپکا اے سلطانِ اُمم
رکھنا اس عاجز پر سایہ اپنی مہر و عنایت کا.

خدا نے احمدِ مرسل کو بے مثال کیا
جو وصفِ گیسوئے سلطانِ خوشخصال کیا
جسے کمال مین بدرالدجیٰ کے شک آیا
ثمر ہی لطف یہہ اُس نخلِ باغِ احسان کا
رسولِ حق نے جہان مین وُرود فرماکر
جمالِ جملہ حسینانِ خلق سے حق نے
مثالِ حضرتِ موسیٰ گرا وہ غش کھا کر
خدائے پاک سے مین نے جدا نہین پایا
جہان مین آنکے اُس شمعِ بزمِ سرمد نے
وہ دن بھی ایک قیامت بپا تھی دنیا مین
ہر ایک جائے پہ شورِ بکا و زاری تھا

شفیعِ جرم کیا جامع الکمال کیا
خدا نے دورِ ضمیرِ مُعر سے سب وبال کیا
خدا نے اُسکو نہین موردِ زوال کیا
جو ہمکو دولتِ اسلام سے نہال کیا
ہر ایک قصۂ باطل کا انفصال کیا
جمالِ احمدِ بے میم بے مثال کیا
تمہاری دید کا جسنے ذرا خیال کیا
جو کنہہ شہِ لولاک مین خیال کیا
ظہور جلوۂ اسرارِ ذوالجلال کیا
شفیعِ حشر نے جس روز انتقال کیا
ق
ہر ایک دلکو اس اندوہ نے نڈھال کیا

لکھی ہی خوب غزل نعتِ ختمِ مرسل مین
وفا خدا کی قسم تمنے یہہ کمال کیا

دیکھا جو لبِ سُرخ رسولِ مدنی کا
دل رشک سے خون ہو گیا لعلِ یمنی کا
فصحائے عرب اور عجم سنکے ہوئے دنگ
ہمشہرہ شہِ لولاک کی شیرین سخنی کا
خاکِ قدمِ پاک سے اندھے ہوئے بینا
اعجاز یہہ دیکھو تو رسولِ مدنی کا
سنبل ہوا زلفون سے خجل رخ سے ہوا گل
اور قد سے گھٹا مرتبہ سروِ چمنی کا
یہان خانۂ دل مین ہی زرِ داغ نبی سے
گنجینۂ غنی کو ہی مبارک ہو غنی کا

اللہ رے جمالِ شہِ لولاک کہ خالق
یا رب یہی ارمان ہے مدینہ کو میں پہنچوں
ہے غیرتِ اسکندر و دارا و سلیمانؑ

دم بھرتا ہی موسیٰ کی طرح سے ارنی کا
اور طواف کروں روضۂ شاہِ مدنی کا
ہر بندہ درگاہ رسولؐ مدنی کا

یا شاہِ رسل کیجئے الطاف و عنایت
ہے سخت الم اسپہ غریب الوطنی کا

جو مداح میں مصطفیٰؐ کا نہ ہوتا
ظہورا جو شمس الضحیٰ کا نہ ہوتا
نہ ہوتی کبھی عرش کو استقامت
نہ ہوتی خطا عفو آدم کی ہرگز
مجھے دین و دنیا میں ہوتی نہ فرحت
نہ پاتے ہدایت اگرچہ خدا نے
مہ و مہر روشن نہوتے فلک پر
نہ ہوتا اگر وہ بحرِ کرم کا
پریشانیِ دہر کرتی پریشان
نہ ہوتا اگر لطفِ شاہِ رسالت

سخن کا کبھی میرے شہرا نہ ہوتا
یہ ظلمتکدے میں اجالا نہ ہوتا
قدم شاہِ دین نے جو رکھا نہ ہوتا
ترا نام گر لب پہ لایا نہ ہوتا
غمِ عشقِ حضرت جو کھایا نہ ہوتا
رسولِ دو عالم کو بھیجا نہ ہوتا
اگر نورِ احمدؐ کا پیدا نہ ہوتا
تو دریائے غم سے کنارا نہ ہوتا
جو مداح زلفِ نبیؐ کا نہ ہوتا
تو بخشش کا ہم کو سہارا نہ ہوتا

نہ ملتی امان ایک وقتِ قہرِ حق سے
اگر مہربان مصطفیٰ سا نہ ہوتا

رسولِ پاک کا جو مدح خواں نہیں ہوتا
ظہورِ سرورِ کون و مکاں نہیں ہوتا
سیاہی دور نہوتی شبِ جہالت کی
نبی جو ہیں باعثِ ایجادِ گلشنِ تکوین

حبیبِ خالقِ کون و مکاں نہیں ہوتا
جہان میں باعثِ امن و اماں نہیں ہوتا
جو نورِ ماہِ نبوت عیاں نہیں ہوتا
جو یہ نہوتے زمین آسمان نہیں ہوتا

ہوس ہمارو ضۂ احمد کی اسلئے اپنا / ہوائے خلد سے دل شادمان نہین ہوتا
سخن نہ ہوتا اگر مدحِ شاہ سے مملو / پسندِ خاطرِ اہلِ جہان نہین ہوتا
نہ عارفو نپہ کبھی رمزِ معرفت کھلتا / تمھارا عشق جو دل مین نہان نہین ہوتا
اگر نہوتی زبان زد لبِ نبی کی صفت / کبھی مین شاعرِ معجز بیان نہین ہوتا
سنا ہی جب سے فسانہ رسولِ اکرم کا / پسند کوئی مجھے داستان نہین ہوتا
وہ کون شب ہی کہ فرقت مین اُس مہِ دین کی / دل اپنا چاک بشکلِ کتان نہین ہوتا

خدا کا کام ہو بندہ سے غیر ممکن ہے
وفا سے وصفِ رسولِ زمان نہین ہوتا

اللہ رے یہ نور روئے رسالتمآب کا / فق ہو گیا ہی دیکھکے رخ آفتاب کا
حلقہ ہو شہسوارِ امم کی رکاب کا / ارمان تھا ازل سے یہی آفتاب کا
شمس الضحٰے کا ظلِ عنایت ہے اکتفا / ہی خوفِ گورِ کور و زجر کے عذاب کا
کہتے ہین جسکو اہلِ زمین مہرِ آسمان / خاکا ہی سُمِ اسپِ رسالتمآب کا
روشن ہی داغِ عشقِ نبی دل پہ اسطرح / تابان ہی جون فلک پہ چراغ آفتاب کا
کشتہ نبی کے ہون رخِ رنگین کا دوستو / بوٹا درخت میری لحد پر گلاب کا
عکسِ لبِ جنابِ رسولِ کریم سے / رتبہ ملا ہی سنگ کو لعلِ خوش آب کا
بخشے ہی آفتاب سا چشمانِ دل کو نور یہ / نشہ شرابِ عشقِ رسالتمآب کا
ہون دم مین منکشف ابھی اسرارِ معرفت / اٹھ جائے چشمِ دل سے جو پردہ حجاب کا
جسنے لگایا ہو گئی بیماری اسکی دور / کیا فیض تھا دہانِ نبی کے لعاب کا
سالارِ دو جہان کا وہ ہی آستانِ پاک / جھکتا ہی سر جہان پہ ہر اک شیخ و شاب کا
اُس آفتابِ اوجِ نبوت کے نور نے / روشن کیا ہی چرخ پہ رخ ماہتاب کا
قربان ہو اہلِ بیتِ محمد کے عشق مین / ارمان یہی ہی [illegible] دل کا [illegible] کا

بوئے عرق جو احمدِ مرسل کی سونگھ لے
ہو ننگ اُسکو نام بھی لینا گلاب کا

ہوگی نجات آتشِ دوزخ سے ای وفا
مدّاح ہون جنابِ رسالتمآب کا

بلا گردان ہی ہر شب روئے پُر نورِ پیمبر کا
ستارا اوج پر ہی اسلئے ماہِ منور کا

کریں ہم کس زبان سے مدحِ دندان و لبِ احمد
گھٹا ہی اُس سے رتبہ لعل کا اور اس سے گوہر کا

ہوا ہی شہرہ سیفِ زبان مشہور عالم مین
رہا صرفِ ثنا دل سے جو ابروئے پیمبر کا

اگر شمس الضحیٰ کا پرتوِ جلوہ نہین پڑتا
نہ ہوتا رخ کبھی روشن فلک پر مہرِ انور کا

ہمیشہ وصفِ چشمِ سید الکونین کرتا ہون
عجب کیا ہی ملے محشر مین مجھکو جام کوثر کا

ہوئی اپنی اندھیری گور رشکِ خانہ روشن
خیال آیا ہی کے جب چراغِ روئے انور کا

گناہون کی ندامت سے بہت نادم ہون الٰہی
خدا کیواسطے یہہ بوجھ میرے سر سے دے سرکا

فسانہ یہہ بہت مرغوب ہے سب داستانون سے
مجھے ای قصہ گو قصہ سنایا کر پیمبر کا

حمایت ہمکو ہین خیر الامم کی دوستو کافی
نہین ڈر دین و دنیا مین ہی کچھ شیطانکی شر کا

گریبان چاک ہون گلہائے گلشن رشک سے بیشک
جو دیکھین آنکھ سے رخسارۂ رنگین پیمبر کا

اُسے بالکل نہین ڈر سوزشِ نارِ جہنم سے
جو پروانہ ہی دلسے شمعِ رخسارِ پیمبر کا

ثنائے ساقیِ کوثر زبان پر اپنے جاری ہے
دہن کا ہمکو ہی اے دوستو چشمہ ہی کوثر کا

وفائے بے نوا خادم دل و جان سے ہمیشہ ہے
ابوبکرؓ و عمرؓ کا حضرت عثمانؓ و حیدرؓ کا

عشقِ احمد سے جو پُر نور ہوا خوب ہوا
زنگِ آئینۂ دل دور ہوا خوب ہوا

شکر صد شکر ہوئی دولتِ عقبیٰ حاصل
ہمسے دنیا کا الم دور ہوا خوب ہوا

درہم داغِ محبت سے رنگِ دلِ حق کے
مخزنِ دل میرا معمور ہوا خوب ہوا

مر گیا عشقِ شفیعِ دو جہان مین جو مین
عفو عصیان ہوئے مغفور ہوا خوب ہوا

ہو گئے خلق سے ادیانِ سلف سب منسوخ
دینِ اسلام جو مشہور ہوا خوب ہوا

دل مرا ساقیِ کوثر کی مئے الفت سے
للہ الحمد کہ مخمور ہوا خوب ہوا

روز رہتا ہے دلا شغل ثنائے احمد
مجھ کو یہ کام جو منظور ہوا خوب ہوا

ساعدِ شمعِ رسالت کی ثنا کا مجھ سے
اے زبان شب کو جو مذکور ہوا خوب ہوا

ہو گی اب راحتِ دارین و فا مجھ کو حصول
عشقِ احمد سے جو مسرور ہوا خوب ہوا

یہی ہے دعا یا رسولِ خدا
دکھا دو لقا یا رسولِ خدا

فرستادۂ خاص ربِّ جلیل
نہیں تم سوا یا رسولِ خدا

سمجھتے ہیں سردار اپنا تمہیں
سبھی انبیا یا رسولِ خدا

نہیں ہے بجز آپ کی ذات کے
امام الورا یا رسولِ خدا

تمہاری محبت میں جو مر گیا
وہ زندہ رہا یا رسولِ خدا

قریبِ درِ پاک عاصی کو اب
عنایت ہو جا یا رسولِ خدا

درود و سلام آپ پر بھیجے ہے
ہمیشہ خدا یا رسولِ خدا

تمہیں پر نبوت ہوئی اختتام
ہو تم پیشوا یا رسولِ خدا

مجھے آپ کے نام اقدس کا ہے
وظیفہ سدا یا رسولِ خدا

نہیں دوسرا میں نہیں دوسرا
کوئی آپ سا یا رسولِ خدا

شرابِ محبت سے معمور ہو
جگر دل مرا یا رسولِ خدا

نہیں چین ہے آپ کے ہجر میں
مجھے اک ذرا یا رسولِ خدا

طریقہ رہِ راستی کا ہمیں
تمہیں نے دکھا یا رسولِ خدا

میری شرم رکھئے بروزِ جزا
برائے خدا یا رسولِ خدا

تمہاری محبت کا ہو ذوق و شوق
یہ ہے مدعا یا رسولِ خدا

مجھے سرخرو بہر حسنین کر
بہر دوسرا یا رسول خدا

یہی عرض کرتا ہی صبح و مسا
وفا بے نوا یا رسول خدا

اللہ رے رتبہ شہ ابرار تمہارا
ثانی نظر آیا ہین زنہار تمہارا

لب غنچہ ہی رخ ہی گل گلزار تمہارا
کیا چہرۂ رنگین ہی طرحدار تمہارا

دل سے ہون فدائی شہ ابرار تمہارا
رہتا ہی مجھے دہیان جو ہر بار تمہارا

مشتاق ہون اے ماہ نبوت ہو میسر
نظارۂ آئینۂ رخسار تمہارا

اے عقدہ کشا کیجئے للہ رہائی
محبوس الم ہی یہہ گرفتار تمہارا

حیران ہو فلک پر مہ نو یا شہ لولاک
دیکھے جو خم ابروے خمدار تمہارا

غم دور ہی کاشانۂ عشرت ہی میرا دل
ہی عشق اسے احمد مختار تمہارا

تم مہر درخشان نبوت ہو شہ دین
ہی بندۂ داغی مہ انوار تمہارا

ہین آپکے لب بحر کرم چشمۂ کوثر
دندان ہی ہر ایک گوہر شہوار تمہارا

ہی صورت موسی یہان یا احمد بے میم
ہر ایک نبی طالب دیدار تمہارا

اے نور خدا ماہ فلک کیون نہو قربان
غیرت دہ خورشید ہی رخسار تمہارا

تم رونق گلزار نبوت ہو شہ دین
ہی رنگ ہر اک گل سے نمودار تمہارا

ہی وقت مسیحائی دوا کیجئے للہ
اب نزع مین یا شاہ ہی بیمار تمہارا

ہرگز نہ جلا دیگی اسے آتش دوزخ
جو ورد رکھے نام خوش اطوار تمہارا

رنج و الم و درد سے غم سے ہی وہ آزاد
یا شاہ رسل جو ہی گرفتار تمہارا

جبتک کہ مین زندہ ہون مرے جسم مین جان ہی
مداح رہونگا شہ ابرار تمہارا

اے ہمدمو گر دل مین نہو حب پیمبر
ہو جاتا یا تحفہ نہ زنہار تمہارا

نہو گا یہہ وفا ہو جب بخشایش عصیان
ہی صبح ہی ورد جو ہر بار تمہارا

ولہ

جس پر کہ لطفِ احمدِ مختار ہو گیا
وہ موردِ عنایتِ غفار ہو گیا

خندان وہ صورتِ گلِ گلزار ہو گیا
جو محوِ روئے سیدِ ابرار ہو گیا

نعتِ رسول سے جسے انکار ہو گیا
رسوا ہوا ذلیل ہوا خوار ہو گیا

ابروئے قبلہ و جہان کا کیا طواف
شکرِ خدا میں کعبہ کا زوار ہو گیا

خورشید روئے سرورِ عالم کے روبرو
خجلت سے زرد ماہ کا رخسار ہو گیا

مژگانِ مصطفیٰ کی جدائی میں دوستو
تیرِ الم جگر سے میرے پار ہو گیا

پائی جو داغِ عشقِ ہمہ دین نے دل میں جا
گھر اس چراغ سے ہمہ پر انوار ہو گیا

رویا جو میں وہ بحرِ نبوت کی یاد میں
ہر اشکِ چشم گوہرِ شہوار ہو گیا

وہ ناتوان ہوا ہوں شہِ دین کے ہجر میں
ہلنا زمین سے اب مجھے دشوار ہو گیا

بھولا جو دل سے زلف ہمہ کے عشق کو
پھندے میں مثلِ مرغ گرفتار ہو گیا

تھا محوِ چشمِ ساقیٔ کوثر وفا جو میں
نرگس چمن میں دیکھ کے بیمار ہو گیا

میری آنکھوں کو ہے اشتیاقِ لقا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ
مجھکو دکھلائیے اب برائے خدا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

خنجرِ ہجر نے دلکو گھایل کیا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ
خون ہے میری آنکھوں سے جاری سدا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

روئے رنگین تمھارا جو دیکھے ذرا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ
صورتِ بلبلِ باغِ گل ہو فدا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

تم ہو بیشبہ گلزارِ عرفان کے گل تمھیں سے ہی سبز ہے گلشنِ عقلِ کل
خیر تمھارے نہیں کوئی خیر الوریٰ یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

تم ہو بحرِ سخا تم ہو ابرِ عطا تم ہو شمس الضحیٰ تم ہو ماہِ ہدا
تم ہو یکتا نہیں تمسا ہی دوسرا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

تم ہو لاریب محبوبِ ربِ علا سرورِ انبیا خسروِ اصفیا
تم سوا کون ہے رہنما پیشوا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

دیکھا نورِ کفِ پا کو آپکے جب آنکھ سے آفتابِ فلک نے ذرا
شرم سے اسلئے اسکا منہ پھر گیا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

شرمندے ہیں زرد ہو گئے روشن چاند اور چشم پر آفتاب مہ و نجم شام و سحر
قوس ابرو پہ ہے انکی جان فدا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

اسنے تسخیرِ ملکِ بقا کر لیا زندہ دل اسکو اللہ نے کر دیا
عشق میں ہو گیا جو تمہارے فنا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

حل کرو میری مشکل کو یا شاہِ دین تم ہو مشکل کشا اور
ہوں اسیر و گرفتارِ حرص و ہوا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

آپکے روضۂ پاک پر آکر جھاڑوں جاروبِ مژگان سے وہانکا در
یہہ مرے بلبلِ دل کا ہی مدّعا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

اسکی توقیر و عزت زیادہ ہوئی فخر حاصل ہے جسنے جہاں ہوا
جو تمہاری محبت میں رسوا ہوا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

جملہ اشجارِ عالم اگر ہوں قلم ہم نا تو ن زباں ہو ہر ایک ہم
ہو نہ تحریر ہرگز تمہاری ثنا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

گنجِ مرقد میں منکر نکیر آکے جب ہیں حاضر مجھے دیکھیں
مجھ کو لینا اے خدا تم بچا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

کیوں نہ آسان ہو سب کام مشکل ترے کیا عجب ہے جو حق ہر بلا کاٹ دے
تجھ کو فورؔ زبان ہے وفا ہے نوا یا نبی مصطفیٰ یا نبی مصطفیٰ

مجھ سے اسمِ پنجتن کا وصف گر ہو جائیگا
شمسِ جنت میں نام میرا جلوہ گر ہو جائیگا

کون دن ہے کہ میں دیکھونگا روضہ آپکا
کب میرا نخلِ تمنّا بار ور ہو جائیگا

نامۂ اعمال کی ہے میرے سیاہی دیکھ کر
شام ہجران فوراً اسکی روئے سحر ہو جائیگا

ہے یقین ہو جائینگے جرم و خطا اپنے معاف
آپ کا الطافِ بے پایان اگر ہو جائیگا

بیکلی سب دور ہو گی غنچۂ دل کی وفا
بلبلِ مدّاح اس گل کا اگر ہو جائیگا

ردیف با

ہوں گنہ ہو نمیں مبتلا یا رب
عفو کر دے میری خطا یا رب

دیکھوں دیدارِ ساقی کو شوق
ہے یہی عینِ مدّعا یا رب

اپنے حفظ و امان میں رکھ مجھکو
بہرِ سلطانِ انبیا یا رب

اپنے محبوب کی محبت میں
کیجیو تو مجھے فنا یا رب

بطفیلِ رسولِ ہر دو سرا
مکرِ شیطان سے اب بچا یا رب

دور کر میرے دل سے کذب و ریا
بہرِ صدیقؓ پیشوا یا رب

از برائے شہِ عمرؓ فاروق
انکے مذہب کو ایمان کر عطا یا رب

دولتِ عشق سے غنی کر دے
بہرِ عثمانِؓ باحیا یا رب

کر میری مشکلون کی آسانی
از پئے شاہِ مرتضیٰؓ یا رب

نورِ چینِ نبیؐ کی برکت سے
دیدہ دل کو دے ضیا یا رب

شرم رکھہ دو جہان مین میری
از پئے اشرف الانبیا یا رب

دین و دنیا مین سرخرو کر دے
بہرِ شہدائے کربلا یا رب

ہین جو بارہ امام انکے طفیل
خاتمہ خیر کر میرا یا رب

اور جو ہین پاک چاردہ معصوم
انکی الفت بھی کر عطا یا رب

یہہ دعائے دعاہی لیل و نہار
شاہ جیلان کا کر گدا یا رب

رخ اگر شمس الضحیٰ کا دیکھہ پائے آفتاب
ابر مین غیرت سے اپنا منہہ چھپائے آفتاب

نور اس حق المبین کا دیکھہ پائے آفتاب
بالیقین ہو جائے باطل اڑ جائے آفتاب

اک ذرہ دیکھے اگر نورِ درخشانِ نبیؐ
صورتِ چرخِ کہن چکر مین آئے آفتاب

حسنِ احمد سے نہ کیون ہو حسنِ یوسف منفعل
محو کر دیتی ہے نورِ مہ ضیائے آفتاب

ابرو رخسارِ احمد کا اگر دیکھے شرف
ای منجم قوس مین لاریب آئے آفتاب

ای چراغِ دینِ حق بیشک ہے تو نورِ خدا
روبرو تیرے ہین کچھہ بھی ضیائے آفتاب

دل جبین پر ہے تصدق اور جان رخ پر نثار
یہہ فدائے ماہ ہے اور وہ فدائے آفتاب

دیکھ لے گر اس گلِ خورشیدِ باغِ دین کا حسن
زرد ہو جائے خجالت سے لقائے آفتاب

ہو جو اس سلطانِ عالی جاہ کو عزمِ وضو
آفتابہ آسمان سے لیکے آئے آفتاب

احمدِ بے میم کا نقشِ سمِ شبدیز گر
تھی یہی ہر تسبیح خالق سے دعائے آفتاب

خانۂ دل کر منور اپنے نور پاک سے
مہربان ہو مجھ پہ اے رونق فزائے آفتاب

ذرۂ خاکِ درِ حضرت پہ کب پائے شرف
لاکھ بار اے آسمان گر بن کے آئے آفتاب

سرورِ عالی ہمم اعجاز دکھلائین اگر
آسمان سے کیون نہ پابوسی کو آئے آفتاب

ہی فروغِ داغِ عشقِ شاہ یون دلمین وفا
خانۂ تاریک مین جیسی ضیائے آفتاب

یارب رسولِ پاک کا دیدار ہو نصیب
خوابیدہ ہی کہین میرا بیدار ہو نصیب

ہو بسر بلند بخت فلک سے فزون میرا
گر خاکِ پائے سیدِ ابرار ہو نصیب

عشقِ رخِ رسول مین نکلے جو تن سے روح
لاریب اسکو خلد کا گلزار ہو نصیب

چشمانِ دلکو نور جو خالق عطا کرے
بدرُ الدجیٰ کا دیکھنا رخسار ہو نصیب

ہر ایک دیندار کو مجھ کو بھی اے خدا
حُبِّ جنابِ احمدِ مختار ہو نصیب

پائے رہائی بلبلِ دل دامِ غم سے جب
یثرب کا دیکھنا اُسے گلزار ہو نصیب

بعد از فنا کے پہنچے مدینہ مین اپنی خاک
گر اے فلک میرا جو مددگار ہو نصیب

شغلِ ثنائے سرورِ کونین مین رہون
جز اسکے اور کام نہ زنہار ہو نصیب

یارب گناہگار ہون جب روزِ حشر ہو
مجھ کو شفاعتِ شہِ ابرار ہو نصیب

دونون جہانکی مجھ کو سعادت حصول ہو
گر رویتِ نبیؐ خوش اطوار ہو نصیب

ہر صبح ہی خدا سے دعائے وفا یہی
یارب رسولِ پاک کا دیدار ہو نصیب

تم ہو بیشک فخرِ آدم یا حبیبؐ
پیشوائے ہر دو عالم یا حبیبؐ

حقتعالیٰ نے کیا ہی آپ کو
باعثِ ایجادِ عالم یا حبیبؐ

روئے رنگین نے تمہارے رنگِ گل
اڑ گیا ہی مثلِ شبنم یا حبیبؐ

دھیان ہی جو آپکا لیل و نہار
میری آنکھین ہین سدا نم یا حبیبؐ

ہیں تمھارے روئے روشن پر فدا — آفتاب و ماہ ہر دم یا حبیب

کیا کہوں دردِ فراق و ہجر سے — لب پہ آیا ہی میرا دم یا حبیب

آپکے قدموں کا رتبہ ہے بلند — جن سے ٹھہرا عرشِ اعظم یا حبیب

ق

معجزہ ہی بت پہ اک ٹھونکے ہاتھ — رکھدیا پنجا تمنے جسدم یا حبیب

دفعتاً وہ بنگیا ہی کاٹھ کا — دیکھکر یہ حال اُسدم یا حبیب

ہو گئے لاکھوں مسلماں بت پرست — دیکھے ہو کر شاد و خرم یا حبیب

زمرۂ ابرار میں بیشبہہ و شک — تم ہو افضل اور اکرم یا حبیب

جسکے دلمیں ہی محبت آپ کی — اُسکو دوزخ کا نہیں غم یا حبیب

حاملانِ عرش کو وردِ زبان — آپکا ہی اسمِ اعظم یا حبیب

آبرو رکھنا ہماری حشر میں — غرقِ بحرِ جرم ہیں ہم یا حبیب

کیقباد و جم تمھارے ہیں گدا — تم وہ ہو شاہِ دو عالم یا حبیب

اب قریبِ در بلا لیجے مجھے — ہوں غمِ دوری سے پرغم یا حبیب

ہی بہت شیدا لقائے پاک کا
یہ وفائے زار و پرغم یا حبیب

ردیف تا

مجھکو وردِ زباں رکھو ہر زماں صلوٰۃ — عذابِ نارِ جہنم کی ہی اماں صلوٰۃ

فرشتے چرخ پہ اور آدمی زمیں پہ تمام — نبی پہ پڑھتے ہیں دیکھو کہاں کہاں صلوٰۃ

خدا تک اپنی رسائی جو چاہو دیندارو — پڑھو جنابِ محمد پہ جاودان صلوٰۃ

بلا کو رنج کو آفت کو درد کو دکھ کو — عزیزو کرتی ہی برباد بے نشاں صلوٰۃ

جو کوئی چاہے کہ ہووے عزیز ہر دو جہاں — تو صدقِ دل سے کرے اپنا حرزِ جاں صلوٰۃ

بروزِ حشر جو خورشید ہو تمازت پر — تو ہووے گی یہ وہاں سایۂ اماں صلوٰۃ

اسی سے جلوہ نما نور حق کا ہوتا ہی	کرے ہی دلکو منور یہہ شمع سان صلوٰۃ
نبی کی ذات وہ یکتا ہی ای مسلمانو	کہ جسپہ بھیجے ہی خلّاقِ دوجہان صلوٰۃ
بڑا بخیل ہی وہ اُمّتِ محمّد مین	پڑھے نہ سنکے جو نامِ شہِ زمان صلوٰۃ
وہ سروِ باغِ نبوت کے دیکھکر قد کو	چمن مین پڑھتے ہین خوش ہوکے قمریان صلوٰۃ
ثنا دہانِ گلِ باغِ دین کی سُن لی ہی	زبانِ غنچۂ سوسن پہ ہی روان صلوٰۃ

نہ بھول وردِ زبان رکھہ وفا مدام اپنا
ہر اک بلا سے یہہ دلوائیگی امان صلوٰۃ

ہین احمدِ مرسل دُرِ یکتائے شفاعت	اُس بحرِ کرم سے ہی تمنائے شفاعت
ہین رحمتِ عالم وہی اور شافعِ عصیان	جز اُنکے نہین انجمن آرائے شفاعت
صلوٰۃ پڑھو شوق سے اُس شاہِ اُمم پر	رکھتے ہو جو ای یارو تمنائے شفاعت
دوزخ سے ہمین روزِ قیامت کو بچاکر	اُمّید ہی فردوس مین لیجائے شفاعت
اللہ رے مراتب کہ سبھی مُرسل و ابرار	رکھتے ہین محمدؐ کی تمنائے شفاعت
عاصی ہون گنہگار ہون ایسور کو نہین	ہی سر مین ازل سے میرے سودائے شفاعت

یہہ آپکا مداح وفا ہی جو گنہگار
ای شافعِ کُل اسکی بھی ہوجائے شفاعت

ردیف ثا

بنیادِ ہر دو عالم ہی مصطفےٰ کے باعث	ارض و سما بنے ہین خیرالوریٰ کے باعث
خورشید مشتری و مہتاب اور زہرہ	پائے ہین یہہ ضیا سب شمس الضحیٰ کے باعث
مشکِ ختن نے زلفِ احمد سے ہمسری کی	ہی روسیہ جہان مین وہ اس خطا کے باعث
معمورۂ جہان سے بنیادِ شرک و بدعت	زیر و زبر ہوئی ہی اُس پیشوا کے باعث
لا تقنطوا کا گلشن سرسبز ہوگیا ہی	اُس رحمتِ خدا کی ابرِ عطا کے باعث

آدم صفیؑ و نوحؑ و الیاسؑ اور عیسیٰؑ
رتبے ہیں سبکے عالی خیر الوریٰ کے باعث

بخشیگا روزِ محشر حق عاصیوں کے عصیان
روشن ہی یہ ہمیشہ شمس الضحیٰ کے باعث

دوزخ سے ہم بچینگے الطافِ مصطفیٰ سے
جنت ملیگی ہمکو اُن کی عطا کے باعث

بدر الدجیٰ ہیں احمدؐ شمس الضحیٰ ہیں احمدؐ
پُر نور دو جہان ہیں اِن کی ضیا کے باعث

روشن ہوا جہاں ہی دینِ خدائے اکبر
اُس شمعِ دین کی سعیِ بے انتہا کے باعث

اشکوں کی جا ہماری آنکھوں سے خون رواں ہے
اندوہِ ہجرِ شاہِ ہر دوسرا کے باعث

دیدار کبریا کا دیکھینگے روزِ محشر
ہم سب رسولِ حق کی لطف و عطا کے باعث

کیجے کرم وفائے عاجز پہ یا شہِ دین
ہی اشکبار خوفِ جرم و خطا کے باعث

ردیف جیم

ہوا کیا نورِ حق کا جلوہ گر آج
مکان ہر ایک ہی برجِ قمر آج

ہوئے شمس الضحیٰ پیدا جہاں میں
شرف پایا زمین نے چرخ پر آج

بنا ہی مکہ اب گلزارِ فردوس
ہوئے ہیں سبز سب برگ و شجر آج

پڑی ہی کافروں کی چشم میں خاک
ستارہ دین کا آیا اوج پر آج

بہارِ گلشنِ اسلام آئی
خزاں کا مٹ گیا ہی شور و شر آج

مسلمانوں کا دل ہی شاد و خرم
ہوا کفار کا ٹکڑے جگر آج

مبارکبادیاں دیتی ہیں حورین
عجب کچھ خلد میں ہی کر و فر آج

ہوئی آتشکدوں کی آبرو خاک
ہوا شیطان کا برباد گھر آج

جو گمراہانِ عالم کے ہیں ہادی
وہی پیدا ہوئے ہیں راہبر آج

ستارے دیکھ کر اس مہِ دین کو
ہوئے صدقے فلک سے ٹوٹکر آج

پئے تعظیمِ فخرِ ہر دو عالم
جھکایا ہی بتوں نے اپنا سر آج

ہوئی ہی آبرو و عزّیٰ کی برباد
پڑی ہین لاتین ہزارون لات پر آج

فلک کہدون زمین کو تو بجا ہے
کہ ہی ماہِ نبوت جلوہ گر آج

نہ کیون اب خانۂ دین پائے رونق
کھلا اللہ کی رحمت کا در آج

ملک جن دخترِ حور و پری مین
خوشی و خرمی ہی بیشتر آج

زبانِ سوسن کی ہی گلشن مین مصروف
بمدحِ سیدِ خیر البشر آج

چمن مین غنچۂ گل مٹھیون ہی
لٹاتے ہین خوشی سے سیم و زر آج

برنگِ گل ہی خندان بلبلِ زار
نبیؐ کی سُن ولادت کی خبر آج

وفا مغموم کیونکر ہو نہ مسرور
تمنائے دلی آئی ہی بر آج

سب راتون سے ہی ترجیح مین اعلیٰ شبِ معراج
ہی روئے پرنور زیبا دا شبِ معراج

روشن ہوئے اُس ماہِ نبوت پہ تمامی
اسرارِ خداوندِ تعالیٰ شبِ معراج

قوسین کا تھا فرق جنابِ احدی سے
پہنچے تھے وہان سرورِ یکتا شبِ معراج

تھا محوِ جمالِ قمرِ برجِ نبوت
افلاک پہ ہر ایک ستارا شبِ معراج

لے ماہ سے تا ماہی نہ تھی نام کو ظلمت
تھا نورِ محمدؐ سے اُجالا شبِ معراج

مالک نے بجھائی تھی تمام آتشِ دوزخ
تھا خلد کو رضوان نے سنوارا شبِ معراج

تھے حضرتِ جبریلِ امین فوج ملک لے
ہمراہِ رکابِ شہِ والا شبِ معراج

چڑھنے لگے جب عرشِ علا پر شہِ لولاک
تب غوث نے جھک کر دیا کاندھا شبِ معراج

شب سے ہے وفا شافعِ محشر کو زیادہ
تھی بخششِ امت کی تمنا شبِ معراج

جو دیکھیں روئے سرور چاند سورج
تو ہون لا ریب شیدا چاند سورج

نہیں کھاتے ہیں چکر چاند سورج
فدا ہوتے ہیں تم پر چاند سورج

کیا کرتے ہیں صدقے سیم و زر کو
جنابِ مصطفےٰ پر چاند سورج

رُخِ پُر نورِ احمدؐ کے ہیں ذرات
دل و جان سے ثناگر چاند سورج

فلک سے گر پڑیں بے نور ہو کر
تیرے ہوں روبرو گر چاند سورج

تو ہی ہے نورِ خدا اے شاہِ عالی
نہیں تیرے برابر چاند سورج

فدا ہی شمع پر پروانہ جس طور
تصدق یوں ہیں تم پر چاند سورج

بنائے حق نے نورِ پنجتن سے
سما و ارض و اختر چاند سورج

تمہارے مطبخِ عالی کے یا شاہ
یہ ہیں خوانِ مُدوّر چاند سورج

شرف سے نورِ شمعِ انبیا کے
فلک پر ہیں منوّر چاند سورج

وفا نورِ نبی دوسرا سے
کئے حق نے منوّر چاند سورج

اے مسلمانو وفاتِ شہِ ابرار ہے آج
دن قیامت کا یہ دنیا میں نمودار ہے آج

غنچۂ باغِ ہدایت جو چھپا نظروں سے
چاک دل غم سے ہر ایک مومنِ شیدا ہے آج

کوئی مصروف بزاری ہے کوئی صرف بکا
اور کوئی تیر سے ماتم کے دل افگار ہے آج

جائے اشک آنکھوں سے ہے خون کسیکے جاری
کوئی بسمل سا تڑپتا پسِ دیوار ہے آج

آلِ اطہار ہے ماتم سے تمامی مغموم
اور اصحاب ہر ایک غم سے دل افگار ہے آج

غم سے یہ شہپرِ جبریلِ امین ٹوٹ گئے
نہیں پرواز کی طاقت اُسے لاچار ہے آج

ایکطرف حضرتِ صدیقؓ ہیں اس غم سے نڈھال
اِکطرف چشمِ عمرؓ غم سے گہربار ہے آج

غم سے بیکل ہے زبس جانِ جنابِ عثمانؓ
اور صد چاک دلِ حیدرِ کرارؓ ہے آج

زہرہ حضرتِ زہراؓ یہ الم سے ہے آب
اور دلِ ابنِ [illegible] غم سے گرانبار ہے آج

سر کو ٹکراتا ہے پتھر سے بلالؓ غمگین
جان دینے کو اسی غم میں وہ تیار ہے آج

ایسا ہی ہو گیا خورشیدِ نبوت جو غروب / روزِ روشن میری آنکھوں میں شبِ تاری ہے آج

شورِ محشر ہے بپا مسجدِ نبوی میں زبس / اور تزلزل میں اس اندوہ سے مینار ہے آج

رحلتِ قمریِ بستانِ کرم کے غم سے / طوقِ ماتم میں ہر ایک شخص گرفتار ہے آج

ہو گئی آہ خزاں باغِ نبوت کی بہار / سوکھ کر پھول گلستاں میں بنا خار ہے آج

باغ میں اس شجرِ لطف و عطا کے غم سے / سر جھکائے ہوئے ہر شاخِ ثمردار ہے آج

حورِ جنت ہے اسی غم سے ہر ایک گریہ کناں / اور غلمان بھی اسی غم میں گرفتار ہے آج

ق صورتِ کعبہ سیہ پوش ہیں سب پیر و جواں / لبِ ہر خورد و کلاں پر یہی گفتار ہے آج

ہائے افسوس صد افسوس ہے مرنا بہتر / زیست اپنی بخدا خلق میں بیکار ہے آج

خاک اڑاتی ہے گلستاں میں یہی کہکے صبا / حیف ویران ہوا دین کا گلزار ہے آج

کیا لکھے حالِ غمِ رحلتِ شہ کا بہر وفا / جگرِ کلک تک اس غم سے دل افگار ہے آج

ردیف حا

یا مصطفیٰ جمال دکھاؤ کس طرح / دل کی لگی ہوئی کو بجھاؤ کس طرح

ہے دم لبوں پہ تشنگیِ ہجر سے مرا / اب شربتِ وصال پلاؤ کس طرح

عرضِ فقیر ہے یہی اے شاہِ لامکاں / دنیا کے غم کو دل سے مٹاؤ کس طرح

اندوہِ حشر سے تمہیں فرحت ہو دوستو / غم مصطفیٰ کی آل کا کھاؤ کس طرح

عاصی ہوں پر گناہ ہوں اے شافعِ گناہ / نارِ سقر سے مجھ کو بچاؤ کس طرح

ہوگی ادا نہ مدحتِ شہبازِ لامکاں / عنقائے فکر اپنا اڑاؤ کس طرح

اے مومنو جو دل میں محبت نبی کی ہے / پھر گھٹ نہ جائے اسکو بڑھاؤ کس طرح

ق دونوں جہاں کی اس سے سعادت حصول ہے / دولت پھر اپنے قبضہ میں لاؤ کس طرح

تا کے اسیرِ قیدِ الم یا نبی رہے / عاجز وفا کو اس سے چھڑاؤ کس طرح

وله

مجھ مین کیا تاب ہی جو ہو شہِ ابرار کی مدح
ہو سکے ذرّہ سے کب مہرِ پُر انوار کی مدح

شہِ صدیقؓ و عمرؓ حضرتِ عثمانؓ و علیؓ
وہی مومن ہی جو کرتا رہے ان چار کی مدح

جز شفیعِ دو جہان آلؓ و صحابؓ ذیجاہ
نہ کسی اور کی مین نے کبھی زنہار کی مدح

نہ جلاوے گی اُسے آتشِ دوزخ واللہ
صدقِ دل سے جو کریگا شہِ ابرار کی مدح

دلمین ہی مرے کہ ای باغِ نبوّت کی بہار
خطِ گلزار مین لکھون ترے رخسار کی مدح

مغزِ جان ہو گئے سنتے ہی معنبر سب کے
سرورِ پاک کے گیسوئے طرحدار کی مدح

بلبل و غنچہ و گل قمری و سرو گلشن
کرتے ہین شوق سے سب احمدِ مختار کی مدح

ملکے جنّ و ملک و انس لکھین حشر تلک
تو بھی پوری نہو واللہ وہ سالار کی مدح

میرے دیوان مین مخمس جو رقم ہی یارو
اُسمین ہی پنجتنِ پاک و خوش اطوار کی مدح

کیون نہ مین وردِ زبان اپنا کرون شام و سحر
نورِ ایمان ہی وفا احمدِ مختار کی مدح

ردیف خا

رسولِ حق کا ہی رشکِ قمر رُخ
شرف رکھتا ہی وہ خورشید پر رخ

ہے زیرِ ابر ہی ماہِ درخشان
تہِ گیسو کہان ہی جلوہ گر رُخ

جو نرگس چشم ہی تو زلف سنبل
گلستان ہی ترا خیر البشر رُخ

یہی ہی آرزوئے ماہ و خورشید
ترا دیکھا کرین شام و سحر رُخ

سنے دامانِ گل دامن نگہ کا
اگر ہو جائے وہ پیشِ نظر رُخ

نظارہ سے ہو بینائی زیادہ
مہِ دین کا رکھے ہی وہ اثر رُخ

اندھیرا ہو تو ہو جائے اجالا
پھرے حسنِ رخ تیرا دو شکِ قمر رُخ

کیا کرتا ہون قرآن کی تلاوت
ہمیشہ ہے مجھے پیشِ نظر رُخ

نزاکت اور رنگینی میں بلبل
گل تر سے بھی ہے وہ بہتر رخ

برنگ گل ہوئی تقریر رنگین
تیری مدحت میں یہہ پایا ثمر رخ

ہوا ہے شرم سے آئینہ پانی
جناب مصطفٰے کا دیکھ کر رخ

تجلّی میں ہے رشک بدر و انجم
رسول انس و جان کا جلوہ گر رخ

ہمیشہ شوق میں گریان وفا ہے
دکھا دو یا نبی بحر و بر رخ

جدائی لب احمد سے خون روتا ہون
برنگ لعل ہے ہرا اشک چشم گریان سرخ

ہوا نہ دیکھے یہ اعجاز ماہ وین لاکھون
رخ سیاہ ابو جہل نا مسلمان سرخ

ہوا سفید خجالت سے پیش روے نبی
صبا کبھی نہ ہوا لالۂ گلستان سرخ

کسیکہ الفت شہدائے کربلا دارد
شود بروز جزا روے آن مسلمان سرخ

۲۰۶۷

ردیف دال

ہے رشک گل باغ جنان روے محمدؐ
خوشبو مین فزون عطر سے ہے بوے محمدؐ

گر سورۂ والشمس میں دیکھو تو ہو روشن
قرآن سے ہے ثابت صفت روے محمدؐ

یہہ ہے مہ نو اور وہ ہے ماہ دو ہفتہ
ابروے محمدؐ رخ نیکوے محمدؐ

گلہاے چمن چہرۂ رنگین پہ ہین قربان
سنبل ہے فدا دیکھکے گیسوے محمدؐ

اکدن تو بھلا باد صبا مجھ پہ کرم کر
تک لاکے سونگھا بوے گل روے محمدؐ

خون خوف سے ہو جائے دل رستم دستان
سن پائے اگر شہرۂ بازوے محمدؐ

یون نام کو دنیا میں سخنور ہیں ہزارون
شاعر ہے وہی جو ہے ثنا گوے محمدؐ

سجدے کے لئے چرخ سے آجائے زمین پر
خورشید فلک دیکھے اگر روے محمدؐ

خورشید سے روشن یہہ زیادہ ہے جو نیر
کچھ کم مہ نو سے نہین ابروے محمدؐ

پھر نام بھی لینے سے مجھے مشک کی نکہت ہو
سونگھوں مین اگر نکہتِ گیسوئے محمد

کرتے تھے فدا دیکھ کے جان مردمِ عالم
دلکش تھے عجب نرگسِ جادوئے محمد

سبقت مجھے ہر شیر جوانمرد پہ ہوتی
کرتا جو خدا مجھ کو سگِ کوئے محمد

خاموش زبان شمع صفت رہ گئی اپنی
کس منہ سے کرین مدحتِ بازوئے محمد

خجلت سے ہوئے خشک گلستان مین گلِ تر
بے پردہ ہوا باغ مین جب روئے محمد

ہاتھ آئے اگر خامۂ شاخِ شجرِ طوبیٰ
تحریر ہو کچھ مدحتِ بازوئے محمد

مردار ہے دنیا نہ دلا اِسپہ ہو مائل
بہتر ہے کہ بن جا تو سگِ کوئے محمد

مغموم اسی غم مین میری جانِ حزین ہے
دیکھا نہ وفا روضۂ دلجوئے محمد

دل و جان سے ہوں مین فدائے محمد
ہمیشہ ہون محوِ ثنائے محمد

خدا کی قسم اپنے سر پر مین رکھ لون
اگر ہاتھ آ جائین پائے محمد

مسِ جرم کے واسطے کیمیا ہے
محبو جو ہے خاکِ پائے محمد

جو عیسیٰ کے قم سے نہ مردہ ہوا زندہ
وہ ٹھوکر سے دم مین جلائے محمد

نہین مصرِ مہر و عنایت کا یوسف
کوئی اے عزیز و سوائے محمد

رہے حفظ مین کارِ باطل سے امت
یہی حق سے تھی التجائے محمد

پریشان ہوا رشک سے حالِ سنبل
وہ یکتا ہے زلفِ دوتائے محمد

نحوست گذر جائے آئے سعادت
خدا گر دکھائے لقائے محمد

یہی دین و ایمان ہے دیندار و
رکھو اپنے دل مین ولائے محمد

نہ مصرع ہوا وصف کوئی موزون
وہ ہے قامتِ دلربائے محمد

بنے گھٹکے خورشید خجلت سے اختر
جو دیکھے رخِ پُر ضیائے محمد

حیاتِ ابد اُنکے حصّے مین آئی
جو دل سے ہوا جاں فدائے محمد

وہ مجہول معروف عالم مین ہوگا
جو ہون دیدۂ دل منور تو یارو
میرے مختصر جرم کیا اُسکے آگے
سکندر سے بھی اُسکا رتبہ ہے اعلیٰ
جو سرزد ہوئے ہین گنہ مجھسے یارب

نہ ہوگا جو صرفِ ثنائے محمدؐ
خبر ہوا بھی مسندائے محمدؐ
مطوّل ہے بحرِ عطائے محمدؐ
جو ہے ایک ادنیٰ گدائے محمدؐ
وہ سب عفو کردے برائے محمدؐ:

یہہ عزِ حسن وفا ہے بروزِ قیامت
ملے جا بزیرِ لوائے محمدؐ

جھلکے کیونکر نہ سو سوئے محمدؐ
فرشتے مین نہ ہوگی لحی بشر مین
نہ کیون مخلوق ہو اُسکی طرفدار
اُسے خوش آئے کب گلزار و گلشن
نہ عنبر مین ہے نہ مشکِ ختن مین
ہوا حیران جو دیکھا آئینہ نے
قضا ہو تابع فرمان نہ کیونکر
جو یوسفؑ دیکھ لے تو جان فدا ہو
ہوس ہے بلبلِ دل کی دکھا دے
ہمیشہ میری آنکھون مین پھرے ہے
دکھا دونگا جو ہے تیغِ زبان کو
اندھیری گور مین یارب کرم سے

دلا ہے کعبہ ابروئے محمدؐ ص
جو تھی اک دوستی خوئے محمدؐ ص
کہ خود خلّاق ہے سوئے محمدؐ
ہوا جو ساکنِ کوئے محمدؐ
جو ہے خوشبوئے گیسوئے محمدؐ
وہ حیرت خیز ہے روئے محمدؐ
خدا ہی خود رضا جوئے محمدؐ
عجب ہے حسنِ دلجوئے محمدؐ
خدایا گلشنِ روئے محمدؐ
خیالِ چشمِ نیکوئے محمدؐ
کرون توصیف ابروئے محمدؐ
دکھا دے جلوہ روئے محمدؐ

گدا من ہین وہ آہوئے حرم سے
وفا جو ہین سگِ کوئے محمدؐ

شرف رکھتا ہی وہ خوانِ محمدؐ
خلیلِ آسا ہین مہمانِ محمدؐ

نہین چشمانِ انجم مین ہی طاقت
جو دیکھین نورِ دندانِ محمدؐ

یہی ہی آرزوے بلبلِ دل
دکھا یارب گلستانِ محمدؐ

جو دیکھین تو ابھی وحشی ہون آہو
مکحّل ہین وہ چشمانِ محمدؐ

مرا منہہ کیا ہی اور میری زبان کیا
کرون جو وصفِ دندانِ محمدؐ

مراتب مین نہین شاہونسے کم ہین
زیادہ ہین غلامانِ محمدؐ

گیا اک دم مین اُڑ کر آسمان تک
براقِ گرم جولانِ محمدؐ

فلاطون کی کرے دانائی برباد
وہ ہی طفلِ دبستانِ محمدؐ

مسیحا کی دوا سے کب شفا ہو
جسے ہو دردِ ہجرانِ محمدؐ

رہا روح الامین سا جسکا دربان
وہ عالیشان ہی ایوانِ محمدؐ

یہی ہین سالکِ راہِ حقیقت
جو ہین دل سے ثناخوانِ محمدؐ

مٹانے کو ہمارے داغ عصیان
ہی کافی آبِ احسانِ محمدؐ

شبِ غم مین مجھے صبحِ طرب ہی
خیالِ زلفِ پیچانِ محمدؐ

پری جن و ملک انسان و حیوان
ہین سب ممنونِ احسانِ محمدؐ

وفا حسن کوشش دل سے یہہ نصیحت
کر اپنی جان قربانِ محمدؐ

جو دیکھے نورِ تابانِ محمدؐ
نہو کیون ماہ قربانِ محمدؐ

جسے کہتا ہی عالم ماہِ کامل
وہ ہی شمعِ شبستانِ محمدؐ

ابوبکر و عمر عثمان و حیدر
یہی ہین چار یارانِ محمدؐ

بھلا کونین مین ہی کون ہی ایسا
نہین ہی جسپہ احسانِ محمدؐ

اُسے خورشیدِ محشر کا نہین ڈر
ہی جسپر ظلِ دامانِ محمدؐ

شہ شبیر اور سلطان شبر — یہہ دونوں ہیں دل و جان محمد
جھکے کیوں کر نہ گردن بہر تسلیم — ہوئے سر پر ہی احسان محمد
بنے گوہر ہزاروں سنگریزے — یہہ ہی اعجاز دندان محمد
شرف رکھتا ہی شاہان جہاں پر — سگ درگاہ ذیشان محمد
دکھا مہر و عنایت سے خدایا — مجھے روئے درخشان محمد

نہیں خوف فشار قبر مجھہ کو
وفا تو ہی ثنا خوان محمد

تم ہو عالی وقار یا احمد — تم ہو ذی اقتدار یا احمد
مہر و مہ ہیں نثار یا احمد — تم پہ لیل و نہار یا احمد
دل سے اک بل میں عاصیونکو تمام — تم ہی کر دوگے پار یا احمد
خانۂ دین کی آپ سے بنیاد — ہو گئی استوار یا احمد
ابر کی طرح میں جدائی سے — ہوں سدا اشکبار یا احمد
آپ کی ذات کے سوا ہی کون — رحمت کردگار یا احمد
آپ ہیں انبیا و مرسل کے — باعث افتخار یا احمد
جو بشر آپ سے ہی نافرمان — دو جہاں میں ہی خوار یا احمد
نقش الفت تمھارا دل پہ میرے — خوب ہی استوار یا احمد
گل اگر دیکھے آپ کا رخسار — ہو خجالت سے خوار یا احمد
ق
روضۂ پاک آپ کا دیکھوں — ہی یہی انتظار یا احمد
ہند کی سرزمین میں رہنا — ہی مجھے ناگوار یا احمد

بخشوا یا خدا سے جرم وفا
جب ہو روز شمار یا احمد

ردیف دال

مدحتِ زلفِ نبیؐ میں ہو رقم گر کاغذ — صورتِ مشکِ معطر ہو سراسر کاغذ
نخلبندِ چمنِ دین کی ثنا لکھنی ہے — ورقِ گل کا صبا دے مجھے لا کر کاغذ
وصفِ گیسوئے نبیؐ جس میں لکھا ہوتا ہے — لوگ تعظیم سے وہ رکھتے ہیں سر پر کاغذ
لکھتے ہی مدحتِ رخسارۂ رنگین نبیؐ — بن گیا تختۂ گلزار سراسر کاغذ
مدحِ خورشیدِ نبوتؐ نہ ادا ہو جو لکھوں — ہفت اوراقِ فلک کے میں بنا کر کاغذ
خطِ ریحان میں لکھی مدحِ رخِ شاہِ اممؐ — شاخِ گل کلک ہے اور برگِ گلِ تر کاغذ

حالِ تجنابیٔ احمد جو لکھا جائے وفاؔ
صورتِ صفحۂ خورشید ہو پُر زر کاغذ

حرزِ جان اپنا کرو نامِ نبیؐ کا تعویذ — اس سے بہتر نہیں ہے اور فلیتا تعویذ
نقشِ الفت ہے مرے دل پہ رسولِ اکرمؐ کا — جا ملو اب نہیں درکار تمہارا تعویذ
یہی امید ہے میں اپنی زباں سے جو سنوں — شمعِ ایوانِ نبوت کی لحد کا تعویذ
عشق لیجائے شہِ دین میں مرا ہوں ہمدم — سنگِ عیسیٰ سے بنے میری لحد کا تعویذ

ردیف زا

رہ دلا بندۂ سلطانِ رسولاں ہو کر — کھو نہ دین واسطے دنیا کے پریشاں ہو کر
داغِ عشقِ نبویؐ ہیں جو مرے دل میں نہاں — گل کھلائینگے یہ اک روز گلستاں ہو کر
اپنے نزدیک تو کافر سے بھی وہ بدتر ہے — بغض رکھتا ہے جو حضرتؐ سے مسلماں ہو کر
اسکی ہو جائے زبان لال برنگِ شمشیر — نہ کرے مدحِ پیمبرؐ جو سخنداں ہو کر
آرزو ہے کہ پس از مرگ مری بلبلِ روح — تیرے روضہ پہ رہے تیری ثنا خواں ہو کر
لے خبر دین کے سردار ہے اہل البیت — در پہ آیا ہے ترے بے سر و ساماں ہو کر
گرچہ عاصی ہوں پہ امیدِ قوی آپ سے ہے — بخشواؤ گے مجھے شافعِ عصیاں ہو کر

یہہ تمنا ہے وفا ختمِ رسالت سے مجھے
درِ دولت پہ رہوں آ کے دربان ہوکر

اپنا حامی اپنا سرور اپنا ایمان جانکر
مرد مومن ہے تو شاہِ دین پہ قربان جانکر

دی نہ نسبت آفتابِ دین کے روئے پاک سے
داغ سے پُر ہین نے تجھہ کو ماہِ تابان جانکر

کیا عجب ہو بندۂ درگاہِ حامی آپ کا
فخر اپنا ایشہ دین ماہِ کنعان جانکر

قبلۂ دین کو موذب ہو بتِ سنگین تمام
سجدہ کرتے کعبۂ اربابِ ایمان جانکر

طالبِ بخشایشِ جرم و خطا ہون مین سدا
یا نبی تمکو شفیعِ جرم و عصیان جانکر

اِسلئے اپنے جگر سے دل پیارا ہے مجھے
مجھہ کو کہتا ہے نبی پر اپنے قربان جانکر

تابعِ فرمان ہوئے سب انبیا و مرسلین
یا محمدؐ آپکو شاہِ رسولان جانکر

جو نہین رکھتا حدیثِ مصطفےؐ سُننے کا شوق
وہ ہے بے بہرہ اُسے تو ای مسلمان جانکر

کونے منہہ چھپاتی تھی خزان بس کفر کی
تمکو ای حضرتؐ بہارِ باغِ ایمان جانکر

نامِ سلطانِ رسالت کرلیا وردِ زبان
اِس وفا عاصی نے بخشایش کا سامان جانکر

بیشک ہو نورِ ربِ اکبر میرے پیمبرؐ
ہو آسمانِ دین کے اختر میرے پیمبرؐ

کیجے نظر کرم کی مجھپر میرے پیمبرؐ
ہون شامتِ عمل سے ششدر میرے پیمبرؐ

تم بن نہین شفیعِ محشر میرے پیمبرؐ
ہو گمرہونکے تم ہی رہبر میرے پیمبرؐ

رخ سے نقاب الٹو تم گر میرے پیمبرؐ
خارون کی پھبتیان ہون گل پر میرے پیمبرؐ

پروانہ جسطرح سے ہے شمع پر تصدق
مین اسطرح فدا ہون تم پر میرے پیمبرؐ

محبوبِ خاصِ رب ہو سالارِ انبیا ہو
ہے مرتبہ تمہارا برتر میرے پیمبرؐ

پھر ہند ا دکھادو برقِ جمال اپنی
دردِ فراق سے ہون مضطر میرے پیمبرؐ

پہنچون تمہارے در پر آئے دلکا مطلب
بختِ رسا اگر ہو یاور میرے پیمبرؐ

ہر جزو و کل میں جلوہ ہے آپ ہی کا نہاں — نورِ خدا کے تم ہو مظہر میرے پیمبر
حق نے کیا ہے تمکو سردار انبیا کا — سب مرسلوں کے تم ہو سرور میرے پیمبر
ہے ہجر میں تمھارے دل بیقرار میرا — آئی ہے جانِ مضطر لب پر میرے پیمبر

مجھ کو بھی ہے وفا ہے چشمِ امید ان سے
محشر میں دینگے جامِ کوثر امیر نے پیمبر

ردیف زا

محوِ عشقِ شہِ لولاک نہ ہوگا ہرگز — درد زخمِ دل سے مٹیگا نہ یہ سکا ہرگز
جبتلک گلشنِ یثرب کی نہ دیکھونگا بہار — غنچۂ دل نہ شگفتہ میرا ہوگا ہرگز
ہے محبِ شہِ یثرب سے مرا شیفتہ دل — پر رہے خالی نہووے یہہ خدایا ہرگز
یاسمن باغ میں گر دیکھے رُخِ پاک نبیؐ — نہ صباحت کا کرے پھر کبھی دعوی ہرگز
نکتہ چینیانِ جہان لاکھ لکھیں خال کے وصف — تِل برابر نہ ادا ہوسکے والا ہرگز
جو کہ خورشیدِ نبوتؐ کو دیا حق نے شرف — وہ بزرگی بخدا کوئی نہ پایا ہرگز
ہے نہ ہمرنگِ رخِ پاکِ نبیؐ گل زنہار — ہمسرِ چشم نہیں نرگسِ شہلا ہرگز
قدِ بے سایۂ احمدؐ کا نہ مضمون بندھا — ہمپہ کھلنے نہیں پایا یہہ معما ہرگز
اُسکے کسطرح میں ایشاہِ امم دوں تشبیہ — ہمسرِ زلف نہیں عنبرِ سارا ہرگز
ہے میری عرض یہی نزع کا جب عالم ہو — وِرد چھوٹے نہ تیرے نام کا شاہا ہرگز

راہبر سرورِ عالم نہ اگر ہوتے وفا
نہ ہدایت کا طریقہ مجھے ملتا ہرگز

پیتے ہیں رس خونِ جگر ہجر میں ہم روز — کھاتے ہیں غذائے غمِ سلطانِ امم روز
پابوسیِ خورشیدِ نبوت ہو میسر — کرتے ہیں دعا ہاتھ اُٹھا حق سے یہہ ہم روز
اللہ رے صحرائے مدینہ کی لطافت — ہوتا ہے فدا جان سے گلستانِ ارم روز
اے باغِ نبوتؐ مجھے دکھلا رُخِ گلگون — کھٹکے ہے میرے دل میں بہت خارِ الم روز

تب زلف کے سودے مین گذرتی ہی ہماری
میدانِ تمنائے رخ و زلفِ شہِ دین مین
ای ابرِ کرم وصل سے کر اپنے مجھے شاد
کیا سیر کرون باغ کی سینہ ہی گلستان
اک لحظہ فراموش نہ ہوتے تھے وہ ہرگز
ای ابرِ عطا کیجئے ہم پر نظرِ رحمت

اور رخ کے تصور مین بسر کرتے ہین ہم روز
جولانی کیا کرتا ہی شبدیزِ قلم روز
رہتی ہی مری چشم غمِ ہجر سے نم روز
ہی کثرتِ داغِ غم سیاہ لالہ زارِ ارم روز
تھے یاد مین امت کی شہنشاہِ امم روز
ماہی سے تڑپتے ہین غمِ ہجر مین ہم روز

ارمان مرے دل مین وفا ہی یہی واللہ
مدحِ شہِ لولاک کرون زیبِ قلم روز

ردیف سین

آنکھین مین کھولے رہا صورتِ حباب افسوس
ہجرِ زلفِ شہِ ابرار مین کی عمر بسر
ہم فقیرون کی بھی اب لیجئے للہ خبر
دیکھا آنکھون سے نہ اُس نجمِ ہدایت کا جمال
نیم جان ہجرِ نبی مین ہوئے روتے روتے
خاکِ پائے شہِ لولاک میسر نہ ہوئی
نہ بہارِ گلِ رخسارِ پیمبرؐ دیکھی
داخلِ امتِ احمدؐ نہ ہوا مین ہیہات
دید کی چشم ہی دل منتظرِ عشقِ نبیؐ
روضۂ پاکِ پیمبر کی نہ زیارت بھی کی

رخِ خورشیدِ نبوتؐ کو نہ دیکھا افسوس
سلسلہ ہم سے یہ ہرگز نہین ٹوٹا افسوس
کب تلک کرتے رہین اے شہِ والا افسوس
کوکبِ بخت نہ اپنا کبھی چمکا افسوس
دل کا پورا کوئی ارمان نہ نکلا افسوس
ہاتھ ململ کے کیا ہم نے نہ کیا کیا افسوس
خارِ اندوہ رہا دل مین کھٹکتا افسوس
چرخِ چارم پہ یہ کرتے ہین مسیحا افسوس
اسکی حسرت ہی اُسے اسکو ہی اُسکا افسوس
سبز اپنا نہ ہوا نخلِ تمنا افسوس

مر چلا ہجر مین دنیا سے وفا مین ہیہات
درِ دولت پہ شہِ دین کے نہ پہنچا افسوس

ردیف شین

مسلمان جو ہیں دین و ایمان میں خوش
رہینگے سدا باغِ رضوان میں خوش

جہنم میں غمگین رہینگے مدام
جو کفار ہیں فعلِ شیطان میں خوش

چھڑادو مجھے میرے مشکلکشا
نہیں ہوں میں دنیا کے زندان میں خوش

پیمبر کے روضہ میں پہنچے اگر
تو بلبل یہہ ہو اُس گلستان میں خوش

محبانِ احمد کو کچھہ غم نہیں
رہینگے وہ محشر کے میدان میں خوش

وفا کی تمنا ہی یا رب یہی
رہے عشقِ شاہِ رسولان میں خوش

یون ہی یان مضمونِ نعتِ شاہِ اطہر کی تلاش
بحر میں کرتا ہی جون غواص گوہر کی تلاش

بندہ سکا آخر نہ مضمونِ لبِ لعلِ نبیؐ
شاعرون نے فکر کی کیا خاک پتھر کی تلاش

آرزو ہی وصفِ زلفِ مصطفیٰ انشا گرون
ہی سیاہی کے لئے اب مجھہ کو عنبر کی تلاش

کوئی گل دیکھا نہیں ہمرنگِ روے شاہِ دین
باغ میں گلزار میں بھی ہمنے اکثر کی تلاش

اے وفا ہوتی ہی جیسی کیمیا کی جستجو
اِس طرح ہی مجھہ کو خاکِ پاے سرورؐ کی تلاش

ردیف صاد

تمھین ہو شمعِ بزمِ انبیا خاص
تمھین لاریب ہو نورِ خدا خاص

محمدؐ کا لقب بدر الدجیٰ ہی
وہ ہین بیشبہہ و شک شمس الضحیٰ خاص

ہوئی ہی یثرب و بطحیٰ کو زینت
تمھین سے یا محمدؐ مصطفیٰ خاص

محمدؐ کا کرم مشہور ہی عام
محمدؐ ہین مہِ برجِ عطا خاص

یہہ ہین دونون جہان کے شاہِ عالی
انھین کا فرش ہی عرشِ خدا خاص

نبوت کی خداے پاک نے ختم
تمھین پر اے نبیِ دوسرا خاص

حبیبِ کبریا ہی نام ان کا
خدا کے دوست ہین یہہ مصطفیٰ خاص

یہی ہین دُرِّ دریاے عنایت
یہی ہین چشمۂ جود و عطا خاص

انھین نے کر دیا ہی دین کو روشن
یہہ ہین بیشک سراج الاتقیا خاص

تمھین نے خضر کو کھلائی ہی راہ
تمھین ہو رہبرِ راہِ خدا خاص

گلستانِ نبوت کی شہِ دین
تمھارے ہی سبب سے ہی فضا خاص

تمامی مستمندانِ جہان کے
تمھین ہو یا نبی حاجت روا خاص

ردیف ضاد

جہان سے کافرون کا کفر ٹوٹا
نبی کی ذات سے ہی اتقا خاص

دیکھین اُس نورِ خدا کی جو ضیائے عارض
ہون ہمہ مہر دل و جان سے فدائے عارض

چشمۂ مہر کا پانی ہو سیاہی کے عوض
مجھکو لکھنی ہی شہِ دین کی ثنائے عارض

محوِ حسنِ شہِ لولاک ہین ماہ و خورشید
یہہ جبین پر ہی فدا وہ ہی فدائے عارض

نہین ہو جسسے منوّر ہی رُخِ مہرِ فلک
شاہِ ابرار کا ہی فیضِ ضیائے عارض

مثلِ انجم میری آنکھین ہون منور واللہ
حق جو اُس ماہِ نبوّت کا دکھائے عارض

سورہ و شمس جو قرآن مین رقم ہی یارو
اُسمین ہی احمدِ مرسل کی ثنائے عارض

جسطرح بلبلِ گلزار نثارِ گل ہی
مین بھی اِسطرح ہون اُس گل کا فدائے عارض

اُلفتِ مصحفِ تمجید ہی ایمان کی ضیا
فرض ہی مومنو احمد کی ولائے عارض

جامۂ گُل سے پس از مرگ بنے میرا کفن
تاکہ سب سمجھین کہ ہی شہ کا فدائے عارض

اِسلئے دل سے وفا آئینہ پر ہی قربان
اُسنے دیکھا ہی شہِ دین کا لقائے عارض

رکھتی ہی یارو وہ چشمِ سیدِ ابرار فیض
اِک نظر سے پائے لاکھون مردمِ بیمار فیض

ماہِ کنعان جو عزیزِ دلِ زلیخا کا ہوا
وہ تمھارے نور کا تھا احمدِ مختار فیض

جلوۂ خورشید ہی جسطرح عالم مین عیان
یون ہی اُس نورِ خدا کا خلق مین اظہار فیض

جب لعابِ حضرت نے دہن کا مَل دیا
زخم اچھا ہوکے پایا دفعتاً بیمار فیض

دو جہان حضرت تمھارے فیض سے مستفیض ہین
کون ہی جسکو نہین تم سے میسر از فیض

انگلیون سے آپنے چشمہ بہایا دشت مین
جس سے پانی پیکے پایا لشکر جرار فیض

مجھ کو یارا ہی کہان لکھون وفا انکی صفات
ذات شاہ انبیا سے جو ہوئے اظہار فیض

ردیف طا

دلکو ہی اپنے پادشہ انبیا سے ربط
آنکھون کو ہی جمال رسول خدا سے ربط

اسکو ہوائے خلد کی ہرگز ہوس نہو
ہی گلشن مدینہ کی جسکو ہوا سے ربط

آیا بس اسکا اختر اقبال اوج پر
جسکو ہوا وہ نیر برج عطا سے ربط

عالی دماغ چرخ چہارم کی طرح ہون
شمس الضحی کی ہو مجھے گر خاک پا سے ربط

ہجر رسول مین میرے دل کو مدام ہی
اندوہ و درد و آہ و فغان اور بکا سے ربط

ای مومنو یہہ باعث عفو گناہ ہی
رکھو اثنائے شفیع الوری سے ربط

ہون تنگ جان سے ابروے احمد کے ہجر مین
ہی خوب ہو دلا مجھے تیغ قضا سے ربط

آنکھین کھلی ہوئی ہین اسی انتظار مین
خورشید انبیا کے ہو روشن لقا سے ربط

عشق نبی کے نور سے ظلمت ہو دلکی دور
ہی صبح و شام مجھ کو وفا اس دعا سے ربط

ردیف ظا

مکر شیطان لعین سے رہے ایمان محفوظ
اس خزان سے رہے یارب یہہ گلستان محفوظ

جن پہ سایہ تیرا خورشید نبوت ہوگا
سب بلاؤن سے رہینگے وہی انسان محفوظ

ایک شیطان ہی عدو اور نے اک نفس شقی
رکھ یہہ دونون سے مجھے خالق یزدان محفوظ

تیری ہی مہر سے دنیا مین گنہگارون کو
قہر خالق سے رکھا ای مہ تابان محفوظ

عمر سب صرف ہوئی میری سیہ کاری مین
رکھنا دوزخ سے مجھے شافع عصیان محفوظ

اس دلفگار کی ہر دم یہہ دعا ہی تجھے
درد عصیان سے رکھا ای عیسی دوران محفوظ

نظر آجائے اگر آئینہ روئے نبی
کاوش غم سے رہے یہہ دل حیران محفوظ

عشق ابروئے نبیؐ سے ہی حیات ابدی
خنجر موت سے کیونکر نہ رہے جان محفوظ

ردیف عین

جن کو دنیا مین زبان زد ہی وفا نعت نبیؐ
رنج عقبی سے رہینگے وہ سخنداں محفوظ

روئے نبیؐ کا رکھتی ہی جو انتظار شمع
ہی اشکبار اور سدا بیقرار شمع

کب روبروئے ساجد حضرتؐ یہہ تاب لائے
سو سو طرح سے خود کو بنائے ہزار شمع

یون دل مین سوز عشق نبیؐ کریم رکھہ
جسطرح سے کہ جلتی ہی ای دیندار شمع

کرتی زبان سے گرنہ ثنائے رسولؐ حق
پرنور ہوتا رخ ترا زینہار شمع

اُس ماہ آسمان نبوت کے نور پر
قربان جان و دل سے ہی پروانہ وار شمع

روشن وہ دل ہی جسمین ہی حضرؐ نگاہ داغ عشق
کہتی ہی یہہ زبان سے سخن بار بار شمع

پیدا خدا نے انکو کیا اپنے نور سے
بزم جہان کے ہین یہہ شہ ذی وقار شمع

ردیف غین

ایسا گھلا ہون ہجر مین اُس نور حق کے غیر
گریان وفا ہی دیکھہ میرا حال زار شمع

عشق نبیؐ کے دل پہ جو ہین دیندار داغ
دکھلاتے ہین مجھے یہہ گلونکی بہار داغ

گلزار دین کے عشق مین سینہ ہی گلستان
ہر سانس ہی نسیم گل نوبہار داغ

اُس ماہ آسمان نبوت کے ہجر مین
کھاتا ہون اپنے سینہ پہ لیل و نہار داغ

ہوبنگے اندھیری گور کے روشن چراغ یہہ
رکھہ دلمین حب شاہ کے ای دیندار داغ

چمکیگا مثل مہر یہ کل روز حشر کو
سجدیکا ہی جبین پہ جو ای دیندار داغ

ذرہ نگاہ مہر شفیع الامم جو ہو
جرم و خطا کے محو ہون سب ایکبار داغ

شمس الضحی کے عشق مین کھائے ہین دوستو
رکھتے ہین یہہ فلک سے فزون اقتدار داغ

مین جل بجھا فراق مین دیکھی نہ شمع رخ
دلبر بڑا رہا یہہ رسولؐ کبار داغ

اُس شہسوار دین کی جدائی سے ای وفا

دل پہ ہیں سیکڑوں میرے طاؤس وار داغ

مصطفیٰ کے روے روشن سے ہو کیا ہمسر چراغ — قدر کچھ رکھتا نہیں ہے پیش مہ انور چراغ

عشقِ رخسارِ ہمیشہ میں ہوا ہوں دوستو — روغن گل سے ہو روشن میرے مرقد پر چراغ

داغ عشقِ احمدی سے کیوں نہو پرنور دل — خانۂ تاریک روشن کرتا ہے اکثر چراغ

گر نظر آئے فروغِ حسنِ شمعِ انبیا — رشک سے جل کر پتنگ آسا ہو خاکستر چراغ

صورتِ پروانہ دلسوز ہو جان سے فدا — دیکھ لے اُس شمعِ دین کا گر رخِ انور چراغ

ہے تمھاری ذات بیشک نورِ شمعِ لم یزل — کر دیا ہے تم نے روشن دین کا ای رہبر چراغ

ردیف	دیکھنے کو جلوۂ روے نبی کے ای وفا دوڑا آسا شوق سے کھایا کیا چکر چراغ	**فا**

دل ہے مایل روضۂ شاہِ رسولاں کیطرف — زاہدا جا کر کریں کیا باغِ رضواں کیطرف

چشم وا یوں ہے مری اُس ابرِ احساں کیطرف — ہو صدف کا منہ کھلا جسطرح نیساں کیطرف

شوقِ دل لیچل مدینہ کے بیاباں کیطرف — دوڑتا ہے دستِ وحشت جیب و داماں کیطرف

دیکھتی شمس الضحیٰ کا وہ اگر روشن جمال — رخ نہ کرتی پھر زلیخا ماہِ کنعاں کیطرف

ہو گیا دو ٹکڑے اور آیا زمیں پر چرخ سے — جب اُٹھی انگشتِ حضرت ماہِ تاباں کیطرف

اسکی آنکھیں ہو گئیں روشن ستاروں کی طرح — جسنے دیکھا اک نظر اُس نورِ یزداں کیطرف

روے پر نور نبی کی گر زیارت ہو نصیب — ہم نہ دیکھیں بدر و خورشیدِ درخشاں کیطرف

ہو وہ محو چشم گلزارِ نبوت دوستو — آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھوں گلستاں کیطرف

اب نگاہ مہر کیجیے شافعِ روزِ جزا — نیم جان و دل فگار و چشم گریاں کیطرف

کیوں نہ رغبت ہو مجھے سوے گلِ روے نبی — رہتی ہے مایل بہت بلبل گلستاں کیطرف

فضل سے اپنی نگاہِ عفو کر عاجز ہوں میں — الحذرا مت دیکھ میرے جرم و عصیاں کیطرف

پھر اہلِ بیت و اصحابِ کرام اے شاہِ دیں — کیجیے چشمِ عطا اس خانہ ویراں کیطرف

جبتلک طاقت ہی گویائی کی کر مدح رسول
ہی وفا اک دن سفر شہر خموشان کیطرف

پڑھ نبی پر سدا درود شریف — ہی یہہ مشکلکشا درود شریف
رکھو ورد زبان مسلمانو — کام یہہ آئے گا درود شریف
پار دریائے غم سے کرتا ہی — ہی دُر بے بہا درود شریف
کرتا ہی دین اور دنیا کی — حاجتین سب روا درود شریف
طاعتون سے تمام ای یارو — حق نے افضل کیا درود شریف
مشکلون کی جو چاہو آسانی — پڑھو صبح و مسا درود شریف
ہونے دیگا نہین کبھی تم کو — مبتلائے بلا درود شریف
عاصیو آتش جہنم سے — لیگا تم کو بچا درود شریف
مشکل جانکنی ہوئی آسان — صدق سے جب پڑھا درود شریف
بعد مردن لحد کا ای یارو — ہی یہہ ظلمت کشا درود شریف
گمرہی سے بچا کے دیتا ہی — راہ حق کی دکھا درود شریف
جو کہ مومن ہی فرض ہی اُسپہ — ورد رکھے سدا درود شریف
بخدا دل کو کرتا ہی روشن — دوستو ماہ سا درود شریف
وہ نہ دارو پڑھو کہ کرتا ہی — مرأت دل صفا درود شریف

ردیف — اُجرم و عصیان کے بخشوانے کو
ہی کفایت و فا درود شریف — **قاف**

رخ رنگین پہ ہے گل غنچہ دہن پر عاشق — ہین یہہ دونون ترے ای مہر منیر عاشق
تیری چشمان منور پہ ہوی ای ماہ مبین — اک نظر دیکھین تو ہون چرخ پہ اختر عاشق
ماہ نو شیفتہ ابروے پر خم پہ ہی ترا — ماہ کامل ہی ترے نور جبین پہ عاشق

آپ کا نام سدا وردِ زبان رکھتا ہے
آپ کی یاد سے خالی نہین دم بھر عاشق

یا رسولِ عربیؐ کیجئے للہ خبر
ہجر مین صورتِ سیماب ہے مضطر عاشق

آپکے ہجر مین اے ماہِ نبوتؐ ہر شب
داغ کھاتا ہے سدا اپنے جگر پر عاشق

نہ اُسے مرنیکا ہے خوف نہ جینے کی ہوس
واصلِ حق ہے ترا اے پیمبرِ سرورؐ عاشق

اسکا رتبہ ہے سکندر سے سوا اے یارو
ہے جو آئینۂ رخسارِ نبیؐ پر عاشق

ردیف کاف

پاؤن گر اُنکے قدم سرِ وفا اپنے رکھون
عاشقانِ شہِ دین کا ہون مقرر عاشق

اللہ کے ہین خاص پیمبر شہِ لولاکؐ
ہین قبلۂ دین صاحبِ منبر شہِ لولاکؐ

نبیون سے ہین سب رتبے مین بہتر شہِ لولاکؐ
دریائے نبوت کے ہین گوہر شہِ لولاکؐ

اُنکے کرم و لطف سے ہے باغِ عطا سبز
ہین گلشنِ رحمت کے گلِ تر شہِ لولاکؐ

یہہ باعثِ ایجادِ زمین اور سما ہین
ان کو ہی کہا حق نے مقرر شہِ لولاکؐ

جو خاک نشین ہے درِ دولت پہ تمھارے
رتبے مین فلک سے ہے وہ برتر شہِ لولاکؐ

ہے چشمِ کرم حشر مین ہر تشنہ دہن کو
الطاف سے پلوائینگے کوثر شہِ لولاکؐ

دیکھین گلِ رخسارۂ رنگین جو نظر سے
مرغانِ چمن ہون مسخر شہِ لولاکؐ

گلزار مین اشجار بھی دشت مین سب کوہ
کرتے تھے سلام آپکو جھک کر شہِ لولاکؐ

مشتاقِ نظارہ ہین مہ و مہر شب و روز
وہ آپکا ہے عارضِ منور شہِ لولاکؐ

امیدِ دلِ زار ابھی میری بر آئے
ہو لطف جو مجھ خستہ جگر پر شہِ لولاکؐ

قا

بالفرق ترے روضۂ پُرنور پہ آؤن
سر سے بخدا اپنے مین چلکر شہِ لولاکؐ

چشمون سے ہے فرقت مین رواں اشک کا دریا
جون ماہیِ بے آب ہون مضطر شہِ لولاکؐ

ہر شب ترے ابروے مبارک کی جدائی
پھیرے ہے مرے حلق پہ خنجر شہِ لولاکؐ

بس ہے یہہ تمنائے وفا جی سے جگر کا
اب جلد بلا لیجئے در پر شہِ لولاکؐ

ردیف لام

یارب یہی ہے تجھ سے مری آرزوئے دل — پُر ہو شرابِ عشقِ نبیؐ سے سبوئے دل
شمشیرِ عشقِ ابروئے احمدؐ سے ہو شہید — زندہ رہوں مدام یہہ ہے آرزوئے دل
آئینۂ رخِ شہِ لولاکؐ کا خیال — رہتا ہے صبح و شام مِرے روبروئے دل
نامِ رسولِ پاک سُنا جانفزا ہُوا — آئی پسند مجھ کو نہایت یہہ خوئے دل
دیکھا نہ میں نے آہ لبِ سرخ مصطفےٰ — آنکھوں سے خون ہوکے بہی آرزوئے دل
دندانِ شاہِ بحرِ عنایت کے عشق میں — موتی سے بھی دوچند ہوئی آبروئے دل
کھوئے ہیں دونوں عشقِ شہِ کائنات میں — اب جستجوئے جان کروں یا جستجوئے دل
وہ خانۂ خلیل ہے یہہ خانۂ جلیل — کعبہ سے خوب ہے جو توجہ ہو سوئے دل
رنجہ قدم کرے جو خیالِ رخِ نبیؐ — مجھ کو یقین ہے غیرتِ گلشن ہو کوئے دل
یارب رسائی روضۂ گلزارِ دین پہ ہو — مشتاق ہوں یہی ہے مری آرزوئے دل
کلمہ نبیؐ کا بحرِ کرم کا پڑھا کرو — اے مومنو یہہ ہے سببِ شست و شوئے دل
اے قبلۂ امم جو نہیں دوست آپکا — وہ ہے بُتِ کعبہ ہمارا عدوئے دل
اے شاہِ لامکان تِرے دردِ فراق نے — پہنچی ہے تا بعرش مری ہائے ہوئے دل
نفسِ شقی کے زور سے شیطان کے مکر سے — اللہ اب بچائے تو رہے آبروئے دل

شمس الضحیٰ پہ شوق سے صلوٰۃ پڑھ وفا
پُرنور مثلِ ماہِ فلک ہوگا روئے دل

یہہ داغِ عشقِ نبیؐ ہے میرا یگانۂ دل — ہوا ہے مہرِ منوّر چراغِ خانۂ دل
سوائے کعبۂ ابروئے قبلہ کو نہیں — ادا نہ ہوگا کسی جا میرا دوگانۂ دل
خیالِ عارضِ رنگینِ مصطفائی ہے — بنا ہے غیرتِ گلشن نگار خانۂ دل
نبیؐ کی روضۂ رنگین کی مدح سنجی میں — برنگِ بلبلِ گلزار ہے ترانۂ دل

می محبتِ احمدؐ سے پر ہے یارب
کبھی نہ خالی ہوا اپنا ساغر انجانۂ دل

اسی سبب سے جگر چاک چاک ہے اسکا
فراقِ گیسوئے سرور میں ہے جو شانۂ دل

یہی ہے زیبِ جبینِ ارادتِ عاشق
ہزار بار ہوں قربانِ آستانۂ دل

رخِ منور و زلفِ نبیؐ کی الفت سے
بنا ہے برجِ قمر یہ سیاہ خانۂ دل

تصورِ شہِ لولاکؐ سایہ افگن ہے
ہما کے زیرِ حکومت ہے آشیانۂ دل

مدام حضرتِ شمس الضحیٰ کی الفت ہے
اسی چراغ سے روشن ہے اپنا خانۂ دل

مجھے تو روزِ ازل سے وفا مثالِ درم
ہے نامِ پاکِ نبیؐ سکۂ یگانۂ دل

[illegible]

میرے دل میں ہے یہ ارمان یا رسولؐ
تم پہ کر دوں جان قربان یا رسولؐ

تم ہو بیشک دین کے سلطان یا رسولؐ
اور فخرِ جملہ شاہان یا رسولؐ

کون ہے کون و مکان میں تم سوا
اشرفِ مخلوقِ یزدان یا رسولؐ

تم سے ہے روشن چراغِ طور ہے
تم ہو نورِ خاصِ یزدان یا رسولؐ

ہوں تیرے ہمتاب تو بیتاب ہوں
آفتاب و ماہِ تابان یا رسولؐ

ہے عزیزِ یوسفِ دلہائے خلق
آپ کا چاہِ زنخدان یا رسولؐ

رحم کیجے تاکہ خاطر جمع ہو
غم سے ہوں میں دل پریشان یا رسولؐ

روز سوزِ ہجر سے جلتا ہوں میں
صورتِ شمعِ شبستان یا رسولؐ

اب ہجومِ داغ سے سینہ میرا
بنگیا رشکِ گلستان یا رسولؐ

ہر زبانِ خار ہے گلزار میں
آپ کی مدح و ثناخوان یا رسولؐ

ہو تمھارے روبرو گر آفتاب
تو اُسے ہو جائے یرقان یا رسولؐ

من عرف کا رمز تم سے کھل گیا
تم ہو بیشک شاہِ عرفان یا رسولؐ

دین و دنیا کے مطالب ہوں حصول
یہ دعا میری ہے ہر آن یا رسولؐ

یہہ وفا ہے عاجز و مورِ ضعیف
آپ ہین فخرِ سلیمان یا رسولؐ

تم خدا کے ہو پیارے یا رسولؐ
مدح خوان ہین سب تمھارے یا رسولؐ

دونون عارض دونون آنکھین آپ کی
بالیقین ہین چاند تارے یا رسولؐ

جو کہ شاہانِ جلیل القدر ہین
ہین وہ سب خادم تمھارے یا رسولؐ

سرمگین آنکھین تمھاری دیکھہ کر
ہو گئے آہو چکارے یا رسولؐ

مصطفیٰ و مجتبیٰ خیر الوریٰ
یہہ لقب ہین سب تمھارے یا رسولؐ

کھل گئے تم پر شبِ معراج مین
رمزِ حق کے سب اشارے یا رسولؐ

یادِ گیسو کو تیری بھولون نہ مین
سر پہ گر چل جائین آرے یا رسولؐ

وہ گلاب و عطر مین خوشبو کہان
جو عرق مین ہے تمھارے یا رسولؐ

تیری خلق و بخشش و الطاف سے
انس و جن ممنون ہین سارے یا رسولؐ

کر میرے پر اپنا الطاف و کرم
مین ہون مضطر غم کے مارے یا رسولؐ

حشر کو ہونگے تیرے زیرِ لوا
مرسل و ابرار سارے یا رسولؐ

ہے سعادت گر تمھارے عشق مین
جان میرے تن سے سدھارے یا رسولؐ

اب وفا کو اپنا دِکھلا دو جمال
تا بہ کَے یہہ آہ مارے یا رسولؐ

ردیف میم

پہنچین مدینہ مین کہین ہندوستان سے ہم
رکھتے ہین آرزو یہہ رسولِؐ زمان سے ہم

ہجرِ نبیؐ مین چاک جگر ہین کتان سے ہم
رکھتے ہین دل پہ داغ مہِ آسمان سے ہم

بلوا لو اپنے روضۂ اقدس پہ یا نبیؐ
غنچہ کی طرح تنگ ہین باغِ جہان سے ہم

ہے فکرِ مدحِ ابرو و رخسارِ شاہِ دین
ہین سر جھکا شاخِ گلِ بوستان سے ہم

دندانِ شاہِ بحرِ نبوتؐ کے وصف مین
دُر ریز ہین زبانِ فصاحت بیان سے ہم

ای ماہ دین برآئے خدا مہربان ہو
اب تنگ آئے ہین ستم آسمان سے ہم

زلف رسول خلد مکان کا لکھینگے وصف
لینگے مدد گیسوئے حور جنان سے ہم

دکھلا جمال پاک ہمین شمع بزم دین
مثل چراغ جلتے ہین سوز نہان سے ہم

بوئے عرق نبی کی ہمین یاد آتی ہی
جب سونگھتے ہین عطر کسی عطردان سے ہم

ہی آرزوئے دل ہی ایشاہ لامکان
رگڑا کرین جبین کو تیری آستان سے ہم

کیا منہہ ہمارا ہی جو کرین مدح مصطفےٰ
لائین زبان خدا کی عزیزہ کہان سے ہم

مدح و ثنائے احمد مرسل سے کام ہی
ہرگز نہ وصف غیر کرینگے زبان سے ہم

دیکھا ہی جب سے چہرۂ رنگین مصطفےٰ
روکش ہین اب نسیم گل ارغوان سے ہم

آل و صحابہ ستہ لولاک پر وفا
صلوٰۃ روز پڑھتے ہین اپنی زبان سے ہم

حرکت نہ یہہ کرین بخدا احمقی سے ہم
نسبت نہ ہم کو دین کف پائے نبیؐ سے ہم

درد فراق دل کو شہ بت شکن کا ہی
بیزار ہین خدا کی قسم اپنے جی سے ہم

ہر شب جمعہ ہم نبیؐ پہ پڑھا کرتے ہین درود
دوزخ سے روز حشر بچینگے اسی سے ہم

خورشید دین کا ظل حمایت ہی اکتفا
ڈرتے نہین ہین سایۂ جن و پری سے ہم

کچھہ سر مین زور تو نہین سودیکا ہوگیا
تشبیہ مشک دیتے ہین زلف نبیؐ سے ہم

گر راہبر نہ ہوتے جناب رسول حق
آتے نہ راہ حق پہ رہ جاہلی سے ہم

کیا منہہ دکھائین آپ کو یا شافع گناہ
ہین روسیاہ جرم خفی و جلی سے ہم

یارب ترے کرم سے یہہ ناری کو دور کر
ناچار ہین شرارت نفس شقی سے ہم

خاک در رسول کفایت ہی دوستو
رکھتے ہین کیمیا کی ہوس کب کسی سے ہم

ہو شافع گناہ ہمھین ای نبیؐ حق
رکھتے ہین مغفرت کی امید آپ ہی سے ہم

پروانہ وار جلتے ہین ہم رات ای وفا
رکھتے ہین عشق شمع رخ احمدیؐ سے ہم

مرا رہنما ہین رسولِ کریم
چراغِ ہدا ہین رسولِ کریم

گنہگار امت کو بخشا ئینگے
شفیع الورا ہین رسولِ کریم

کہون کیون نہ مین انکو کشف الدجےٰ
کہ شمس الضحیٰ ہین رسولِ کریم

محمد ہین احمد ہین ہین مصطفیٰ
سرِ انبیا ہین رسولِ کریم

یہہ روشن ہی بحرِ عنایات کے
دُرِ بے بہا ہین رسولِ کریم

برائے مریضِ گناہ و خطا
جو پوچھو دوا ہین رسولِ کریم

نگاہِ کرم کیجے عصیان مین ہم
بہت مبتلا ہین رسولِ کریم

اسیرِ بلا ہین اگر ہم تو کیا
کہ مشکل کشا ہین رسولِ کریم

مہِ آسمانِ نبوت ہین یہہ
شرف مین سوا ہین رسولِ کریم

ز ہستی شدہ نامِ حاتم عدم
وہ اہلِ سخا ہین رسولِ کریم

نہ کیون باغ عالم تر و تازہ ہو
کہ ابرِ عطا ہین رسولِ کریم

تمنائے دیدار مین روز و شب
میری آنکھین وا ہین رسولِ کریم

مجھے اپنے عصیان کا کیا ڈر و فا
میرے پیشوا ہین رسولِ کریم

ردیف نون

رسولِ پاک سا سلطانِ ذوالکرام نہین
جو اِن کا ہی وہ کسیکا بھی احترام نہین

شرابِ عشقِ پیمبر پیا کرو یارو
مئیِ حلال ہی یہہ بادۂ حرام نہین

ثنائے شمعِ رسالت مین ہی سدا مشغول
میری زبان کو سوا اِسکے اور کام نہین

لب و دہانِ شہِ دین کی کیا ہو مدح بیان
زبان ہی گنگ مجھے طاقتِ کلام نہین

بعید عقل سے ہے کسطرح مین دون تشبیہ
کہ ہمسرِ رخِ حضرت مہِ تمام نہین

ولائے کعبۂ دین کیون نہ اپنے دل مین رکھون
مقامِ حق ہی بتون کا یہہ کچھ مقام نہین

نبی کی دولتِ الفت سے دل ہی مالا مال
کسی کے گنج و خزانے سے مجھکو کام نہین

جو دل سے خادمِ جانبازِ خسروِ دین ہے
وہ فخرِ شاہ ہے اے مومنو غلام نہیں

براق کا ہے یہہ راکب وہ راکبِ خر ہے
جو مصطفیٰ کو ہے عیسیٰ کو احترام نہیں

نہیں جو دل مین ہے حبِ امامِ حسن و شبیر
اگر نمازی ہے پر قابلِ سلام نہیں

وہی ہے دل کہ ہے جسمین نبی کا نقشِ ولا
نگین نہیں ہے وہ یارو یہہ جسمین نام نہیں

سکندر و جم و افراسیاب اور دارا
رسولِ پاکؐ کے لایقِ غلام نہیں

جماعتِ نبی و مرسلین کا اے یارو
بجز جنابِ محمدؐ کوئی امام نہیں

جو تجھسے ہو سکے کر لے وفا تو شاہ ہے
یہہ زندگانی ہے دو روز کچھ مدام نہیں

کچھ ایک ہم ہی نہیں انتظار بیٹھے ہین
رسولِ پاک کے شیدا ہزار بیٹھے ہین

اٹھاؤ پردۂ رُخ کو جمال دکھلا دو
ہم آنکھین کھولے ہوئے انتظار بیٹھے ہین

تو وہ ہے شاہ کہ شاہانِ عزتِ جمشید
تیری گدائی کے امیدوار بیٹھے ہین

غمِ فراقِ شہِ دین مین ابتو کھو کر ہم
تمام دولتِ صبر و قرار بیٹھے ہین

نہ ہمکو خواہش زر ہے نہ چاہ جاہ کی ہے
تمھارے لطف کے امیدوار بیٹھے ہین

غلامی اپنی عطا کیجئے شہِ ابرار
یہہ بادشاہی کے ہم خواستگار بیٹھے ہین

خیالِ روضۂ پُر نورِ مصطفیٰؐ ہے ہمین
خموش صورتِ شمعِ مزار بیٹھے ہین

سنا ہے قبر مین دکھلاتے ہین شبیہِ نبیؐ
اجل کے اسلئے ہم انتظار بیٹھے ہین

لگا جو فرقتِ مژگانِ مصطفیٰ کا تیر
اٹھا ہے دردِ جگر دل فگار بیٹھے ہین

ہمین تو دھیان وہ سرور کی زلف و رخ کا ہے
اسی خیال مین لیل و نہار بیٹھے ہین

جو یاد گوہرِ دندانِ مصطفیٰؐ آئے
مثالِ ابر کے ہم اشکبار بیٹھے ہین

اٹھا کے دل سے خیالِ بہشت یا احمدؐ
تمھارے کوچہ مین لیل و نہار بیٹھے ہین

تمھارے ہجر مین ہم جان و مال سے اپنے
اٹھا کے ہاتھ شہِ ذی وقار بیٹھے ہین

ظہورِ مہدیِ ہادی ہو باغِ دین ہو سبز
اِسی بہار کے ہم انتظار بیٹھے ہین

جنونِ زلفِ نبیؐ جن کے چڑھ گیا ہی وفا
بلائے جرم وہ سر سے اُتار بیٹھے ہین

جو گدائے رسولِ یزدان ہین
فی الحقیقت وہ فخرِ شاہان ہین

دونون رخسار آپ کے پاشاہ
غیرتِ مہر و ماہِ تابان ہین

شہرۂ عام ہی کہ ختمِ رسلؐ
خاص محبوبِ پاکِ یزدان ہین

ہی یہہ ثابت ہین انبیا سیّار
احمدِ پاک قطبِ دوران ہین

لب و دندانِ آبدارِ نبیؐ
لعلِ رمّان و دُرِّ غلطان ہین

ابرِ رحمت ہین احمدِ مرسلؐ
جملہ عالم پہ آپکے احسان ہین

فیض سے اُس گلِ نبوّت کے
سبز کونین کے گلستان ہین

اُن کو رضوان پر ہی فوقیت
جو درِ شاہِ دین کے دربان ہین

آدمی کیا تمام جن و ملک
شاہِ لولاک کے ثناخوان ہین

رخِ پرنورِ احمدیؐ کو دیکھ
مہر و مہ آئینے سے حیران ہین

وہی مردِ خدا ہین صاحبدل
جو محمدؐ پہ جان سے قربان ہین

دُرِ بحرِ عطا ہین شاہِ امم
لطف و بخشش کے ابرِ نیسان ہین

روزِ محشر میں احمدِ مرسلؐ
عاصیونکے شفیعِ عصیان ہین

نہین ملتا ہی زلف کا مضمون
یا نبیؐ ہم بہت پریشان ہین

ہین ترے شعر کے وہ قدرشناس
ای وفا جو کہ اہلِ عرفان ہین

زیارتِ روضۂ نبیؐ کا جو رکھتی ہین انتظار آنکھین
برنگِ نرگس کھلی ہین حسرت مین اپنی لیل و نہار آنکھین

یہہ گردشِ بخت دور ہو اور جمالِ شمس الضحیٰ کا دیکھیں
اِسی تمنّا و آرزو میں ہماری ہیں اشکبار آنکھیں
وُہ کون سا ہوگا دن جو میری بر آئیگی یہہ امید دل کی
تمھارے قدموں سے کب ملُونگا رسولِ پروردگار آنکھیں
دکھادو برقِ جمالِ حضرتؐ قرار ہو جائے بے قراری
برنگِ دل شوقِ دید میں ہیں میری سدا بیقرار آنکھیں
خیالِ دندانِ رشکِ گوہر نبیِّ اکرم کا آوے ہے جب
تو مطلقاً توڑتی نہیں ہیں ہماری اشکوں کا تار آنکھیں
اُٹھا کے پردہ دکھادو حضرت مجھے رُخِ رشکِ ماہ اپنا
ہر ایک شب اشتیاقِ دیدار میں ہیں اختر شمار آنکھیں
وہ ابروئے پاک ہے تمھاری کہ شاخِ نرگس ہے جسپہ قربان
وُہ آنکھیں ہیں دلربا تمھاری فدا ہیں جن پر ہزار آنکھیں
شبِ جوانی گذر گئی سب ہوئی عیاں آہ صبحِ پیری
نہ خوابِ غفلت سے یا شہِ دین مری ہوئیں ہوشیار آنکھیں
خدائے جن و بشر سے ہر دم وفا کی یہہ عین آرزو ہے
شرابِ عشقِ رسولِ حق سے سدا رہیں پُر خمار آنکھیں

ولہ

بیتاب دل ہے ہجرِ رسولِ کبار میں
آئی ہے جان لبوں پہ میری انتظار میں
رویا ہوں ایسا ہجرِ شہِ ذو الوقار میں
اشکوں کا نام بھی نہ رہا چشمِ زار میں
رنگینی ہے جو روئے رسولِ کبار میں
رنگت وہ کا ہیکو ہے گلِ نو بہار میں
جنت میں ہے مقامِ ثناخوانِ مصطفیٰ
جلنے نہ پائے گا کبھی دوزخ کی نار میں

اس بحرِ فیض و جود کی فرقت میں روئینگے
جبتک کہ جانِ زار ہے اس جسمِ زار میں

روشن ہے شمعِ داغِ نبی دل میں دوستو
ظلمت کا نام ہوگا نہ اپنے مزار میں

کحل البصر ہو خاکِ مدینہ کہیں میری
یارب رسائی ہو وہ مبارک دیار میں

جلتا ہوں سوزِ ہجرِ رسالتمآب سے
شعلے بھڑک رہے ہیں دلِ بیقرار میں

زلف و رُخِ رسولِ دو عالم کا دھیان ہے
دن رات صبح و شام میری چشمِ زار میں

سلطانِ دین کی تھا کفِ رنگین میں اثر
عالم گلِ گلاب کا ہوتا تھا خار میں

دندانِ مصطفیٰ سے یہہ کیا ہمسری کرے
ہے تاب وہ کہاں گہرِ آبدار میں

پہنچیگی بعد مرگ مری روح خلد میں
مصروف ہوں جو مدحِ رسولِ کبار میں

ردیف — خوشبو جو زلفِ سرورِ عالم میں ہے وفا
عنبر میں ہے وہ بو نہ وہ مشکِ تتار میں — واو

برتر ز عقل و فہم و خیالست جائے تو
عرشِ خداست زینہ دولت سرائے تو

مہرِ سپہر جاہ توئی ای امامِ دین
پرنور چشمِ کور شد از خاکپائے تو

دیدی اگرچہ جاہ و جلالِ تو شاہِ جم
گشتے ز جان و دل بخدا آن گدائے تو

ای نورِ حق ز نور شود مثلِ ذرہ دو
بیند چو آفتاب رخِ پرضیائے تو

ہرگز ہراسِ نارِ سعیرش نمی شود
وردِ زبان کسیکہ کند گر ثنائے تو

واللہ یافت زندگی جاودان چو خضر
ہرکس کہ یا شفیعِ امم شد فدائے تو

روشن چو مہر و ماہ شدند این دو معجزات
نہ سایہ ات بود نہ بود نقشِ پائے تو

یاد آورد و رحمتِ خلاق روز و شب
بر روئے روشنِ تو ز زلفِ رسائے تو

یابد اگر وفائے جگر خستہ و حزین
کحل البصر کند بخدا خاکِ پائے تو

اپنا دیدار وہ دکھلائے تو کیا اچھا ہو
دلِ بیمار شفا پائے تو کیا اچھا ہو

اے صبا تو وہ گلِ باغِ رسالت کو سلام
میری جانب سے جو پہنچائے تو کیا اچھا ہو

جس کا سایہ نہیں یار وہ ہمائے دین کا
سایہ سر پر میرے ہو جائے تو کیا اچھا ہو

خاکِ پائے شہِ لولاک عجب ہے اکسیر
کیمیا یہ میرے ہاتھ آئے تو کیا اچھا ہو

گیسو و قامتِ سرور کی ثنا میں ہمسے
شعر موزون کوئی ہو جائے تو کیا اچھا ہو

رشکِ گلزارِ جنان روضۂ شاہِ دین ہے
حق تعالیٰ وہان پہنچائے تو کیا اچھا ہو

سر مرا عشق مین اُس نورِ خدا کے ہمدم
صورتِ شمع جو کٹ جائے تو کیا اچھا ہو

تنگ آیا ہون غمِ ہجرِ رسولِ حق سے
روح اب تن سے نکل جائے تو کیا اچھا ہو

جسکے ملنے سے خداوند جہان ملتا ہے
اے وفا وہ تجھے ملجائے تو کیا اچھا ہو

کہان یارا ہے کلک و زبان کو
لکھے جو نعتِ شاہِ انس و جان کو

خدا نے از برائے شاہِ لولاک
کیا پیدا زمین و آسمان کو

زیادہ سنگِ پارس سے شرف ہے
رسولِ حق کے سنگِ آستان کو

ثنائے شاہِ بحر و بر ہو یارب
روانی دے میری طبعِ روان کو

سعادت ہے دلا دو نوجہانکی
تصدق کر رسولِ حق پہ جان کو

چھوڑا کر راہِ باطل سے نبی نے
دکھائی راہِ حق سارے جہان کو

خدا نے امتِ سلطانِ دین پر
کیا ہے وقف تسنیم و جنان کو

نہو وصفِ دہانِ پاکِ احمدؐ
گلاب و عطر سے دھوؤن زبان کو

فصاحت نے رسولؐ دوجہانکی
کیا عاجز فصیحانِ جہان کو

ملی جو نورِ سلطانِ رسلؐ سے
ضیا ہے مہر و ماہِ آسمان کو

سرافرازی ہے دنیا اور دین مین
نبیِ کبریا کے مدح خوان کو

ہزارون جی اٹھین مردے لحد سے
ہلائین گر لبِ معجز بیان کو

رسائی تا درِ مقصود ہو گی
وفا ہو تا اثر آہ و فغان کو

زلفِ نبی کا دھیان جو تھا چشمِ زار کو / رو کر گذاری مین نے شبِ انتظار کو
بخشیگا کیون نہ اُمّتِ عاصی کے سب گناہ / ہی پاسِ خاطرِ نبوی کردگار کو
سرزد بڑی خطا یہ ہوئی تجھسے شاہِ دین / دی زلف سے شبیہ جو مشکِ تتار کو
دیکھے فروغِ برقِ جمالِ نبی اگر / تب ہو قرار میرے دلِ بیقرار کو
قربان ہزار جان سے ہو گلشنِ ارم / گلزارِ مصطفیٰ کی جو دیکھے بہار کو
احسان تیرا بڑا ہو پسِ مرگ ای صبا / پہنچائے گر مدینہ مین میرے غبار کو
جامِ مراد رکھ مئے عشقِ نبی سے پُر / آنکھون سے دور اپنی نہ کر اس خمار کو
کافی ہی داغِ عشقِ مہِ دین کی روشنی / حاجت نہین چراغ کی اپنے مزار کو
عاصی تو ہون پہ یون تیری بخشش کی چاہ سے / مرہم کی ہو طلب جو کسی زخمدار کو
تو آفتابِ اوجِ نبوت ہی شاہِ دین / حیران فلک ہے دیکھ تیرے اقتدار کو
لاغر نبی کے ہجر نے ایسا کیا مجھے / کہتے ہین روحِ اہلِ جہان جسمِ زار کو
پایہ کسی نے ایسا نہ پایا نہ پائیگا / حق نے عطا کیا جو رسولِ کبار کو

گر چاہئے سعادتِ دارین ای وفا
دل سے نہ بھول یادِ شہِ ذوالفقار کو

کوئے شہِ لولاک کا جو خاک نشین ہو / زنہار نہ اُسکو ہوسِ خلدِ برین ہو
جسپر نظرِ مہر تیری پادشہِ دین ہو / وہ روزِ قیامت کے الم سے نہ حزین ہو
زلفون سے نمایان جو رخ ای ماہ مبین ہو / پیدا ہی شبِ مہر فلک سب کو یقین ہو
بے نور ہو بن جائے وہین ذرہ سا خورشید / مہتاب جو چہرے سے تیرے خسروِ دین ہو
روشن ہو لحد صورتِ برجِ قمر ای چرخ / گر یاد رخِ شمعِ رسل زیرِ زمین ہو

کسطرح ملے رُوۓ جزا ساغرِ کوثر / اے ساقیِ مہوش جو تیری مہر نہین ہو
صورت نہین آئینے کی منہہ تمسے پھرا کے / پانی ہو خجالت سے جو چہرے کے قرین ہو
کشتہ ہون جو مین آہوئے چشمِ شہِ دین کا / جز سبزۂ نرگس میری تربت پہ نہین ہو
شمعِ رخِ سلطانِ رسالت کو جو دیکھے / پروانہ دلِ عاشقِ جانباز وہ نہین ہو
کر گردِ کدورت سے صفا آئینۂ دل / کیا بات ہے جو جلوہ نما یار نہین ہو

خورشیدِ قیامت سے وفا کب ہو ہراسان
گر سایۂ الطاف تمھارا شہِ دین ہو

کیون وہ نعتِ نبوی سُنکے دیوانہ نہو / جسکو مرغوب کوئی اور افسانہ نہو
ہین محمدؐ بخدا گوہرِ بحرِ عطا / اُن کے احسان کا ادا ہمسے شکرانہ نہو
ہے دمِ گریہ مجھے یادِ دندانِ نبیؐ / کیون ہر اک اشک مرا رشکِ دُرِ دانہ نہو
جنسِ حسنِ نبوی ہے وہ قیمت مین گران / لاکھ یوسف سے بکین جسکا بیعانہ نہو
مستِ عشقِ نبوی رہے یارب عاصی / خالی اس مے سے کبھی دل کا میخانہ نہو
رخِ احمدؐ کی ضیا شمع سے بھی ہے سوا / کیون اُسے دیکھکے دل میرا پروانہ نہو
اسمین رکھ عشقِ نبیؐ دور کر عشقِ بتان / کعبۂ دل یہہ تیرا کہین بتخانہ نہو
ہون شہِ دینؐ کا گدا ہے یہی فخر بڑا / خیر گر سر پہ میرے تاجِ شاہانہ نہو

ہے یہہ دنیائے دنی زنِ مکارہ بڑی
ہے اگر مرد وفا اسپہ دیوانہ نہو

ردیف ہا

غمِ فراق سے حیران ہون یا رسول اللہ / جرس کی طرح مین نالان ہون یا رسول اللہ
کیا جو وِرد زبان مشکلین ہوئین آسان / تمھارے نام پہ قربان ہون یا رسول اللہ
تمھارا لطف ہو یاور تو پار ہو بیڑا / غریقِ قلزمِ عصیان ہون یا رسول اللہ
برنگِ گل مین جدائیِ رُوۓ رنگین سے / ہمیشہ چاک گریبان ہون یا رسول اللہ

گناہ سے ہے سیہ میرا نامۂ اعمال — اسی سبب سے پشیمان ہون یا رسول اللہ

تمھارے عشق کی جب سے کہ لَو لگی ہے مجھے — مثالِ شمع کے سوزان ہون یا رسول اللہ

مدام کثرتِ داغِ فراقِ قامت سے — برنگِ سروِ چراغان ہون یا رسول اللہ

رہون شرابِ محبت سے آپ کی مدہوش — ہمیشہ رکھتا یہ ارمان ہون یا رسول اللہ

وبال سر پہ جو بیحد ہے میرے عصیان کا — بسانِ زلف پریشان ہون یا رسول اللہ

تمھاری آلِ مطہر کا اور صحابون کا — مین جان و دل سے ثناخوان ہون یا رسول اللہ

کرم سے یارب مجھے پلصراط سے گزرا
وفائے بے سر و سامان ہون یا رسول اللہ

تم ہو سردار یا رسول اللہ — تم ہو مختار یا رسول اللہ

رخ پہ قربان ہے آپکے ہر شب — ماہ انوار یا رسول اللہ

ہے جو فرمان سے تیرے نافرمان — ہے سدا خوار یا رسول اللہ

چمنِ روئے پاک آپ کا ہے — رشکِ گلزار یا رسول اللہ

کرتے تھے آپ کو سلام علیک — سارے کہسار یا رسول اللہ

آپ کی زلف کا نہین ہمسر — مشکِ تاتار یا رسول اللہ

باغ مین ہین تمھارے غنچہ و گل — عاشقِ زار یا رسول اللہ

آپ کی چشمِ رشک نرگس کا — مین ہون بیمار یا رسول اللہ

پائے گا خلد جو کہ رکھے گا — ورد ہر بار یا رسول اللہ

تیرِ فرقت سے آپ کے میرا — دل ہے افگار یا رسول اللہ

منتظر رویتِ مبارک کا — ہو نہین ہر بار یا رسول اللہ

کیجے آزاد حرصِ دنیا مین — ہون گرفتار یا رسول اللہ

جسکو چاہو اسے کرو ممتاز — تم ہو مختار یا رسول اللہ

آبرو روزِ حشر مین رکھنا — ہون گنہگار یا رسول اللہ

کیجئے اب وفا کی چارہ گری
ہی یہہ ناچار یا رسول اللہ

شرابِ عشقِ احمدؐ سے سدا رہتا ہون مستانہ — اسی مے سے ہمیشہ ہی مرا لبریز پیمانہ
ہوا ہون جب سے عشقِ سرورِ عالم مین دیوانہ — نظر آتی ہی آبادیِ عالم مجھکو ویرانہ
رسولِ بحر و بر کے گوہرِ دندان کا عاشق ہون — نظر سے کیون نہ گر جائے برنگِ اشک دُردانہ
جو دیکھا جلوۂ روئے رسول اللہ آنکھون نے — تو شمعِ ماہ سو جان سے ہوئی واللہ پروانہ
اُسے سودائی مت سمجھو بڑا ہشیار ہی یارو — رسولِ دو جہان کے عشق مین ہی جو کہ دیوانہ
نبی ہین شمعِ بزمِ انبیا نورِ جنابِ حق — نبی کے نور سے روشن نبوت کا ہی کاشانہ
تصور کوئے احمدؐ کا ہمیشہ اسمین رہتا ہی — بنا ہی گلشنِ فردوس اپنے دل کا کاشانہ
ہمارے حق مین شاہی ہی گدائی درِ احمدؐ — لباسِ خسروانہ ہی یہہ ملبوسِ فقیرانہ

یہہ ہی عرضِ وفائے بے نوا اے ساقیِ کوثر
شرابِ عشق کا اپنی پلا دے مجھکو پیمانہ

جس دل مین کہ داغِ شہِ ابرار ہی واللہ — گلزار ہی گلزار ہی گلزار ہی واللہ
نامِ شہِ لولاک پہ قربان میری جان — ہر بار ہی ہر بار ہی ہر بار ہی واللہ
دل ساقیِ کوثر کی مے عشق سے اپنا — سرشار ہی سرشار ہی سرشار ہی واللہ
دنیا کا بھی اور دین کا سلطانِ رسالت — مختار ہی مختار ہی مختار ہی واللہ
آلِ شہِ دین کا مرا دلِ زار ازل سے — غمخوار ہی غمخوار ہی غمخوار ہی واللہ
دل دردِ جدائیِ رسولِ عربی سے — بیمار ہی بیمار ہی بیمار ہی واللہ

ہرگز نہ وفا طالبِ دنیائے دنی ہو
مردار ہی مردار ہی مردار ہی واللہ

ہون خدایا ملتجی اِس التجا کے واسطے
ای مہِ دین جلد دکھلا دے خدا کے واسطے
رحمتِ حق ہین برائے جملہ عالم مصطفیٰ
چشمِ دل روشن مری کر ای خدائے ذوالجلال
فرقتِ گریہ نے کھویا ہی میری آنکھونکا نور
شربتِ دیدارِ حضرت کا ہی دلکو اشتیاق
شورِ جوشِ اشک کا پہنچا ہمارے تا بعرش
ہین کفِ پائے نبی سے مہ کو کیون تشبیہ دون
روز کھاتا ہون غمِ عشقِ شفیعِ دو جہان
کسطرح چھوڑون نبی کے گیسوئے شبگون کا عشق
دیدۂ مژگان ہی ہماری اشکباری کے لئے
جسطرح پروانہ جلتا ہی فراقِ شمع مین
ای خدا یہہ عرض ہی مین جبتلک زندہ رہون
جز شفیعِ عاصیان کوئی مسیحائے زمان

باز رکھ شر سے مجھے خیر الوریٰ کے واسطے
آنکھین کھولے ہون نیرِ روشن لقا کے واسطے
ہین شفیع احمد نہین اہلِ خطا کے واسطے
نیرِ برجِ شرف شمس الضحیٰ کے واسطے
ای مہِ وحدت دکھا جلوہ خدا کے واسطے
یہہ طپیان ماہی ہی اُس آبِ بقا کے واسطے
اِس قدر ہم روئے اُس بحرِ عطا کے واسطے
نسبتِ ذرہ نہین شمس الضحیٰ کے واسطے
بس شکم میرا بنا ہی اس غذا کے واسطے
دفعیہ ہی گوئے تیرہ کی بلا کے واسطے
دل ہی اپنا دردِ عشقِ مصطفیٰ کے واسطے
اب مین جلتا ہون اُس نورِ خدا کے واسطے
وصف لکھتا ہی رہون خیر الوریٰ کے واسطے
ہی نہین ہماری جرم و خطا کے واسطے

یا نبی عاجز و فاپر رحم کی کرنا نظر
آلِ اطہار و صحابِ باصفا کے واسطے

دوستو جسنے ثنائے احمدِ مختار کی
روشنی ایسی ہی ہا روئے سیدِ ابرار کی
چشمہ خورشید کے پانی سے لازم ہی وضو
ای صبا جو کوچہ احمد کی رکھتا ہو ہوس
کعبہ ایمان سمجھکر ماہِ نو سجدہ ہوا

اُسکو حشر مین نہین ہی دہشت سقر کے نار کی
دیکھکر تھرا ہین آنکھین ماہِ پُر انوار کی
جب تلاوت ہو نبی کے مصحفِ رخسار کی
کب ہوا خواہی کرے وہ خلد کے گلزار کی
ہی وہ عالیشان ابروئے شہ ابرار کی

حضرت بوبکرؓ اور فاروقؓ و عثمانؓ و علیؓ
مومنون پر فرض ہی الفت یہہ چارون یار کی

روزِ محشر پیشتر سب اُمتون سے ہی یقین
جائے گی جنت مین امت احمدؐ مختار کی

لطف سے کیجے عنایت شربتِ معجونِ وصل
ہی تپ فرقت سے حالت غیر اِس بیمار کی

گلشنِ رخسارِ احمدؐ کی اگر دیکھین بہار
بلبلون کو آرزو ہرگز نہو گلزار کی

ای خدا جلدی دکھا دے روضۂ احمد نبیؐ
بلبلِ دل کو تمنا ہی اُسی گلزار کی

بادشاہونکو مبارک ہو وفا ظلِ ہما
ہی اب مجھے خواہش نبیؐ کے سایۂ دیوار کی

دور رخسار سے زلف ای شۂ والا کیجے
باطل اب ماہِ شب تار کا دعوا کیجے

عطر سے پہلے دہن اپنا مصفا کیجے
بعد ازان وصفِ لبِ سیدِ والا کیجے

وصفِ قامت شہِ لولاک کا انشا کیجے
شاخِ طوبیٰ کا قلم اب کوئی پیدا کیجے

چشمِ الطاف مری سمت خدارا کیجے
عین بیمار ہی دل اِسکا مداوا کیجے

مدحتِ روضۂ پاکِ شہِ والا کیجے
باغِ فردوس مین رہنے کیلئے جا کیجے

دل کو مایل نہ سوئے دولتِ دنیا کیجے
سگ نہ بنئے نہ یہہ مردار کی پروا کیجے

ق

عشقِ سلطانِ اُمم سے ہی سعادت حاصل
کیجئے تو اِسی دولت کی تمنا کیجے

ہی وہ یکتا رخِ رنگینِ نبیؐ ای بلبل
جسپہ قربان ہزارون گلِ رعنا کیجے

دوسرا اور نہین ملجا و ماوی اپنا
کیون نہ اب عزم سوئے یثرب و بطحا کیجے

سورۂ صاد مین مداح خدا ہی جس کا
وصفِ چشمِ شہِ ابرار بیان کیا کیجے

گردشِ چرخ ستمگار سے تنگ آئے ہین
خاک پا رونپہ کرم ای شۂ والا کیجے

دل مین آتا ہی وضو آب گہر سے کر کے
وصفِ دندان وہ درِ بحرِ کرم کا کیجے

اپنی آنکھون مین جمالِ مہ دین پھرتا ہی
دیکھ کر جلوۂ خورشید و فا کیا کیجے

مہربانی آپ کی شمس الضحیٰ ہو جائے گی
بخششِ جرم و خطا روزِ جزا ہو جائے گی

مردِ مفلس ہوں خداوندا مجھے کس دن حصول
دولتِ دیدارِ شاہِ انبیاؐ ہو جائے گی

یوں جو بحرِ اشک کا طوفان رہیگا جوش زن
کشتیِ عمرِ رواں اپنی فنا ہو جائے گی

مہر سا سوزاں تپِ غم سے ہوں اے بدر الدجیٰ
کون سے دن رویتِ روشن لقا ہو جائے گی

دیکھ پائیگی فضائے گلشنِ یثرب اگر
سب تیری بربادِ شیخی ای صبا ہو جائے گی

یا الٰہی ہو طوافِ روضۂ احمدؐ حصول
کون دن مقبول یہہ میری دعا ہو جائے گی

خاکِ پائے سرورِ دیں ہاتھ آئے گی اگر
مِس سے بدتر اپنے حق میں کیمیا ہو جائے گی

بندۂ عاجز کی بھی تسلیم پہنچا دیجیو
روضۂ شاہِ رسلؐ پر گر صبا ہو جائے گی

کردِ لاتعریف زلفِ سرورِ ہر دو سرا
دفع سب اِس سے شبِ غم کی بلا ہو جائے گی

الفتِ جنت مکاں تیری ہی باعث روزِ حشر
امتِ عاصی جہنم سے رہا ہو جائے گی

دولتِ عشقِ نبیؐ کر جمع تو دنیا سے دور
یہہ سدا باقی رہیگی وہ فنا ہو جائے گی

خاکِ پائے مصطفےٰؐ کا گور گر سُرمہ لگائے
روشن اُسکی آنکھ اختر سے سوا ہو جائے گی

قامتِ حضرتؐ سے دینگے سرو کو نسبت جو ہم
اک قیامت ہم پہ گلشن میں بپا ہو جائے گی

گر رہیگی نعتِ باغِ دیں کی یہہ مضمون تلاش
مثلِ گل رنگین میری فکرِ رسا ہو جائے گی

ای وفا تو نے لکھی یہہ نعت میں عمدہ غزل
اب یہہ مقبولِ جنابِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو جائے گی

دل میرا طالبِ دیدارِ رسولِ رب ہے
نظر آجائے وہ یہہ عین میرا مطلب ہے

الفتِ آلؑ و صحابہؓ سے مجھے مطلب ہے
ہم عدو حبِّ علیؓ کے ہیں یہی میرا مذہب ہے

گلِ گلزارِ نبوت کی ثنا سے ہے غرض
مجھکو رنگینیِ اشعار سے کیا مطلب ہے

نورِ احمدؐ سے ملی نیّرِ اعظم کو ضیا
صورتِ شمس ہے روشن کہ وہ نورِ رب ہے

ماہ کو روئے شہِ دیں سے نہیں کچھ نسبت
ذرّہ خورشیدِ منوّر کے برابر کب ہے

اک سخن مین کئے مردو نکو ہزارون زندے
نقش حب شہ لولاک نہو دل سے جدا
اسد اللہ کی قسم شیر و نیہ رکھنا ہی شرف
ہم فقیرون کے لئے ای فلک کجرفتار
نور سے پنجتن پاک کے روشن ہی جہان
جان و دل اور میرا مال و متاع جو اولاد

لب احمد بخدا رشک مسیحا لب ہی
انخدا بندہ عاجز کا یہی مطلب ہی
ایک ادنی جو سگ کوئے رسول رب ہی
خاکروبی در احمد کی بڑا منصب ہی
ہین جو انسب کو کہون نور خدا انسب ہی
آپ پر باشہ ابرار تصدق سب ہی

اسکے اوصاف لکھے حد بشر کیا ہی وفا
باعث فخر ملایک وہ شہ انجب ہی

بجز جناب رسول اکرم نہین کوئی شاہ دوسرا ھے
انھین کے ابر کرم سے دنیا مین باغ دین کا ہرا ہوا ھے
نہین ہی انکے بغیر رہبر وہی ہین بیشک شفیع محشر
گناہ گارون کے سر پہ یکسر انھین کا ہی سایۂ عطا ھے
وہ شمع ہین بزم انبیا مین چراغ انور ہین اصفیا مین
جہان سے ظلمات کفر یکسر انھین نے برباد کر دیا ھے
کچھ اسم اعظم سے کم نہین ہی نبی کا نام بزرگ و اکمل
مجتو ورد زبان رکھو تم ہر ایک مشکل مین کام کا ھے
بروز جمعہ جو کوئی مومن پڑھے نبی پر درود یک صد
تو سال ہشتاد کے گناہون کو حق وہ بندے کے بخشتا ھے
کہا ہی حضرت رسول نے یہہ شفاعت اس کی ہی مجھپہ واجب
زیارت قبر مقدس سے میرے جو بہرہ ور ہوا ھے
چمن مین غنچے نے جبکہ دیکھا لب مبارک رسول حق کا

ہزار جان سے فدا فدا ہے ہزار جان سے فدا فدا ہے
نہیں سوا اُنکے کوئی یار و ہمہ دو رخشانِ برجِ دین ہے
اُنھیں کو شمس الضحی خدا نے خطاب روشن عطا کیا ہے
خدا کے ہیں نورِ خاص احمد ہیں شمعِ پُر نورِ بزمِ سرمد
مکرّم و افضل و مُمجّد اُنھیں کی ہی ذاتِ با صفا ہے
پس از فنا میری خاک در پر تمھارے پہنچے غبار بنکر
یہی ہے چشمِ اُمید مجھ کو یہی میرا عینِ مُدّعا ہے
تمھیں ہو بحرِ عطا کے گوہر خدا کے محبوب سب کے سرور
تمھارا احسان نہیں ہے جس پر بشر وہ دنیا میں کون سا ہے
تمھیں ہو سالار جنّ و آدم تمھیں ہو لاریب دافعِ غم
تمھارے باعث سے سارا عالم بلا و آفت سے بچگیا ہے
ہو دینِ اسلام کو ترقی ہو دینِ کفار کو تنزّل
وفائے عاجز کی ہر گھڑی یہہ جنابِ باری میں التجا ہے

جسپر نگاہِ مہر وہ بدرُ الدُّجی کی ہے
دہشت شبِ لحد کی نہ روزِ جزا کی ہے
الفت جو دل میں یارو شہِ انبیا کی ہے
تم جان لو وہ بندے پہ رحمت خدا کی ہے
ای مومنو جہان میں جو خلقت خدا کی ہے
بیشبہ و شک وہ مدح سرا مصطفٰے کی ہے
ہو کیون نہ رشکِ برجِ شرف اب مکانِ دل
ہر دم جو یاد عارضِ شمس الضحی کی ہے
انسان و جنّ و دیو پری حور اور ملک
ممنون سب یہہ خلق مرے پیشوا کی ہے
مشہور ہے کہ ماہ کو ہے مہر سے فروغ
پر روشنائی مہر میں شمس الضحی کی ہے
لولاک تمکو حق نے کہا ای رسولِ حق
قایم بنا تمھارے سے ارض و سما کی ہے
ہے سورۂ قمر میں ثنائے ضیائے رُخ
واللیل میں ثنا ترے زلفِ دوتا کی ہے

کر رحمتین نزول رسولؐ کریم پر | جبتک بقا خدا یہہ جہانِ فنا کی ہی
اِس بندۂ غریب پہ کیجے شہا کرم | شہرت جہان مین آپکے جود و عطا کی ہی
دربانیِ درِ شہِ دین چاہتا ہون مین | خواہش نہ سلطنت کی نہ ظلِّ ہما کی ہی
وردِ زبان ہی جو تھے فلک پر مسیح کو | وہ شان اسم عالیِ شمس الضحیٰ کی ہی
ای اخترِ کرم مجھے دکھلائے جمال | مشتاق میری چشم تمھارے لقا کی ہی
پہنچو مدد کو جلد شہنشاہِ دین پناہ | حالت تباہ اب تو تمھارے گدا کی ہی
آئینہ جسکو دیکھکے حیران ہو گیا | اللہ رے کیا صفائی رخِ مصطفیٰ کی ہی
ای باغِ دین ترے لب گلگون کے ہجر مین | غنچے کی طرح دلکو مرے سینہ چاکی ہی

جانکندنی کے رنج سے راحت نصیب ہو
یا شاہ التجا یہی عاجز وفا کی ہی

لو ہی تمھاری شمعِ نبوت لگی ہوئی | دل کو مرے ہی تمسے محبت لگی ہوئی
جب دور ہو وہ رحمتِ عالم کرم کرے | دنیا کی یہہ جو ساتھ ہی زحمت لگی ہوئی
روشن ہی یہہ کہ سایہ نہ اُس مہرِ دین کا تھا | اور پشت پر بھی مہرِ نبوت لگی ہوئی
اُس ابرِ فیض و چشمۂ وحدت کے ہجر مین | یہان اشک کی جھڑی ہی بکثرت لگی ہوئی
کیون خاک پائے سرورِ عالم کو چھوڑ دون | ہی میرے ہاتھ یہہ تو بجنت لگی ہوئی
دنیا کے مال و زر کی نہین دلکو آرزو | عشقِ نبی کی ہاتھ ہی دولت لگی ہوئی
دل بیقرار صورتِ سیماب کیون نہو | الفت ہی اسکو آپسے حضرت لگی ہوئی
ہردم ہر ایک لحظہ یہہ کہتے تھے شاہِ دین | ہی جان کے ساتھ بخششِ امت لگی ہوئی

ہوگی نصیب رویتِ گلزارِ دین وفا
ہی جو درود پڑھنے کی عادت لگی ہوئی

محمد نبی شاہِ ہر دو جہان ہی | شفیعِ اُمم ختمِ مرسلان ہی

اُسی سے ہرا دین کا بوستان ہے
وہ باغِ نبوّت کا سروِ روان ہے

ہر اِک گل مین خوشبو اُسیکی نہان ہے
فدا اِسکے بلبلِ بُوستان ہے

اب لبِ بحرِ جُود و عطا کی ثنا سے
طبیعت مِری مثلِ دریا روان ہے

ہوا اسکے باعث سے موجود عالم
وہ بیشک بنائے زمین آسمان ہے

وُہ ماہِ مبین ہے وہ نورِ خدا ہے
وہ شمس الضحیٰ ہے وہ شاہِ جہان ہے

فرشتے جھکاتے ہین سر کو ادب سے
محمدؐ کا وہ رتبہ آستان ہے

وُہ عالم پہ ہے رحمتِ کبریائی
اُسی کا لقب شافعِ عاصیان ہے

ثنائے رخِ پاکِ احمدؐ لکھے ہے
مِرا کلک شاخِ گلِ بوستان ہے

محبت ہے جس دلمین خیر الامم کی
اُسے خوفِ محشر سے بیشک امان ہے

عزیز و بھلا کون جز ذاتِ احمدؐ
بروزِ جزا حامیِ بیکسان ہے

درِ پاک تک آپکے ہو رسائی
یہی عرض یا شاہِ کون و مکان ہے

ادا کیا ثنائے دہانِ نبیؐ ہو
زبان مین مری اتنی طاقت کہان ہے

جو ہین منکرِ سرورِ ہر دو عالم
نہ دنیا نہ عقبیٰ مین اُنکو امان ہے

میرے دل پہ ہے نقشِ حبِ محمدؐ
مجھے نامِ احمدؐ وفا حرزِ جان ہے

رُوئے شہِ لولاک اُسے گر نظر آئے
پابوس کو خورشید زمین پر اُتر آئے

برباد ابھی خرمنِ عصیان ہو ہمارا
دریا تری بخشش کا اگر جوش پہ آئے

لون نام ترا ای ابرِ کرم آبِ بقا کا
پانی ترے مرقد کا سرِ ہاتھ گر آئے

واصورتِ نرگس ہین یہ میری شوق مین آنکھین
یارب کہین گلزارِ مدینہ نظر آئے

مصحف کی قسم خانۂ کعبہ ہو میرا دل
جسوقت خیالِ رخِ خیر البشر آئے

خورشیدِ نبوّت کی اگر دیکھے تجلّی
خجلت سے نہ پھر بامِ فلک پر قمر آئے

مدفن ہو مدینہ مین وفا خاک نشین کا
مشتاق ہی یا شاہ یہہ اُمید بر آئے

رکھو دل مین محبت مصطفیٰؐ کی ❊ اگر ہی چاہ دیدارِ خدا کی
قسم اللہ کی خیر الورا کی ❊ بتون نے بہائے کعبہ مین ثنا کی
زبانِ شمعِ مہ نے بھی ثنا کی ❊ رُخِ پُر نورِ شاہِ انبیا کی
جنابِ مصطفیٰ کی خاکِ پانے ❊ بڑھائی شان عرشِ کبریا کی
بڑی تسلیم کو ایشاہ عالی ❊ فلک سرکش نے پشت اپنی دوتا کی
میرے کاشانۂ دل سے نہ گل ہو ❊ الٰہی شمعِ الفت مصطفیٰؐ کی
ہر اک ذرہ ابھی ہو رشکِ خورشید ❊ اگر ہو مہربانی مصطفیٰؐ کی
جو پی لون چشمۂ زمزم کا پانی ❊ نہ ہرگز چاہ ہو آبِ بقا کی
شہنشاہی ہی دنیا اور دین کی ❊ غلامی بارگاہِ مصطفیٰ کی
خدا کے دوست ہین وہ جنکے دلمین ❊ محبت ہی حبیبِؐ کبریا کی
سمجھ لو اسکے ہاتھ اکسیر آئی ❊ جو پائے خاک پائے مصطفیٰ کی
تو بیشک ہی شفیعِ جرم و عصیان ❊ تمنا تجھ سے ہی عفو خطا کی

الٰہی مدحتِ زلفِ نبیؐ مین
بسر ہو عمر اس عاجز وفا کی

لَو لگی ہی جو مجھے صبح و مسا احمدؐ کی ❊ دل مین روشن ہی مرے شمعِ ولا احمدؐ کی
مرحبا صلِّ علیٰ شان ہی کیا احمدؐ کی ❊ انبیا کرتے ہین سب مدح و ثنا احمدؐ کی
جسپہ کی ایک نظر غیرتِ حاتم وہ بنا ❊ یارو مشہورِ دو عالم ہی عطا احمدؐ کی
کیا عجب چاہ سے یہہ رنج و بلا کے نکلے ❊ چاہ ہی یوسفِ دل کو جو رسوا احمدؐ کی
شبِ اندوہ کی ظلمت کو وہ مین بھول گیا ❊ یاد آئی جو مجھے زلفِ دوتا احمدؐ کی

اڑ کے طائر کی طرح پہنچوں مدینہ کو ابھی
شوق رہبر ہو عنایت ہو ذرا احمد کی

بوئے گلہائے چمن اُسکو وبالِ جان ہو
سونگھ لے نکہتِ گیسو جو صبا احمد کی

خاص نورِ احدی ہیں وہ جناب عالی
رشکِ خورشیدِ منور ہے ضیا احمد کی

مرغِ جان تن سے ہو پرواز تو کیا پروا ہے
دل سے ہوگی نہ مرے دورِ ولا احمد کی

نہ مجھے مال کی خواہش ہے نہ دولت کی وفا
چاہتا ہوں نظرِ مہر و عطا احمد کی

محمد رونقِ باغِ یقین ہے
محمد زینتِ گلزارِ دین ہے

محمد سیفِ حق ہے شاہِ دین ہے
محمد قاتلِ کل مشرکین ہے

محمد کا ہے رتبہ سب سے عالی
محمد عرش کا مسند نشین ہے

شرف کیا حسنِ احمد کا بیان ہو
کہ رخ خورشید ہے اور مہ جبین ہے

وہ ابرِ فیض کے فیض و عطا ہے
بہارِ گلشنِ دنیا و دین ہے

وہاں کا ذرہ ہے خورشیدِ تابان
فلک توقیر تربت کی زمین ہے

ترے نظارۂ رخ کو چمن میں
ہر اک گل چشمِ وا اے شاہِ دین ہے

ترحم یا نبی اللہ ترحم
غمِ دوری سے میرا دل حزین ہے

وفا کیوں خوفِ عصیان سے ہے مضطر
ترا حامی شفیع المذنبین ہے

گردشِ افلاک سے فرصت ذرا ہم پائینگے
سر سے چلکر روضۂ شمس الضحی کو جائینگے

عشقِ لب میں ہم اگر اس خضر کے مر جائینگے
زندگیِ جاودان فضلِ خدا سے پائینگے

صورتِ موسیٰ ہزاروں کھا کے غش گر جائینگے
آپ گر برقِ جمال اپنی ذرا دکھلائینگے

دل میں روشن ہے چراغِ داغِ عشقِ مصطفےٰ
قبر میں ہم ساتھ اپنے یہ دیا لیجائینگے

جسکا ہی ہوگا لواء الحمد محشر میں علم
امتی کیا انکے نیچے انبیا بھی آئینگے

ہی رسول اللہ کا وہ روئے روشن تابد آ
دیکھکر خورشید و مہ بھی جسکو غش ہو جائینگے

آفتاب دین سے دنیا مین جو رو گردان ہین
کیا خدا کو روز محشر مین وہ منہہ دکھلائینگے

کیا ہوا کافر جو ہنستے ہین مسلمانون پہ آج
کل ندامت سے یہہ روئینگے بہت پچھتائینگے

ای وفا آنکھون سے جو اشکِ ندامت ہین روان
یہہ سیاہی نامۂ اعمال کی دہلوائینگے

جسکو رسولِ پاک سے حاصل نیاز ہی
عارف ہی حق پرست ہی وہ پاکباز ہی

اُس نورِ حق کی دل کو جو ہی لَو لگی ہوئی
مانند شمع کے مجھے سوز و گداز ہی

والشمس مین رقم ہی ثنائے رُخِ نبیؐ
قرآن مین دیکھ تجھکو اگر امتیاز ہی

اِک پل مین لطفِ سرورِ دین سے کرینگے طی
گر راہِ پُلِ صراط نہایت دراز ہی

ابروئے قبلۂ دو جہان پر نثار ہون
کعبہ میرا یہی ہی میری یہہ نماز ہی

کب مجھسے نعتِ سیّدِ لولاک ہو ادا
مجھ بے تمیز کو یہہ کہان امتیاز ہی

رخسار و گیسوئے شہِ دین پر فدا رہون
دن رات یہہ دعا میری ای بے نیاز ہی

اُمّیدِ مغفرت ہی مجھے اُنکی ذات سے
محبوب ہی خدا کا وہ بندہ نواز ہی

شمس الضحیٰ کے سنگِ درِ پاک پر وفا
روزِ ازل سے اپنی جبین نیاز ہی

ہی یوسفِ دل کو جو مرے چاہ تمہاری
ہون یاد مین ای سیّدِ ذیجاہ تمہاری

ہو زرد خجالت سے برنگِ گلِ خورشید
تصویر اگر دیکھے گلِ ماہ تمہاری

تم آتشِ دوزخ کے لئے آبِ کرم ہو
سب خلقتِ خاکی ہی ہوا خواہ تمہاری

بتخانون مین ابتک بھی ہر اک بُت کے ہی سر و
کرتا ہی ثنا شوق سے واللہ تمہاری

ہی آپکا وہ حسن اگر دیکھے تو یوسف
لاریب غلامی کرے یا شاہ تمہاری

منزل کو وہ پہنچا جو چلا آپ کی رہ پر
گمراہ ہی جو بھول گیا راہ تمہاری

حاصل یہاں ہوتی ہے مرادِ دلِ عالم
گنجینۂ الطاف ہے درگاہ تمھاری

دنیا کے غم و رنج کو میں بھول گیا ہوں
رہتی ہے مجھے یاد جو ہر گاہ تمھاری

کیا وصف ہو اس بندۂ ناچیز و فا سے
قرآن میں ثنا کرتا ہے اللہ تمھاری

جسنے دیکھا تمھیں نظر بھر کے
مثلِ موسیٰ گرا وہ غش کر کے

شیفتہ ہیں رخِ پیمبر کے
ہم ہیں بلبل اسی گلِ تر کے

ہم دل و جان سے فدائی ہیں
اہلِ بیتِ رسولِ اطہر کے

اُن کا رتبہ بڑا ہے جو دل سے
مدح خوان ہیں رسولِ اکبر کے

سروِ گلشن کی دید سے کیا کام
ہم ہیں شیدا قدِ پیمبر کے

بول اُٹھا لا اِلٰہ اِلّا اللہ
بُت ہیں اک روبرو پیمبر کے

دور ہو جائے گی پریشانی
شعر لکھ وصف تنِ پیمبر کے

لوحِ محمدؐ پہ زر نثار کیا
غنچۂ گل نے مٹھیان بھر کے

کیا جلا دے گی آتشِ دوزخ
اُمتی ہیں شفیعِ محشر کے

صیغہ بیتہ معانی ہیں
ہم ہیں مداح شیرِ داور کے

بادۂ عشقِ احمدیؐ سے وفا
روز پیتا ہوں جام بھر بھر کے

لوحِ جگر پہ نقش ہے نامِ محمدیؐ
روزِ ازل سے ہم ہیں غلامِ محمدیؐ

ہر بیت کیوں نہ قصرِ فلک سے بلند ہو
موزون ہے وصفِ رفعتِ بامِ محمدیؐ

ہے عین ہوشیاری جو بیہوشی ہے میری
رہتا ہوں مستِ بادۂ جامِ محمدیؐ

ممنون ہیں اُس ابرِ عنایت کے لطف سے
سب خلق پر ہے ابرِ رحمت عامِ محمدیؐ

زندے تو کیسے مُردے بھی اُٹھتے ہیں گور سے
سنتے ہی گوشِ دل سے کلامِ محمدیؐ

چرخِ چہارم انکا مکان انکا لامکان
عیسیٰ اُٹھے ہیں بلند مقامِ محمدی

آزاد جانکنی کے وہ رنج والم سے ہے
جو مرغِ دل ہے قیدیِ دامِ محمدی

جاری زبانِ کلک سے صلِ علیٰ ہوا
لکھا جو مین نے وصفِ کلامِ محمدی

ہے آرزوئے بندۂ عاجز وفا یہی
یارب بنادے مجھ کو غلامِ محمدی

عاصی وہ ہون کہ مجھ مین نکوئی نہ کوئی ہے
مین نے تمام عمر گناہون مین کھوئی ہے

بہرِ خدا نجات دے اے ناخدائے دین
موجِ گناہ نے میری کشتی ڈبوئی ہے

عین الیقین ہے آتشِ دوزخ نہ دیکھیگی
جو آنکھ غم مین آلِ محمد کے روئی ہے

سلطانِ کائنات شفیع الانام سا
بتلادے خضرِ راہ نما ایسا کوئی ہے

چشمِ نبی کے ہجر مین رویا ہون اسقدر
گریہ نے میرے آبروئے ابر کھوئی ہے

دیکھا جمالِ پاک نہ آنکھون سے اے وفا
غفلت کے خواب مین میری تقدیر سوئی ہے

غزل در مدح حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

ہمارے دل پہ ہے نقشِ ولائے شاہِ جیلانی
کرین ہم کیون نہ جان اپنی فدائے شاہِ جیلانی

دل و دیدہ ہین اپنے مبتلائے شاہِ جیلانی
نظر آتا نہین کچھ ماسوائے شاہِ جیلانی

چراغِ عقل و دانش کو عطا کر روشنی یارب
کہ تا روشن ہو مضمونِ ثنائے شاہِ جیلانی

یہہ تاج الاولیا ہین خسروِ ملکِ ولایت ہین
رفیع المنزلت ہین تو بہائے شاہِ جیلانی

نہ پروا بادشاہی کی ہے نے ظلِ ہما کی ہے
مجھے ہے خواہشِ ظلِ عطائے شاہِ جیلانی

اٹھے مردے لحد سے زندہ ہوکر سیکڑون دم مین
ہوئے جب وا لبِ معجز نمائے شاہِ جیلانی

یہہ جسکے ہاتھ آئی اُسنے پایا نسخہ شمسی
شرف رکھتی ہے یارو خاکِ پائے شاہِ جیلانی

رہے محفوظ وہ بیشک عذابِ قبر و محشر سے | جو دیکھے اپنی آنکھوں سے لقائے شاہِ جیلانی
میرا کاشانۂ دل کیون نہو پر نور ای ہمدم | کہ روشن اِسمین ہی شمعِ ولائے شاہِ جیلانی
حقیقت سامنے اُسکے نہین شاہانِ عالم کی | جلیل القدر ہی شانِ گدائے شاہِ جیلانی
حصولِ دولتِ عقبیٰ اسی سے ہے سمجھ منعم | تصرّف مالِ دُنیا کر برائے شاہِ جیلانی
جلو مین کیسے کیسے اولیا شوکت نشان ہونگے | علم جب حشر مین ہوگا لوائے شاہِ جیلانی
مُریدونکو نہین ڈر انکے خورشیدِ قیامت سے | کہ ہوگا سایہ بان سر پہ لوائے شاہِ جیلانی
نگاہِ مہر فرما جلد یارب مجھ کو دکھلا دے | مری آنکھین ہین مشتاقِ لقائے شاہِ جیلانی
نہین کچھ رتبۂ قصرِ فلک ہی روبرو اسکے | وہ عالی شان ہی دولتسرائے شاہِ جیلانی
جوان بختی ولائے پیر سے حاصل ہوئی مجکو | ملی شاہی بنا جسدم گدائے شاہِ جیلانی

ہر اک رنگین سخن رشکِ گلِ باغِ فصاحت ہے
وفا ہی بلبلِ مدحت سرائے شاہِ جیلانی

تمت تمام شد

کتاب سودای آخرت بتاریخ ۱۹ شہر

شعبان المعظم ۱۲۸۵ ہجری نبوی ۴

معجزہ شق القمر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرون پہلے ثناے نورِ یزدان — چراغِ مہر و مہ ہے جس سے تابان
اُسی کا نور ہے ہر جزو و کُل مین — شجر مین برگ مین ہر خار و گُل مین
جناب مُصطفیٰ ہین جلوۂ نور — جہان سے کی ہے ظلمت جسنے سب دُور
وہی شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ ہین — فروغِ مہرِ بُرجِ اِنّما ہین
وُہ ہین سلطانِ اقلیمِ شفاعت — گنہگارانِ امت کی حمایت
ذرا اُس دستِ معجز گو تو دیکھو — اِک انگلی سے کیا دو ٹکڑے مہ کو
چراغِ خانۂ لولاک ہین وُہ — منزہ اور سب سے پاک ہین وُہ
قلم مین یہہ کہان ہے تاب و طاقت — جو اُس نورِ خدا کی لکھے مدحت
درودِ حق ہو اُس محبوبِ رب پر — اور اُسکی آل اور اصحاب سب پر
ہدایت کے فلک کے ہین وہ اختر — ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ

ہوا ہی دینِ احمدؐ اُسنے روشن — مسلمان ہوگئے کفارِ بدظن
دے الفت اُنکی یارب مومنونکو — اطاعت کر عطا سب مومنونکو
وفا کو بھی عطا اُن کی وِلا کر — اُنھین کے واسطے عفوِ خطا کر

بیان رحمت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بر امت خویش

محمدؐ مصطفیٰ پیغمبر پاک — رہے امت سدا رہتے تھے غمناک
خدا کی مہر سے تھا تخت فیروز — شفاعت کا تصور تھا شب و روز
سدا رہتے تھے مشغولِ عبادت — برائے عاصیان کرتے ریاضت
شب و روز اُنکو تھی اندوہناکی — نہ تھا آرام ادھر تھی سینہ چاکی
کمر کی چست جب بہرِ شفاعت — ہوئی گم سب سوادِ روے امت
اُنھین سے انبیا پائے ہین انعام — سبھو پر ہی اُنھین کی رحمت عام
وہ بیشک ہین چمن آرائے رحمت — ہی سرسبز اُن سے ریحانِ عنایت
کبھی رونے کبھی کرتے دعا وہ — یہی فرماتے ہر دم ہاتھ اُٹھا دم
کہ یارب بخشدے امت کو میری — عنایت لطف اور بخشش سے تیری
محمدؐ مصطفےٰ سلطانِ عالم — ہوئے رونق فزا دنیا مین جس دم
نہ تھا جز ذکرِ امت اُنکے لب پر — زبان کو بھی یہی تھا وردِ اکثر
گئے معراج کو جس وقت حضرت — وہان بھی تھی اُنھین بس یاد امت
گئے جب خلد کو وہ پاک بنیاد — وہان بھی امتِ عاصی کی تھی یاد
کیا رحمت نے جب عزمِ شفاعت — کھلے امت پہ تب درہائے رحمت
مجتبو دیکھو اُن کی مہربانی — اور امت کے لئے یہ جانفشانی
تمھین لازم ہی اب اے دیندارو — سنو نام اُن کا تو صلوٰۃ بھیجو

کہ جس کا حق تعالیٰ مدح خوان ہے
اُنھین کے نور سے پائے ہین سارے
سلیمان کیا سلیمان سے ہزارون
تجلی رُخِ انور تمھاری
مسیحا اُن پہ ہر دم جان فدا ہے
وہی فخرِ عرب عالی نسب ہین
ہوئی آتش خلیل اللہ پہ گلزار
ملایک ہین تمھارے کفش بردار
تمھاری گرمیِ آہ و بکا سے
اُنھین نے دی خبر رازِ نہان سے
جہاد اُس خضرِ دین نے کی ہے اللہ
تھا اُن کے لوح دل پر نقشِ امت
تھے امت پر نہایت مہربان وہ
تھے ایسے غمگسارِ خستہ حالان
تھا اُنکے سر مین سودائے شفاعت
ہمارے واسطے روتے تھے دن رات
نبی وہ یعنی شمعِ بزمِ لولاک
جہان تاریک تھا مثلِ شبِ تار
اُنھین نے سب کی مشکلکشائی
ہوا ایسے مغفرت کا سر پہ سایا
وہ ہین چشم و چراغِ جن و انسان

فدا اُس پر سب عالم کی جان ہے
ضیا و روشنی یہہ چاند تارے
بجا ہے اُس شہِ دین کے گدا ہون
ہوا غش دیکھ کر موسیٰ کو طاری
ابھی تک اُنکا مشتاقِ لقا ہے
اُنھین کے حکم کے محکوم سب ہین
تمھارے لطف سے پا شاہِ ابرار
نبی سب آ کے ہین عاشقِ زار
ہوئی نارِ جہنم سرد بجھ کے
سب امت کو نہان سے اور عیان سے
دکھائی گمرہون کو دین کی راہ
بہت تھی اُن کو امت سے محبت
تھے بیشک سایۂ لطف و امان وہ
غمِ امت سے تھے دن رات نالان
سدا رہتا تھا دل مین دردِ اُمت
مہِ برجِ شرف مہرِ کرامات
چراغِ خانۂ تطہیر اور پاک
ہوا نورِ محمدؐ سے پُر انوار
تمام امت کو آفت سے بچائی
کرے غم کس لئے امت گنہ کار
شفیع عاصیان اور نورِ یزدان

سب اُس سرور کے ہیں پابندِ احسان — فرشتے انبیا انسان وحیوان

دکھایا خضر کو ظلمت میں رستا — پلایا آبِ حیوان لطف فرما

تمھارے فیض سے یا شاہِ ابرار — ہوا موسیٰ کو نورِ حق نمودار

مسیحا کو محمدؐ کے کرم سے — بچایا حق نے اعدا کے ستم سے

جو یوسف کو ملی روشن جمالی — نور وہ آپ کی تھی مہربانی

وجود ون یہ نہ ہوتا اُنکا احسان — جہان میں ہوتا کب موجود انسان

گنہگاروں پہ تھی یوں مہربانی — کرے بچوں پہ ماں جوں مہربانی

دعا کرتے تھے ہردم اور ہر آن — کہ بخشے حق میری اُمت کے عصیان

یہان سے ایک ہی طرفہ روایت — بگوشِ دل اُسے کیجے سماعت

معجزہ خواستن کفار و دو پارہ نمودن آنحضرتؐ مہتاب را

روایت ایک ہی راوی سے نادر — تھے مشرک ایک جا پر جمع وافر

وہ بولے یوں محمدؐ مصطفےٰ سے — ظہورِ نورِ حق شمس الضحیٰ سے

دکھادو معجزہ یہہ آپ ہم کو — فلک پر ٹکڑے ہوں مہتاب کے دو

کیا تب شاہِ دین نے اُنسے یہہ قال — جو ایمان لاؤ تو دکھلاؤں فی الحال

دعا کر کے وہیں ربّ العلا سے — کیا مہ کو اِک انگلی سے دو ٹکڑے

رہا ٹکڑا اِک اُس کا آسمان میں — دگر پنہان ہوا ہی قُعیقعان میں

ہوئے خجلت زدہ کفار سارے — لگے کہنے کو وہ ایکبار (نام کوہ ۱۲) سارے

کہ جادو اِنس میں ہی ظاہر سراسر — نہ لائینگے کبھی ایمان تم پر

پھر آپس میں وہ سب نے کی ہی گفتار — کہ جادو ہی تو ہم پر ہی نمودار

نہ نسبت عالم نہ دنیا کی زمین پر — مہ تاباں تو ہی چرخِ برین پر

ہی لازم کوئی باہر کا مسافر
کرین یہہ حال ملجاوے تو ظاہر

گواہی وہ اگر دیوے برابر
تو کہنا اپنا باطل ہی سراسر

یکایک قدرتِ ربّ العلا سے
بہت رہرو وہان پر آن پہنچے

گواہی دی ہی اُن لوگون نے مل کر
جنابِ مصطفیٰ کے معجزے پر

دُو پارہ ماہ کو دیکھا ہی ہم نے
تھا ملحق اک فلک سے اِک زمین سے

گواہی سنکے بھی ملعون و خنّاس
نہ ایمان لائے وُہ بد فضلُ النّاس

ضلالت تھی جو دل مین اُنکے وافر
رہے سب وُہ سیہ دل اور کافر

بیان سے دوسری اک داستان ہے
بیان اعجازِ شاہِ انس و جان ہی

روایت دیگر

اسی راوی سے یہہ روشن بیان ہی
وہی شق القمر کی داستان ہی

کہ جب اُس نورِ ذاتِ کبریا نے
ہلالِ آسمانِ انبیا نے

دکھایا جوہرِ تیغِ نبوّت
پڑا سارے جہان مین غلغلہ سخت

چمک سے اسکی چشمِ چرخ جھپکی
تجلی مہ سے پہنچی تا سماہی

دلِ کفار سینے مین ہوئے خون
جلے نارِ حسد سے سب وُہ ملعون

ضلالت سے تھے پُر دلہائے بد بین
ہوا ہر اک لعین آمادۂ کین

وُہ تھے اِس فکر مین ذراتِ جاہل
یہی رکھتے تھے وُہ سب عزم باطل

کہ حضرتِ سرورِ خیر الامم پر
چلائین تیغِ قرآن اور خنجر

کرین ہر اِک طرح کام اُن کا اِتمام
اِسی تدبیر مین تھے وُہ بد انجام

ولیکن اُنپہ تھے افضالِ باری
یہہ ملعون اِسلئے تھے سارے جاری

یہہ سچ ہی جسکا خالق ہو نگہبان
ہی کیا طاقت کہ دشمن اُسکی لے جان

بہت حملے یہہ ملعون ان پہ کرتے
ولیکن اپنے ہاتھون آپ مرتے

کوئی تدبیر ہوتی تھی نہ کاری / بہت جلتے تھے اکثر اپنے ناری
ہوئے آخر کو جب لاچار بدکیش / سبھی تدبیر سے محزون و دلریش
رسولؐ اللہ کے اعجاز دیکھے / ہوئے نادم وُہ سب اپنے کئے سے
قبول آخر کیا تب اُنکے دین کو / نکالا دل سے باہر بغض و کین کو
رہے کتنے ضلالت مین گرفتار / نہ چھوڑی شرک و کفر زنہار
سو اُن سے ایک تھا بوجہل کافر / بڑا تھا سنگدل اور سخت فاجر
نبوّت جب ہوئی سرورؐ کی ظاہر / جلا وُہ رشک کی آتش سے کافر
عداوت پر جنابِ مصطفےٰؐ کی / کمر اُس بیحیا نے اپنی باندھی
لگا پینے کو اپنا خونِ دل وُہ / کبھی غافل نہ رہتا ایک پل وُہ
عداوت سے رسولِؐ دوسرا کی / شہِ عالم امامؐ الانبیا کی
بہت سے دیکھے اس ملعون نے اعجاز / ولیکن اُن کا سمجھا کچھ نہ وُہ راز
کہا کرتا تھا وہ ہین سب یہہ جادو / جہالت کی تھی اسکے مغز مین بُو
رہا آخر کو نادان ہی کا نادان / نہ لایا وہ لعین حضرتؐ پہ ایمان
ضلالت مین ہمیشہ تھا گرفتار / تھا ایذا دینے پر حضرتؐ کے تیار
ہُوا یاور نہ اُسکا ایکدن بخت / ہوا نرم اُس کا ہرگز نہ دلِ سخت
بر اعجازِ رسولِؐ پاک بنیاد / نہ دی اُسنے گواہی ہو کے دلشاد
تلف کی اُس نے اپنی زندگانی / رہا ملعون لعینِ جاودانی
نہ ایسا کوئی کافر سنگدل تھا / شقاوت سے ہمیشہ تنگدل تھا

نامہ نوشتن بوجہل جانب عزیز

غرض اتنے مین چمکا نورِ اسلام / ہوئی جنگ سے سوادِ کفر ناکام

رہِ دین پر کبھی گمراہ آئے
کبھی کافر ہے بیدین کہائے

گیا بوجہل نے یہہ نامہ ارقام
سوئے شاہِ عزیز نیک فرجام

یہان پر اِندنون اک شخص ساحر
ہوا اسم محمدؐ سے ہی ظاہر

وہ کرتا ہی رسالت کا یہہ دعوی
کہ ہون سچا مین پیغمبر خدا کا

ہون ہادی سب کا مین اور پیشوا ہون
نبیؐ ایسا کہ ختم الانبیا ہون

شب و روز اُسکی ہی گرمیِ بازار
زیادہ ہو رہی ہی رونقِ کار

ہمارے کو وہ جھٹلاتا ہی ہردم
صداقت اپنی بتلاتا ہی ہردم

وہ باطل کرتا ہی آئین ہمارا
وہ کہتا ہی کہ حق ہی دین ہمارا

وہ کوشش کر رہا ہی بادلِ شاد
کہ کردیوے ہمارا دین برباد

ہوا جب سے ظہور اُس کا جہان مین
پڑا ہی تہلکہ کون و مکان مین

ہی اُسکا اِسقدر جادو زبردست
کہ ہم عاجز ہوئے ہین اُس سے اِک لخت

بہت عالم نے پھر کر اپنے دین سے
قبولا اُسکے آئین کو یقین سے

ہوا ہی جب سے پیدا وہ جہان مین
پھنسے ہین ہم بلائے ناگہان مین

یہہ خط کو دیکھتے ہی لیکے لشکر
بہت جلدی سے آؤ تم یہانپر

نہ کرنا اِس مین تم زنہار تاخیر
یہان آنے کی کرنا جلد تدبیر

کہ تا یہہ آتشِ فتنہ فرو ہو
جلا ڈالے گی ورنہ اِک جہان کو

فوج کشی کردن عزیز و معجزہ خواستن از سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

ہوا جب نامہ بر خط لیکے راہی
منازل کرکے طے پہنچا بزودی

بجالا کر سبھی آداب شاہی
دیا خط شاہ کو باصد انکساری

پڑھا اُس پروانہ کو وہ صاحبِ ہوش
رہا قاصد سے مثلِ شمع خاموش

فراہم کرکے لشکر ایک بھاری ‏— ہوا وہ جانب بوجہل راہی

ہوا آگاہ جب بوجہل ناداں ‏— عزیز آتا ہے جانے لشکر فراوان

گیا وہ جلد استقبال کو تب ‏— عزیز شاہ فرخ فال کو تب

وہ لایا مکہ میں باشان و شوکت ‏— جگہہ دی جلد از بہر سکونت

تواضع سے بہت وہ پیش آیا ‏— مرصع تخت پر شہ کو بٹھایا

ہوئی جب یہہ خبر عالم میں مشہور ‏— لگے کہنے تمامی خلق مذکور

کہ قتل سید جنّ و بشر پر ‏— کمربستہ عزیز آیا ہے. یہہ کر

کیا شہ نے روانہ آدمی کو ‏— کہ لے آوے رسولؐ سرمدی کو

حرم میں تھے رسولؐ اللہ اس دم ‏— خدیجہؓ اور صدیقؓ. مکرّم

لگے کہنے کو اور کرنے کو زاری ‏— کمربستہ شرارت پر ہیں ناری

نہ جاؤ یا رسولؐ اللہ تم اب ‏— کریں گے قتل کافر تم کو مل سب

کہا حضرتؐ نے خالق ہی نگہبان ‏— کسی کے خوف سے کب ہوں ہراسان

شہِ دین سے یہہ کہی حاجب نے تب حال ‏— کہ کیا ہیں آپ ماہِ برجِ اجلال

سو فرمایا جنابِ مصطفیٰؐ نے ‏— شہِ عالم رسولِ کبریا نے

کہ میں ہوں سروِ بستانِ نبوت ‏— ہے مجھسے تر گلستانِ نبوت

نبیؐ ہوں اور رسولِ کبریا ہوں ‏— میں سب کا رہنما اور پیشوا ہوں

کہا پھر سنکے یہہ حاجب نے خوش ہو ‏— بلاتا ہے چلو اب شاہ تم کو

سو تب اس سرور عزو دی اسکے ہمراہ ‏— ہوئے تشریف فرما جانب شاہ

وہیں صدیقؓ بھی ہمراہ سرور ‏— ہوئے رونق فزا گھر سے نکلکر

خدیجہؓ نے اٹھائے ہاتھ اس دم ‏— سوئے پروردگارِ جن و آدم

لگیں کہنے بہ پیرا کر دعا کو ‏— امان میں رکھ رسولِ کبریا کو

کہا بوجہل نے تھا کافرون سے
کہ جب آئین یہان سلطان والا
اُنھین تم سب نے جھوٹھا کہنا ملکر
غرض پہنچے وہان جو وقت حضرتؐ
منور اسقدر چہرہ تھا اُن کا
جبین پر ایسی تھی اُس مہ کی تابش
کہا تب شاہ نے وُزرا سے ایسا
منادی نے ندا دی شہ کو اُسدم
ہوئے سب دیکھکر سلطان و افسر
رہی اُن مین نہ طاقت بیٹھنے کی
یکایک شاہ نے کرسی سے اُٹھکر
کہا للکار کر یہہ شہ نے اُس آن
جبین پر اِسکے ہے نورِ رسالت
پیمبرؐ کے سوا یہہ روشنائی
تمھاری بات آئی سب نظر جھوٹھ
سنی یہہ بات تو بوجہل نادان
لگا شہ پوچھنے حضرتؐ سے اُسدم
کہا حضرتؐ نے تب یکبار للکار
کہ ختم الانبیا میرا ہی ہے نام
ہوا حضرتؐ سے یون پھر شاد گویا
دکھائے ہین اُنھون نے اپنے اعجاز

عزیز اور فوج کے سب افسرون نے
تواضع کو نہ اُٹھے اُٹھنے والا
نہ لانا صدق سے ایمان اُن پر
مہِ برجِ رسالت اور کرامت
چراغِ مہر جس سے بجھ گیا تھا
کہ تھرائی تھین چشمِ اہلِ بینش
کبھی چہرہ نہ روشن ایسا دیکھا
یہہ ہے نورِ رخِ سلطانِ عالم
بشکلِ آئینہ حیران و ششدر
اُٹھے اور سب نے گردنکو جھکا دی
بٹھایا اُس شہِ دین کو بصد فر
یہہ ہے بیشک نبیِؐ خاصِ سبحان
ہوا روشن مجھے اب باصداقت
بھلا بتلاؤ کس ساحر نے پائی
کہ سچی بات کو دکھلائی کر جھوٹھ
ہوا ہے آتشِ کینہ سے سوزان
کہ کیا پیغمبریؐ تم پر ہوئی ختم
میرے بن کون ہے سلطانِ ابرار
نبوّت پائی ہے مجھپر ہی اتمام
ہوئے ہین انبیا جتنے ہویدا
وہ اوّل ہین تمھارے حق سے غمّناز

خلیل اللہ نے کی نار گلزار ۔ عصی کو اپنے موسیٰ نے کیا مار

مسیحا نے بہت مُردوں کوں دی جان ۔ ہوئے وہ دیکھ کر کافر مسلمان

سو تم بھی معجزے کوں اپنے اظہار ۔ کرو تا ہوں مسلمان سب یہ کفار

کہا سلطان دین نے شاہِ عالم ۔ طلب ہے کون اعجاز اِس دم

کہا اِمروز ہو مغرب بدستور ۔ جہان ہو جائے مثل لیلی دیجور

اندھیرا خلق پر چھا جائے ایسا ۔ نظر آئے نہ منہہ کسکو کسی کا

کہو خورشیدِ دین بہر مہ کو ایسا ۔ نظر آئے فلک پہ بدر جیسا

طوافِ کعبہ آکر مرتبہ سات ۔ کرے اور جائے پھر سوئے سماوات

دو ٹکڑے اُسکے جائیں فلک پر ۔ وہ دو ٹکڑوں سے پھر آئے دینکے رہبر

گریبان میں اُتر اِک جائے اِکبار ۔ ہو دامن سے تمھارے پھر نمودار

دِگر بعد اسکے سیدھی آستین سے ۔ گھسے اور آستین بائیں سے نکلے

فلک پر ہو کے پھر اکبار باہم ۔ چلا جاوے طرف مغرب کے باہم

کہو مغرب سے تا پھر بارِ دیگر ۔ نکلکر ہوں دو ٹکڑے اسکے اظہر

ہوا اک ٹکڑا شمالی سمت راہی ۔ دگر ہوئے جنوبی سمت راہی

وہاں سے دونوں آکر پھر فلک پر ۔ ٹکڑ لیں حالتِ اصلی برابر

سنی بوجہل نے شہ سے یہ گفتار ۔ ہنسا یکبارگی وہ قہقہہ مار

کہا شہ سے کہ تم میں زیرکی ہے ۔ جو اس اعجاز کی درخواست کی ہے

ہوئے اتنے ہنر کس سے ایسا ۔ نہ پوچھا کس نے یہ اعجاز تھا

ہے اِن کی تاب کیا اے شاہِ خوشخو ۔ کرینگے آسمان و مہ پہ جادو

اثر ہے اِنکے جادو کا زمین پر ۔ نہ ہووے گا مہِ چرخِ برین پر

یہ سن شہ نے کہا حضرت سے اکبار ۔ کرامت عالا رہِ دین سلطانِ ابرار

ہی اب سے شام تک کی تمکو مہلت
ولیکن مخبرِ دین نیک درجات
یہہ سنکر بات شہ کی شاہِ عرفان
کہ اتنے مین ہین لائے وحی جبرئیل
کہ دختر ایک ہی اس بادشہ کی
یہی چاہے ہی وہ ای دین کے سرور
اٹھایا سر کو تب سلطانِ دین نے
کہ تیری ایک ہی اے شاہ دختر
یہہ سنکر شاہ نے اور ہوکے خرم
کہا سرور سے پھر کیجے دعا اب
دعا تب کی شہِ عالم نے ایکبار
پھر ایسا شاہ سے فرمائے سرور
ہوا خیمہ کے جانب شاہ راہی
درست اعضائے تن اُسکے ہوئے ہین
یہہ جب بوجہل نے دیکھا ہی احوال
رسول اللہ سے بولا وہ مردار
تیرا جادو اثر ہوگا زمین پر
تو اب ہو زندگی سے دست بردار
یہہ سنکر کچھ نہ بولا شاہِ دین نے
لیا بوبکرؓ کو ہمراہ اپنے
ہوئی شام اتنے مین خورشید خاور

دکھانا ماہ نے پھر کرکے دو لخت
خرد و دل مین اب ہی کیا مری بات
جھکائے سر طرف زانو کے اُس آن
یہ کی ہی مخبرِ صادق سے تب قیل
ہی اندھی اور دست و پا سے لنگڑی
کہ کیجے گا دعا از بہرِ دختر
مخاطب ہوکے بولے بادشہ سے
ہی اندھی اور لنگڑی کان سے کر
کہا سچ ہی رسولِ جن و آدم
کہ پاؤن اپنے دل کا مدعا اب
ہوئی اچھی وہ لڑکی تھی جو بیمار
کہ جاکر دیکھ جلدی اپنی دختر
رہا حیران جو دیکھی اُسنے لڑکی
تھے اول جسطرح ویسے ہوئے ہین
تو وردِ رشک سے بس ہوکے بدحال
ہو کیون اعجاز دکھلانے سے ناچار
نہ ہوگا ماہ اور چرخِ برین پر
توقع زیست کی اب رکھ نہ زنہار
خدائے انس و جان پر سونپ وہان سے
چلے آئے ہین اپنے گھر کو سیدھے
چھپا ہی پردۂ مغرب مین جاکر

سُنا صدّیقؓ سے سلطانِ دین نے
سُنے ہیں اسگھڑی اخبار ایسے

کہ اس دم ہیں کمین میں جمع کافر
کمر بستہ ہیں سب وہ بغض و کین پر

بہم ہو کر وہ سب کہتے ہیں نادان
کہ عاجز ہو گئے سلطانِ عرفان

کرین گے اُن کی جان پر ظلم بیجا
وہ دلمین رکھتے ہین یہہ عزمِ مُرتد

خدیجہؓ نے سُنا یہہ حال جدام
ہوئین ہین عینِ غمگین چشمِ پُرنم

دلاسا دیکے بولے شاہِ ابرار
کہ اپنے کام کا ہے حق نگہدار

نہ رونا اور نہ کرنا آہ ہرگز
نہ کرنا نالۂ جانکاہ ہرگز

وضو کے واسطے پانی منگایا
وضو کر سر کو سجدہ مین جھکایا

نظر رکھہ کر خدائے دوجہان پر
دُعا مانگی ہے دونون ہاتھہ اُٹھا کر

کہ ای حاجت روائے مستمندان
نہین ہے کوئی تجھسے راز پنہان

عداوت پر میری ہین اہلِ کین سب
طلب رکھتے ہین مجھکی لعین سب

سوا ایسے وقت مین تو ہی مددگار
تو بیشک ہے ہمارا اب نگہدار

ہنوز اُٹھا نہ تھا فرقِ مبارک
کہ جبریلؑ آئے ہین لے کر ملایک

تھے اُنکے ہاتھہ مین نیزے بہت تیز
عجائب آبدار و سخت خونریز

ہر اک نیزے کے دو سر تھے برابر
تفاوت شرق و مغرب کے برابر

کہا سرور سے ای سردار عالم
اُٹھاؤ سر کرو مت آپ کچھہ غم

یہہ سنکر سرورِ دنیا و دین نے
اُٹھایا فرقِ اقدس کو زمین سے

کہا یون شاہ نے جبریلؑ سے تب
یہہ کیون آئے ہین نیزے لے ملک سب

کہا جبریلؑ نے ای شاہِ والا
مجھے ایسا ہی حکمِ حق تعالی

یہہ نیزے لیکے جانا پیشِ سرورؐ
وہی کرنا کرین جو حکم تجھہ پر

کہین گر وہ تو آدھے دشمنون کو
سرِ نیزہ سے اک مشرق مین پھینکو

بھینگے دو سرے آدھے جو کافر
چڑھائی لشکرِ کین کی ہی بھاری
اگر اسپر نہو ان کی رضا تو
تمھارے حکم کا ہون شاہ پابند
مجھے ہی حکم یہہ روزِ ازل سے
جنابِ سیدِ عالم نے جدم
جھکایا سر کو اپنے سوئے خالق
ہوئے تشریف فرما سوئے اعدا
سوا امّ المومنین حضرت خدیجہؓ
بکڑ کر ہاتھ سرورؐ کا شتابی
چلی آئی ہین ہمرہ شاہِ دین کے
محمدؐ کے لئے مت کھاؤ کچھ غم
یہہ کافر دیکھ کر اعجاز اس آن
ہوئے حضرتؐ وہان سے جلوہ افروز
لگے بدر الدجیٰؐ سے کہنے کفار
دعا مانگی وہین شمس الضحیٰؐ نے
موکّل ایک تب از حکمِ یزدان
زمین مین کردیا سوراخ یکبار
گئے گھبرا سبھی کفارِ ملعون
کہا حضرتؐ سے ای نورِ الٰہی
جنابِ مصطفیٰؐ نے کی دعا پھر
طرف مغرب کے انکو پھینک اوٹھا کر
خدا نے آسمان سے فوج اُتاری
دو ٹکڑے کرنا پھر ماہِ فلک کو
پھراؤنگا نہ سر ہون مین رضا مند
بجا لاؤنگا اسکو سر سے اپنے
سنا مژدہ یہہ تب ہو شاد و خورم
کیا شکرِ خدائے حیّ و رازق
نکل دولت سرا سے شاہِ والا
لگین کرنے کو اسدم آہ و نالہ
درِ خانہ تلک باضطرابی
ندا تب آئی یہہ انکو شکم سے
نگہبان اُن کا ہی خلّاقِ عالم
مسلمان ہونگے اور لاوینگے ایمان
سوئے کفارِ ملعون کینہ اندوز
کہ ہوا اسدم جہان سب تیرہ و تار
خداوندِ زمین و آسمان نے
جو ہی ظلماتِ دوزخ پر نگہبان
جہان مین ہوگئی ظلمت نمودار
ہوا ہی رنگ جہر یکا دگرگون
کہ کیجے دور اب ظلمت جہان کی
ہوا سارے جہان مین نور ظاہر

کہا پھر کافرون نے سنکے حضرت
یکایک مہ نے اُنکے حکم پر تب
سنو اسدن تھی اٹھائیسوین شب
گروہِ بت پرستان نے جو دیکھا
کہا حضرت سے سب نے ملکے باہم
وہین حکمِ شہ خیر البشر سے
ثنا کہنے لگا یہہ شاہِ دین کی
کہ مین کیا ہون میرا منھہ کیا ہے واللہ
زمین و آسمان کے سارے عالم
پھر اسکے بعد حکمِ شاہِ دین سے
نکلکر جانب مغرب اٹھا سر
ہوئی پھر اُسکے دو ٹکڑو نمین وسعت
پھر اسکے بعد یک جا جمع ہو کر
عزیزا اعجاز شہ کا دیکھہ اُس آن
پھر اکر رُخ سوئے سردار و افسر
نہوا سنگدل تم سے کوئی اب
بصد آداب یہہ کہکر اُٹھا وہ
قبولے ہین خوشی سے دینِ احمدؐ
وے بوجہلِ نادان اور گمراہ
کہا جادو عجب یہہ سخت تر ہے
وہان سے جسگھڑی سالارِ دین نے

دعا مانگے سوئے خلاق خلقت
نکالا چرخ کے دامن سے سر تب
ہوئی پر نور جیسی چودھوین شب
کہ بامِ کعبہ پر مہتاب پہنچا
کرے اب طوفِ کعبہ ماہ اسدم
کیا ہے طوفِ کعبہ جلد مہ نے
ظہورِ نورِ حق ماہِ مبین کی
کرون جو آپ کی تعریف یا شاہ
کرین گر وصف انکا تو بھی ہے کم
دو ٹکڑے ہوکے جیب و آستین سے
گیا آدھے فلک پر بارِ دیگر
دکھایا سب کو ہے اعجازِ حضرتؐ
گیا جسجا سے نکلا تھا وہان پھر
ہوا ہے صورتِ آئینہ حیران
کہا کیون دیکھا اب اعجاز سرورؐ
پڑھو کلمہ یہہ ہے پیغمبرِ ربؐ
گیا سوئے رسولؐ دوسرا وہ
اسیدم لشکری یا بس شہ کے بیصد
رہا منکر کا منکر حسب دلخواہ
مہرِ گردون پہ بھی جسکا اثر ہے
امام الانبیا حق کے امین نے

پھو کی ہی بازگشتی فتح پا کر
طرف دولتسرا کے آئے سرور
کہا حضرتؐ نے کیون مغموم ہو تم
دعا کی تھی جناب کبریا مین
خدیجہؓ بولین اے مہر جلالت
ہین سب اشجار یہان سے دیکھتی تھی
گئے تم جانب کفار جس دم
ندا آئی شکم سے مجھ کو اکبار
خدائے پاک ہی اُن کا نگہبان
ہوئی مین حیران کہ دی کس نے ندا یہہ
یہہ سن حیران ہوئے ہین شاہ ذیجاہ
خبر دی مخبر صادقؐ کو ایسی
کہ ہوگین درج عصمت کی جو گوہر
چراغ خانۂ عفتؓ وہ ہوگین
شفاعت سے بروز حشر اُن کی
سُنے ہین جب یہہ مژدہ شاہ والا
ہوئے ہین رحمت حق سے بہت شاد

پھٹکتے رہ گئے اعدائے دین سر
خدیجہؓ تھین کھڑی اسوقت در پر
خوشی ہو در سے اب جلدی اُٹھو تم
ہوئی مقبول درگاہِ خدا مین
سُنی مین نے کہی ہے جو مدحت
تمھارے ناز یہان سے دیکھتی تھی
ہوئی مین خستہ و محزون و پرغم
محمدؐ کے لئے تو ہو نہ غمخوار
جو وہ ہی مہربان مشکل ہی آسان
کہان سے یکبیک آئی صدا یہہ
فلک سے آئے ہین جبریلؑ ناگاہ
خدیجہؓ وہ جنے گین ایک لڑکی
سبھی عورات کی سالار و سرور
منزّہ پارسا طینت وہ ہوگین
ہر اک عورت گنہ سے پاک ہوگی
بجا لائے ہین شکر حق تعالی
کیا شکر خدائے پاک بنیاد

تحیات و درودان باد بیحد
بر و بر آل و بر اصحاب امجد

التجا بدرگاہِ شافع ہر دو سرا

وفا کی عرض ہے یہہ شاہ والا ۔ کہ ہو مقبول ہدیہ اس گدا کا

نگاہِ لطف رکھئے مجھ پہ ہردم ۔ مرا سب دور کیجے درد اور غم

نہین میرا وسیلہ کوئی تم بن ۔ نہین ملجا و ماوے کوئی تم بن

رہا ہون مبتلا جرم و خطا مین ۔ گنوائی عمر سب حرص و ہوا مین

اگرچہ روسیہ ہون اور گنہگار ۔ تری بخشش کا شاہا ہون طلبگار

تمھارا چھوڑ کر در شاہ ابرار ۔ بھلا جاؤن کدھر کو یہہ گنہگار

ہوئی ہین رونے روتے کور آنکھین ۔ برنگِ نرگسِ بے نور آنکھین

عنایت کرو وہ آنکھین مجھ کو شاہا ۔ کہ دیکھون مین جمالِ پاک تیرا

بہت مغموم ہون اے شاہ غم سے ۔ بہت رنجور ہون رنج و الم سے

اسی حسرت مین دل رہتا ہے غمناک ۔ میسر ہو طوافِ روضۂ پاک

خداوندا بحقِ آلِ اطہار ۔ بحقِ حضرتِ اصحابِ اخیار

مجھے عشقِ محمد مین فنا کر ۔ اسی منزل مین میرا خاتمہ کر

کہ ہو کر سرخ رو محشر مین اٹھون ۔ سیہ منہ رو سفید و نہین مین ہوون

میرے استاد اور اجداد و آبا ۔ سبھونکو غرقِ رحمت کر خدایا

ہوئی ہے یہہ کتاب اتمام جسدم ۔ بتائیدِ خدائے جن و آدم

وفا نے کی رقم تاریخ لفظی ۔ سنہ ہجری تھے بارہ سو اکاسی ١٢٨١

تمام شد

معجزۂ شق القمر

توشۂ عاقبت

۱۲۸۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمدؐ ختمِ مُرسل ہی نبیؐ ہی خاصِ سبحان کا ۔ محمدؐ پیشوا و رہنما ہی جنّ و انسان کا

محمدؐ نے کیا برباد سارا مکر شیطان کا ۔ محمدؐ باعثِ بخشش ہوا آدم کے عصیان کا

وہ بیشک سبکا ہادی ہی، وُہی محبوب یزدان کا

وہی ہی شاہِ ملکِ عقلِ کل اور اشرفِ خلقت ۔ بجز اُسکے کسے ہاتھہ آیا ہی لولاک کا خلعت

نہ اُسکے رتبۂ عالی کو پہنچی عرش کی رفعت ۔ سراپا نورِ ذاتِ حق ہی وہ شمس الضحی طلعت

چراغ اُسنے ہی روشن کر دیا ہی ماہِ تابان کا

محمدؐ مصطفےٰ سا کوئی دنیا مین نہین سرور ۔ کیا ہی حق نے گمراہانِ عالم کا اُسے رہبر

وہی ہی چشمۂ مہر و عطا اور شافعِ محشر ۔ اُسی کا ابرِ رحمت سایہ افگن سب کے ہی سر پر

اُسیکے نور سے ہی جلوہ گر خورشید جہان کا

پیمبر جتنے آدم سے ہوئے تا عیسیٔ مریم
جلیل القدر ہو تم مرتبہ ہی آپکا اعظم
وہ سب بھرتے رہے حب حبیب کبریا کا دم
تمہارا جو غلام کمترین ہی ایشہ عالم
برابر اسکے رتبہ کب ہے جمشید و سلیمان کا

نبیؐ کے یار اول حضرت صدیق اکبر ہین
مناقب اور مراتب انکے روشن سب جہان پر ہین
یہ سچ ہی وہ گلستان صداقت کے گل تر ہین
سپہر مکرمت کے بالیقین وہ ماہ انور ہین
ہوا پر نور دین انکے سبب شاہ رسولان کا

عمر فاروق اعظم وہ بہادر شیر افگن تھے
شجاعت دیکھ انکی کانپتے تھے دل شجیعون کے
کہ رستم مثل روبہ دم دباتا جسکے حملے سے
امیر المومنین ہین وہ انھین کی تیغ ہمت نے
مسخر کر لیا ہی ملک روم اور ملک ایران کا

پھر انکے بعد ہین عثمان ذی النورین عالیشان
وہ دریائے مروت کے ہین بیشک گوہر رخشان
خلیفے ہین رسول اللہ کے اور جامع القرآن
سخاوت مین کرم مین ہین وہ رشک حاتم دوران
انھین کی آبیاری سے ہی تازہ باغ ایمان کا

علی ابن ابی طالب شہ ملک ولایت ہین
ابو الحسنین ہین اور شوہر خاتون جنتؐ ہین
برادر اور داماد نبیؐ پاک طینت ہین
امام المومنین شیر نیستان شجاعت ہین
سوا انکے لقب کسکو ملا ہی شاہ مردان کا

خدایا بہر آل پاکؐ و اصحابؐ نبیؐ اسپر
بوقت جانکنی ہو خانۂ تن مین جان ششدر
نگاہ لطف فرما مشکلو نکو جملہ آسان کر
عذاب قبر سے پائے امان ای خالق اکبر
وفا عاصی کے سر پر ہی بہت سا بار عصیان کا

مدحیات مولود شریف

فرط خوشی سے باغ جو فکر رسا ہوئی
خورشید دین کا اوج پہ آیا ضیا ہوئی
نکہت گل کلام مین حد سے سوا ہوئی
ظلمت جہان سے کفر کی ساری فنا ہوئی

اک روشنی زمین سے لے تا سما ہوئی
دنیا میں جب ولادتِ خیرالورا ہوئی

پیدا ہوئے جہان میں نبی کریم آج
ہے رشکِ باغِ خلد زمینِ حریم آج
مکہ کے کوچے بن گئے عنبر شمیم آج
سرگرم کیوں نہ ہووے ثنا میں نسیم آج

مانندِ عندلیب ثناخوان صبا ہوئی
دنیا میں جب ولادتِ خیرالورا ہوئی

جب جلوہ گر یہ دین کے مہتاب ہو گئے
کافر تمام رشک سے بیتاب ہو گئے
آتشکدہ جہان کے سب آب ہو گئے
جنگل تمام گلشنِ شاداب ہو گئے

نوشیروان کے قصر میں جنبش بپا ہوئی
دنیا میں جب ولادتِ خیرالورا ہوئی

عزیٰ منات و لات ہوئے سرنگوں تمام
جھک جھک کے اس جناب کو کرنے لگے سلام
کیا سنگریزے کیا حجر و کیا جبل تمام
دینے لگے گواہی نبوت کی لا کلام

ہر بت سے بتکدہ میں نبی کی ثنا ہوئی
دنیا میں جب ولادتِ خیرالورا ہوئی

کاہن تمام تابعِ فرمان ہو گئے
دفتر منجموں کے پریشان ہو گئے
کافر جو تھے وہ سارے مسلمان ہو گئے
منسوخ سب قدیم کے ادیان ہو گئے

حکمِ سلف کی چال سبھی ناروا ہوئی
دنیا میں جب ولادتِ خیرالورا ہوئی

ایمان کا نور کرنے لگا ہر طرف ظہور
اور کفر و شرک کی ہوئی ظلمت جہان سے دور
ایران و روم و شام کے شاہانِ پرغرور
حلقہ بگوش ہو گئے آخر بصد قصور

نخوت سب انکے کاسۂ سر سے فنا ہوئی

دنیا میں جب ولادتِ خیر الوریٰ ہوئی

جھک کر ادب سے باغ مین ہر سرو بوستان | کرنے لگا ثنائے شہنشاہِ دوجہان
طوقِ الم سے ہوگئیں آزاد قمریان | گل بھی تمام ہوگئے حضرت کے مدح خوان
بلبل کی بھی زبان پہ جاری ثنا ہوئی
دنیا مین جب ولادتِ خیر الوریٰ ہوئی

جسدم طلوعِ برجِ حمل سے یہ مہ ہوا | گھر آمنہ کا نور سے پُر نور ہوگیا
حورین طبق لئے ہوئے نوری ہزار ہا | اُترین نثار کرنے کو از حکمِ کبریا
اُس دم کی دھوم کیا مین لکھوں جو وفا ہوئی
دنیا مین جب ولادتِ خیر الوریٰ ہوئی

ولہ

جلوہ افروز ہی وہ ماہِ مبین آجکی رات | ہئے تسلیم ہی خم چرخِ برین آجکی رات
نامِ ظلمت نہین عالم مین کہین آجکی رات | نور سے کیا ہی منور ہی زمین آجکی رات
لیلۃ القدر کی کچھ قدر نہین آجکی رات

پائینگے عزت و توقیر جو ہین خوار و ذلول | دفع ہو جائیگا اب خلق سے سب ظلم و جہول
اب امیدِ دلِ ہر خورد و کلان ہوگی حصول | آج محبوبِ الٰہی کا زمین پہ ہے نزول
کسطرح صدقے ہو چرخِ برین آجکی رات

مولدِ ختمِ رسالت کی خبر کہتے ہین | واہ کیا مژدۂ تفریح اثر کہتے ہین
رکھکے سب صلِ علیٰ سجدہ مین سر کہتے ہین | کس خوشی سے ملک و جن و بشر کہتے ہین
آئے کعبے مین مدینے کے مکین آجکی رات

مومنو پر کرمِ حضرتِ باری ہوگا | موردِ قہر ہر اک کافرِ ناری ہوگا
کفر دنیا سے یقین ہی کہ فراری ہوگا | سکۂ اسلام کا آفاق مین جاری ہوگا

چمکا ہی مہر نبوت کا نگین آجکی رات

حامل عرش خدا اور مقرب سارے
اور افلاک برین کے ہین جو رہنے والے
یہی کہتے ہین سخن سب وہ ملک خوش ہوکے
یار واُس غیرت خورشید کی پیدائش سے

نور سے ہوگئی پرنور زمین آج کی رات

آج پیدا ہوئے سالار جہان شاہ امم
کوچہ مکہ ہی غیرت دہِ گلزار ارم
تہنیت کی کوئی گاتا ہی غزل ہو خرم
شادیانے کہین بجتے ہین خوشی کے پیہم

شور و غوغا ہے مبارک کا کہین آجکی رات

جو کہ ہین نورِ خدا اوجِ نبوت کے قمر
آج پائے ہین ولادت وہ شہ نیک اختر
اسلئے مومنو از جانب رب اکبر
دلمین احکام الہی کی امانت لے کر

خادم در ہوئے جبریل امین آجکی رات

ای وفا شکر خدا کیون نہ بجا ہم لائین
کیون نہ ہم شوق سے صلوٰۃ محمد پہ پڑھین
دل کو ہم جانب حق کیون متوجہ نہ کرین
آج ہم کیون نہین جی بھر کے دعائین مانگین

کہ اجابت بھی ہے موجود یقین آجکی رات

ولہ

بحر مواج سخن طبع روان ہی میری
سب پہ روشن ہے کہ گہر ریز زبان ہی میری
فکر گلچین گلستان بیان ہی میری
خلق اسواسطے سب مرتبہ دان ہی میری

وصف کس باغ نبوت کا رقم کرتا ہون
صفحہ اب غیرت گلزار ارم کرتا ہون

ہی مری فکر صدف اور دُر یکتا ہی سخن
لعل و گوہر سے فزون قدر مین میرا ہی سخن
مین جو بلبل ہون تو رشک گل رعنا ہی سخن
دوستو قابل اوصاف احبا ہی سخن

کیون کہ ہی نعت پیمبر سے سراسر مملو

مدحتِ ساقیِ کوثر سے سراسر مملو

گلشنِ فکر مین ہی آج عجب زورِ بہار
شعرِ تر سے ہی نمودار ہر اک رنگِ ہزار

بو بنو ہوتے ہین گلہائے مضامین اظہار
کیون نہ ہو مصرعِ دلچسپ پہ شمشاد نثار

قدِ بے سایۂ احمدؐ کا ہی مضمون اسمین
بخدا ایک قلم نعت ہی مشحون اسمین

باغِ وحدت کے گلِ تر ہین رسولِ عربی
برجِ اجلال کے اختر ہین رسولِ عربی

بحرِ اوصاف کے گوہر ہین رسولِ عربی
چرخِ دین کے مہِ انور ہین رسولِ عربی

سیدِ جن و ملک ہین شہِ ابرار ہین وہ
فرق کچھ اسمین نہین دینکے سردار ہین وہ

واقفِ سرِ نہان سرورِ امّی لقبی
مالکِ تاجِ فتحنا ہی وہ عالی نسبی

والیِ ملکِ رسالت شہِ والا حسبی
اپنا سردار سمجھتے ہین اُسے سارے نبی

عرش سے فرش تلک حکم روان ہی اُسکا
ماہ سا نور ہر اک جا پہ عیان ہی اُسکا

رشکِ گلزارِ جنان ہی رخِ نیکوئے نبیؐ
کیون نہو سرو فدائے قدِ دلجوئے نبیؐ

غیرتِ سنبلِ فردوس ہے گیسوئے نبیؐ
قمریِ گلشنِ جنت ہی ثناگوئے نبیؐ

دیکھکر حسنِ نبیؐ حور و ملک حیران ہین
حاملِ عرش سے لے فرش تلک حیران ہین

سبز ہی فیضِ نبیؐ سے چمنستانِ عطا
کون ہی اُنکے سوا سروِ خیابانِ عطا

اُنکے باعث ہی بہارِ گلِ بستانِ عطا
بخدا ہین وہی قمریِ گلستانِ عطا

گوہرِ بحرِ کرم چشمۂ اشفاق ہین وہ
ابرِ الطاف ہین اور سرورِ آفاق ہین وہ

جلوهٔ نورِ نبی دیکھکے خورشید و قمر — ہوتے ہیں ابر میں روپوش خجل ہو ہوکر
روز و شب رشک سے کھاتے ہیں فلک پر چکّر — صورتِ آئینہ یہ رہتے ہیں ہمیشہ ششدر

ہے شرف نورِ محمد کو سبھی نوروں پر
نوعِ انسان تو الگ بلکہ پری حوروں پر

یاشہِ دین یہہ مری مدح کو منظور کرو — اپنے الطاف و کرم سے مجھے مسرور کرو
ظلمتِ کُنجِ لحد کو مری کافور کرو — جلوہ گر بہرِ خدا اپنا وہاں نور کرو

یانبی عرض یہہ مقبول و فا کی کیجے
اپنے بندے پہ نظر لطف و عطا کی کیجے

ولہ

نہیں ہے نبیوں میں بڑھکر کوئی سلطانِ رسولان سے — گدا اُنکے درِ دولت پہ لاکھوں ہیں سلیمان سے
ہزاروں ہیں عصا بردار موسیٰ ابنِ عمران سے — فدا عیسیٰ ہیں نامِ پاک پر اُنکے دل و جان سے

محمد مصطفیٰ ہیں اشرفِ مخلوقِ یزدان سے

جو حق نے حضرتِ موسیٰ کو بخشا تھا یدِ بیضا — ہلالِ ناخنِ پائے محمد ص کا وہ جلوہ تھا
ہُوا الہام اُن کو طور پر خالق سے خلع کا — ہمارے سرورِ دین کو معہ نعلین بلوایا

شبِ معراج حق نے عرش پر لطفِ فراوان سے

وہ از خالقِ یکتا ہیں اور کونین کے سرور — پیمبر سب ستارے ہیں وہ ہیں بے شک مہِ انور
وہ اتنی دیر میں ہو آئے ساتوں آسمانوں پر — بچھونا گرم تھا زنجیر ہلتی تھی یہہ ہے اظہر

سند اِس معجزے کی دیکھ لو ہی صاف قرآن سے

درخت و سنگ نے اُن کی نبوت پر گواہی دی — لعابِ پاک نے لاکھوں مریضوں کو شفا بخشی
وضو کے آب سے شیرین ہوا جو شور تھا پانی — وہ دریائے کرم کی انگلیوں سے جب بہی ندی

ہوئی سیراب فوجِ تشنہ سب اُس آبِ حیوان سے

شجر ظاہر ہوا پتھر سے اعجاز پیمبر سے
نکالا بے رسن بوجہل کو ہی چاہ سے شہ نے
بلانے سے وہ شہ کے نخل خرما آگیا چلکے
مشرف ہو گئے بیعت سے اکثر مشرکین سارے
یہہ معجز دیکھکر اُس یوسفِ کنعان ایمان سے

سراج الانبیا ہین نورِ ربّ العالمین ہین وہ
شہِ ملکِ نبوت تاجِ فرقِ مرسلین ہین وہ
بچانیوالے باطل سے ہین اور حق کے امین ہین وہ
سراپا مخزنِ الطاف ہین سالارِ دین ہین وہ
رہائی ہی انھین سے عاصیونکی قیدِ عصیان سے

غمِ دوری سے مثلِ شمع جلتا ہی وفا شاہا
ویا اُسکو قریبِ روضہ ای گلزارِ دین بلوا
خوشی جب ہو کہ دیکھے وہ جمالِ رشکِ مہر تیرا
ویا از بہرِ آلِ پاک و اصحابِ کرام اُس کا
غمِ جانکاہ دل سے دور کردے اپنے احسان سے

معجزہ — ولہ — دسترخوان

نعتِ نبیؐ سے طبع کو اپنے سرور ہے
صفحے سے مثلِ برق نمودار نور ہے
آئینۂ کلام کا سب زنگ دور ہے
خامہ ہمارا رشکدہ نخلِ طور ہے
حرفون کے رنگ ڈھنگ سے گل منفعل ہوئے
سطرون کو دیکھہ سنبلِ بستان خجل ہوئے

شمس الضحیٰ کی مہر سے ہی پُرضیا سخن
روشن دلون نے سنتے ہی یہہ کہدیا سخن
تارے کیطرح اپنا چمکنے لگا سخن
وردِ زبان رکھو کہ یہہ کام آئیگا سخن
اُس مین تمام مدح رسولِ خدا کی ہی
تعریف سب جنابِ نبیؐ مصطفیٰ کی ہی

جو مین نے اِس مرقع مین شکلین اُتاریان
مضمون کی صورتین ہین بھی پیاری پیاریان
کب ہو سکین وہ مانی سے نقش و نگاریان
نقاشِ طبع کی ہین یہہ سب نقش کاریان
رنگین بیان دیکھکے حیرت مین آ گئے ہین

میری نسیم فکر نے وہ گل کھلائے ہین

ای بحر فیض میری پذیرا دعا ہو جلد
غواص فکر کو در مضمون عطا ہو جلد
آئینہ طبع کی میرے شاہا جلا ہو جلد
صیقل سے لطف خاص کے اسکی صفا ہو جلد

مضمون نعت کی کہین صورت نما سی ہو
دلکو سرور آنکھون کو بھی روشنائی ہو

مدح ہلال اوج نبوت بیان کرون
تیغ زبان تیز کا جوہر عیان کرون
رنگینی سخن سے باغ دل سامعان کرون
بلبل کیطرح اپنی زبان گلفشان کرون

فکر بلند حق نے وہ کی ہے عطا مجھے
مضمون دور دیتی ہے نزدیک لا مجھے

لکھتا ہون اب مین اب مین معجزۂ سید البشر
ہین حضرت انس جو صحابی بزرگتر
مہمان کوئی شخص تھا اُنکے مکان پر
کرتا ہے اسطرح وہ بیان مرد خوش سیر

بعد از طعام کے انس نیک نام نے
اصحاب پاک حضرت خیر الانام نے

کپڑا تھا جو کہ خوان کے نیچے بچھا ہوا
داغون سے شوربے کے وہ تھا زرد ہو گیا
حضرت انس نے دیکھکے لونڈی سے یہہ کہا
اس کپڑے کو تنور مین تو جاکے ڈال آ

اُٹھی وہ بیٹھی تھی جو انس کے حضور مین
کپڑے کو جاکے ڈال دیا اُس تنور مین

پھر بعد اک گھڑی کے نکالا تنور سے
دیکھا تو پاک و صاف ہے مانند کپڑا نکے
سب لوگ حال دیکھہ یہہ حیران ہو گئے
پوچھا تو یون کہا انس پاک ذات نے

پونچھے ہین اس ہاتھہ رسول کبار نے
اسواسطے جلایا نہین اسکو نار نے

تھا داغ ح
خور

بوئے مشکِ چین اڑائی یارسول ؐ
قدرِ عنبر کی گھٹائی یارسول ؐ

آپ ہین شمس الضحیٰ عالی مقام
ہین بہ برجِ شرف اور نیکنام
مہر اپنی کیجیئے مجھ پر مدام
مین تمھارا ہون غلامانِ غلام

مجھکو شاہی سے خوش آئی یارسول ؐ
آپ کے در کی گدائی یارسول ؐ

جب لبِ معجز بیان وا ہو گئے
استخوان مردون کے گویا ہو گئے
دیکھ کر حیران مسیحا ہو گئے
کیسے کیسے کور بینا ہو گئے

تیری خاکِ پا لگائی یارسول ؐ
روشنی آنکھون مین آئی یارسول ؐ

آپ کا کب وصف ہم سے ہو سکے
جب ثنا خود خالقِ اکبر کرے
آپ ہین ماہِ مبین ہم آپ سے
نورِ ایمان پائے ظلمت سے بچے

راہِ حق تم نے دکھائی یارسول ؐ
راہ باطل کی چھڑائی یارسول ؐ

آپ کا خادم بہت ناچار ہے
زندگی سے یہہ وفا بیزار ہے
لیجئے جلدی خبر بیمار ہے
وصل کی اسکو دوا درکار ہے

دل مین ہے دردِ جدائی یارسول ؐ
اسلیئے جان لب پہ آئی یارسول

ولہ

تاجدارِ ہل اتیٰ ہو یارسول ؐ
شاہِ اقلیمِ سخا ہو یارسول ؐ
مالکِ تختِ ولا ہو یارسول ؐ
اوجِ وحدت کے ہما ہو یارسول ؐ

رونق عرش خدا ہو یا رسولؐ

گلبن یٰسین کے تم ہو آبشار | مزرع طٰہٰ کے تم ہو سبزہ زار
گلشن لاتقنطوا کی ہو بہار | پردۂ اسریٰ کے تم ہو رازدار

مہر برج والضحیٰ ہو یا رسولؐ

نور افزائے کف موسیٰ ہو تم | روح بخش قالب عیسیٰ ہو تم
نوح کے طوفان کے رد فرما ہو تم | جود و بخشش میں خلیل آسا ہو تم

پیشوائے انبیا ہو یا رسولؐ

تم بہار روضۂ لاہوت ہو | تازگی بخش گل ملکوت ہو
نہر آب چشمۂ ناسوت ہو | عندلیب گلشن جبروت ہو

شمع بزم اولیا ہو یا رسولؐ

آپ کے رخ کی اگر دیکھے چمک | ایک ذرہ سی جو خورشید فلک
منہ چھپائے شرم سے بیشبہہ و شک | ماہ پھر کیا ہو مقابل یک بیک

مظہر نور خدا ہو یا رسولؐ

آپ کی حرمت سے یا احمدؐ نبی | داخل جنت ہوئے آدم صفی
آتش نمرود گلشن بن گئی | مشکل ابراہیمؑ کی آسان ہوئی

سب کے تم مشکل کشا ہو یا رسولؐ

مشکلوں میں اور کل آفات میں | بلکہ سب حالات و سب اوقات میں
قبر کی سختی میں اور سکرات میں | عاصیوں کو حشر کے عرصات میں

کون حامی تم سوا ہو یا رسولؐ

جبکہ ہو خورشید تابان حشر کا | خشک بے آبی سے ہو سب کا گلا
ہے یہی چشم و تمنائے وفا | صدقۂ آلؑ و اصحابؓ باصفا

جامِ کوثر کا عطا ہو یا رسولؐ

ولہ

تم ہو بیشک تازگیِ باغِ جنت یا رسولؐ — تم سے ہین شاداب گلزارِ شفاعت یا رسولؐ
سبز ہی تم سے گلستانِ ہدایت یا رسولؐ — گلشنِ دین نے تمھین سے پائی نزہت یا رسولؐ

تم ہو دریائے کرم اور ابرِ رحمت یا رسولؐ

تم ہو ختم المرسلین غمخوارِ امت یا رسولؐ — ہی تمھاری ذات سے ہر دلکو فرحت یا رسولؐ
تم ہو نورِ کبریا ماہِ نبوت یا رسولؐ — ہی تمھین سے بزمِ دینِ حق کی زینت یا رسولؐ

ہو تمھین شمعِ شبستانِ رسالت یا رسولؐ

مظہرِ نورِ خدا ہی تیری ذاتِ باشرف — تو نے جو پایا کسی نے وُہ کہان پایا شرف
تجھسے پایا حضرتِ آدم سے تا عیسیٰ شرف — ہو گئے حیران مہ و خور دیکھکر تیرا شرف

تو ہی بیشک آفتابِ اوجِ وحدت یا رسولؐ

آفتاب و ماہ تابان ہین تمھارے نور سے — انجم و اختر درخشان ہین تمھارے نور سے
منکشف اسرارِ پنہان ہین تمھارے نور سے — خلق انسان حور و غلمان ہین تمھارے نور سے

تم ہو بیشک باعثِ ایجادِ خلقت یا رسولؐ

نور سے ہی تیرے آب و تاب روے ماہ مین — داغِ الفت ہی ترا اسیرِ دلِ آگاہ مین
یوسفِ مصری سے تو افزون ہے عزوجاہ مین — کیون نہون مثلِ زلیخا غرق تیری چاہ مین

بندگانِ خلقتِ خلاقِ خلقت یا رسولؐ

کفر توڑا زورِ معجز نے ترے کفار کا — شرق سے تا غرب شہرہ ہی تیری تلوار کا
بند ہی دم سامنے تیرے ہر اک طرار کا — عیسیِ مریم بھی قایل ہی تیری گفتار کا

کیونکہ تو ہی شاہ اقلیمِ کرامت یا رسولؐ

اے شہنشاہِ دو عالم اے نبیِ بحر و بر — ہین ترے ممنون احسان سب ملک جن و بشر

جانتے ہیں تجھ کو اپنا پیشوا و رہبر　　سب سلاطینِ زمان اور خسرو و جمشید و فر

دیکھ کر حیران ہیں تیری شان و شوکت یا رسولؐ

تم ابو الارواح ہو اور صاحب امّ الکتاب　　ابن آدم سب تمھاری ذات سے ہیں فیضیاب
نور اقدس سے تمھارے ہے منور آفتاب　　تم سلیمانِ زمان ہو سرورِ عالی جناب

انس کیا جنوں نے کی ہے تم سے بیعت یا رسولؐ

عاصیوں پر ہے تیری عینِ عطا شاہِ انام　　تو ہی اپنی مہر سے پلوائیگا کوثر کا جام
ہوگی روزِ حشر دوزخ سے رہائی لاکلام　　باغِ فردوسِ بریں میں پائینگے عالی مقام

تیرے صدقے سے گنہگارانِ امت یا رسولؐ

عاشق و شیدا ہیں تیرے ہم جو اے جانِ جہان　　اسمِ اعظم کو تیرے رکھتے ہیں اپنا حرزِ جان
ہے منقش خانۂ دل نقش الفت سے یہان　　سورۂ اخلاص ہے اسواسطے وردِ زبان

ہے ہمیں حد سے سوا تیری محبت یا رسولؐ

شامت جرم و خطا سے ہوں سیہ رو مثل خال　　دل پریشان سر بہ سجدہ ہے گناہوں کا وبال
مثل شانہ ہے جگر صد چاک اور آشفتہ حال　　بہرِ اہلِ بیت و از بہرِ صحاب باکمال

ہو کہیں اس غم سے میرے دل کو فرحت یا رسولؐ

روضۂ اقدس شہ ابرار دکھلادو مجھے　　منتظر ہوں میں یہہ گلزار دکھلادو مجھے
ہر طرح سے روئے پُر انوار دکھلادو مجھے　　میں بہت مشتاق ہوں دیدار دکھلادو مجھے

کیجئے اب جلد یہہ دولت عنایت یا رسولؐ

آپ ہیں شمعِ ہدا اور نورِ خلاق جہان　　کردیا ہے آپ نے ظلمت کو بے نام و نشان
آرزوئے دل یہی ہے ہر گھڑی اور ہر زمان　　آپ کی مدح و ثنا کرتی رہے میری زبان

ہو اُسے اس کام سے اکدم نہ فرصت یا رسولؐ

کیا کہیں ہوگا بڑا ہی تہلکہ محشر کے روز　　خون دل دہشت سے ہوگا خلق کا محشر کے روز

ہونگے لرزاں انبیا و اولیا محشر کے روز ۔ جب سوا نیزہ پہ خورشید آئیگا محشر کے روز

ہم پہ کرنا اُسگھڑی ظلِ عنایت یارسولؐ

دونوں عالم میں نہیں ملجا و ماویٰ تم سوا ۔ آپ ہی کی یاد میں مصروف رہتا ہے سدا

آپکو سمجھا ہے اپنا رہنما و پیشوا ۔ ہے دل و جان سے وفائے بینوا تم پر فدا

روزِ محشر اُس کی بھی کرنا شفاعت یارسولؐ

ولہ

احمدِ بے میم ہو تم سب کے سرور یارسولؐ ۔ آسمانِ احدیت کے مہرِ انور یارسولؐ

تاجدارانِ جہان کے تم ہو افسر یارسولؐ ۔ بالیقین بحرِ رسالت کے ہو گوہر یارسولؐ

تم شفیع المذنبین ہو سب کے رہبر یارسولؐ

حضرتِ صدیق اول ہیں تمہارے یارِ غار ۔ بعد ہیں فاروق و ذی النورین و حیدر نامدار

خیر امہ شان میں فرمایا اُنکی کردگار ۔ گلشنِ دین نے انھیں سے تازہ پائی ہے بہار

تم ہو بیشک ماہِ کامل وہ ہیں اختر یارسول

آفتابِ دینِ حق دنیا میں جب روشن ہوا ۔ کفر کی ظلمت ہوئی باطل اجالا ہو گیا

بجھ گیا آتشکدہ اور محلِ کسریٰ گر پڑا ۔ بنگیا دشتِ سماوی گلشنِ شاداب سا

تم رسالت کے چمن کے ہو گلِ تر یارسولؐ

جب دعا کی حق سے تم نے یارسولِ کردگار ۔ نہر انگشتِ مبارک سے جو نکلی ایکبار

سیر آٹے سے ہوئے سیر آدمی ستّر ہزار ۔ ہو گئے سیراب حیوان اور انسان بیشمار

معجزے یہہ آپ کے ظاہر ہیں سب پر یارسولؐ

دینِ حق سے تمنے سارا کفر باطل کر دیا ۔ کعبۃ اللہ سے بتونکو آپنے خارج کیا

جز تمہارے کسکے سر پر ابر کا سایہ ہوا ۔ تمسے ہی مہرِ سپہرِ دین نے پائی ہے ضیا

کر دیا ذرہ کو تم نے مہرِ انور یارسولؐ

معجزے سے تم نے لاکھون مردونکو زندہ کیا | اور ہزارون کورِ مادرزاد کو بینا کیا
لشکرِ کفار مشتِ خاک سے اندھا کیا | اور گروہِ لنج تمنے بے دوا اچھا کیا

ہی مسیحائی جہان مین ختم تم پر یارسولؐ

آرزو دل مین یہی ہی یا شہِ خیر الامم | سرمہ اپنے دیدہ جانکا کرون خاکِ قدم
خواہشِ اکسیر ہی نی دولتِ دنیا کا غم | ہر گھڑی ہر وقت ہر ساعت تمہارے دمبدم

مثلِ پروانہ فدا ہون شمعِ رخ پر یارسولؐ

تجھسے کیا ہوگی ادا مدحِ رسولِ ذوالکرام | ذرے سے ہوتا نہین خورشید کا وصفِ اختتام
لوحِ دل پر نقش رکھہ انکی محبت کا مدام | مشکلین آسان ہوجاوین گین تیری لاکلام

ہر گھڑی وردِ زبان اپنا کیا کر یارسولؐ

وله

آپ ہین لاریب زیبِ عرشِ اعظم یارسولؐ | آپ ہین بیشبہہ فخرِ جنّ و آدم یارسولؐ
انبیا رتبے مین سب ہین آپ سے کم یارسولؐ | ہین زیادہ آپ سب سے اور اکرم یارسولؐ

مدح خوان ہی آپکا خلاقِ عالم یارسولؐ

تازگی ہی دلکو آنکھونکو تمھارے نام سے | جان اگر غمگین ہو خوش ہو تمھارے نام سے
گلشنِ تکوین نے پائی بو تمھارے نام سے | ہی بزرگی دین و ایمان کو تمھارے نام سے

آپکا ہی اسم سب اسمون سے اعظم یارسولؐ

تم ہو بیشک گوہرِ یکتائے بحرِ مکرمت | حق نے بخشی ہی تمھین یا شاہ عالی منزلت
آپ ہین ساقیِ کوثر اور رفیع المرتبت | ہون پیاسا شربتِ دیدار کیجے مرحمت

ہون بہت مغموم کیجے مجھکو خورم یارسولؐ

اک نظر دیکھا جو رعبِ احمدِ مختار کو | کانپ اٹھی گاو زمین ہی زلزلہ کہسار کو
بھولا جلادِ فلک بھی کھینچنا تلوار کو | دیکھہ پایا آپ کے جو ابروے خمدار کو

ماہِ نو ہی صورتِ چرخِ کہن خم یا رسولؐ

نور ہی جو آپ مین وہ نورِ یوسف مین کہان
ہین تمھارے حسن سے حیران حسینانِ جہان
وہ ہی ذرّہ اور تم ہو رشکِ مہرِ آسمان
روئے رنگین پر پسینہ آپ کے ہی یون عیان

گل کے منھ پر جسطرح قطرات شبنم یا رسولؐ

کیجئے الطاف مجھپر اے نبیِ بحر و بر
مثلِ غنچہ تنگدل رہتا ہون مین آٹھون پہر
آ بنی ہے اب غمِ فرقت سے میری جان پر
ہی تصوّرِ روضۂ پُر نور کا شام و سحر

روز و شب ہون اس الم سے چشم پُر نم یا رسولؐ

آپ شاہِ انبیا ہین یا حبیبِ ایزدی
عرض ہی تمسے وفائے پا شکستہ کی یہی
اہلِ عصیان کے ہین سر پر آپ ابرِ رحمتی
مین ہون عاصی دستگیری کیجیے اس عبد کی

شعلہ زن ہو جسگھڑی نارِ جہنم یا رسولؐ

وله

بمعجزۂ بیہودہ کہ زن گردیدہ بود

آج مجھپر کرم سیدِ ابرار ہوا
مشکلین حل ہوئین مسرور دلِ زار ہوا
بختِ خوابیدہ مرا طالعِ بیدار ہوا
چہرۂ شاہدِ مقصود نمودار ہوا

گل مضامین ہین مرے فکر ہی گلزار مری
شہرۂ عام ہی رنگینیِ گفتار مری

باغ باغ آج خوشی سے ہے طبیعت اپنی
گلِ مضمون نے وہ دکھلائی ہی رنگت اپنی
فکرِ رنگین سے عجب مہکی ہی نکہت اپنی
بھولا ہی بلبلِ شیراز فصاحت اپنی

حرف گل صفحۂ رنگین ہی گلستان اپنا
کلک ہے غیرتِ شاخِ گلِ بستان اپنا

کی ہی مضمونکی یہان نقش و نگاری مین نے
کھینچی ہین شکلِ مضامین وہ پیاری مین نے
صنعتین فکر کی دکھلائی ہین ساری مین نے
کر دیا مانی و بہزاد کو عاری مین نے

صورتِ آئینہ جو دیکھینگے حیران ہونگے
جن کو یکتائی کا دعوی ہی پشیمان ہونگے

عندلیبِ چمنستانِ معانی ہون مین
شمعِ پُرنورِ شبستانِ معانی ہون مین

رونق افزائے گلستانِ معانی ہون مین
سب یہ روشن ہی کہ سلطانِ معانی ہون مین

کشورِ نظم یہ قبضہ ہی سراسر میرا
تابعِ حکم ہی ہر ایک سخنور میرا

مین ہون مداحِ نبیؐ کیون نہو عزت میری
صاف ہو آئینہ سان کیون نہ طبیعت میری

اہلِ دل کیون نہ کرین خلق مین حرمت میری
کہ مدح گو ہین شہنشاہِ نبوتؐ میری

اُنکے الطاف سے مضمون ہی یہ سوجا مجھکو
ورنہ مطلق نہ سلیقہ تھا سخن کا مجھکو

ہر سرِ موئے تنِ زار میرا گر ہو زبان
نورِ حقِ احمدِ بےمیم ہی وہ شاہِ جہان

تو بھی ہو مدح نہ اُس شمعِ ہدایت کی بیان
اُسکا مداح ہی قرآن مین خداوندِ زمان

چاہے گر شان سے اُسکی کوئی ماہر ہو جائے
گر کرے عینِ عرب دُور تو ظاہر ہو جائے

وہ ہی عالی نسبی صاحبِ معراج ہی وہ
سب یہ ظاہر ہی کسی کا نہین محتاج ہی وہ

دین و دنیا کا وہ سلطان ہی سرتاج ہی وہ
رحمتِ حق کا بڑا قلزمِ مواج ہی وہ

شافعِ جرم و خطا ہی وہ رسولِ حق ہی
اُسکی جو بات ہی بیشبہہ قبولِ حق ہی

لامکان پر شبِ معراج بلایا اُسکو
کلمۂ ظاہر و باطن بھی سنایا اُسکو

حق نے سب قدرت و رمز اپنا دکھایا اُسکو
شاہِ اقلیمِ شفاعت کا بنایا اُسکو

قابَ قوسین اِک ادنیٰ سا مقام اُسکا ہے

عرش کہتے ہین جسے زینہ بام اسکا ہی

احمد و حامد و محمود و محمد ہی وہ
خاص نور احدی ہی سرمدی ہی وہ
اشرف و اکرم و اکمل بشہ امجد ہی وہ
اسکی معراج مین شک جسکو ہی مرتد ہی وہ

اسکی معراج کو سچ جانا وہ صدیق ہوا
جھوٹھ جو سمجھا سو وہ کاذب و زندیق ہوا

جبکہ ہو آئے وہ معراج سے شاہ عالی
کیفیت آپ پہ معراج مین جو گذری تھی
صبح کی پڑھکے نماز آپنے با فرط خوشی
بزم اصحاب مین حضرت نے بیان وہ سب کی

سنکے صدقت کہا حضرت صدیق نے تب
جب سے صدیق ہی مشہور جہان انکا لقب

دوسرے کافر و بوجہل وہان حاضر تھے
کاذب و ملحد و زندیق خطاب انکو ملے
سنکے اثبات کو کذبت وہ ملعون بولے
اب جو معراج کی صدیق سی تصدیق کرے

سچ ہی لاریب وہ صدیقون مین داخل ہوگا
رتبہ بیشک اسے صدیقونکا حاصل ہوگا

ایک نادان یہودی بھی وہان حاضر تھا
اور اس بزم سے اٹھ کر سوئے بازار گیا
سنکے حال شب معراج وہ جھوٹھا بولا
مول لی ماہی زندہ ہوا راہی گھر کا

بولا عورت سے پکا اسکو مین اب جاتا ہون
غسل کرکے ابھی دریا سے پلٹ آتا ہون

الغرض جانب دریا وہ یہودی جو گیا
پھر نہانے کے لئے پانی کے اندر اترا
سب لباس اپنا اتارا اور کنارے پہ رکھا
غوطہ اک ایسا لگایا کہ وہ تہ مین پہنچا

جسگھڑی آب سے سر اپنا نکالا اسنے
ماجرا ایک عجب طرح کا دیکھا اسنے

نہ تو وہ شہر نہ دریا ہی نہ کپڑونکا نشان
نام بالکل نہین کپڑیکا بدن ہی عریان

خود کو دیکھا تو ہی ہمشکل زنِ خوب جوان
تب تو ہیہات کیا منہہ پہ ہوا دستِ زنان

آبرو کا اُسے اسوقت بہت پاس آیا
آبرو پیرو ہین اسکو نکار وان اُسنے کیا

شرمگہ تب وہان سے اسوقت چھپائی اُسنے
ناگہان ایک سوار آیا نظر کی اُسنے

اور اک جھاڑ کے پہلو مین پنہ لی اُسنے
زنِ خوشرو یہہ یہودی کو جو پائی اُسنے

وان سے گھر لایا وہ تب گھوڑے پہ بٹھلا اِسکو
قصہ کوتاہ وہ پھر عقد مین لایا اِسکو

الغرض سات برس کا اِسے عرصہ گذرا
تین فرزند تولد ہوئے اِس سے اُس جا

خانہ داری مین یہہ اُس شخص کی مصروف رہا
ایکدن پھر لب دریا یہہ نہانیکو گیا

عورتین اِسکے جو ہمراہ وہان آئی تھین
یہہ بھی اور وہ بھی بہم غسل مین مشغول ہوئین

مار کر غوطہ یہودی نے اٹھایا سر جو
وہی دریا وہ لباس اپنا جو دیکھا تب تو

ننگیا مرد اُسی جائے پہ پایا خود کو
پہنکر کپڑون کو اپنے وہ بہت حیران ہو

وان سے پھر حالتِ سکتہ مین وہ گھر کو آیا
اپنے احوالِ گذشتہ سے بہت گھبرایا

دی بھی بازار سے عورت کو جو لاکر مچھلی
کام اُس زن نے جو تھا ہاتھ مین کرنی ہی تہی

وہ تڑپتی ہی ابھی جان ہی اُسمین باقی
بولا بی بی سے کہ مچھلی ابھی تیار نہ کی

اُسکی زوجہ نے کہا ہوش مین آجاؤ ذرا
نشہ تو پیکے نہین آئے ہوا کھاؤ ذرا

مچھلی تو لاکے اجی تمنے ابھی دی ہی مجھے
ابتلک جان بھی نہین نکلی ہی اُسکے تن سے

اور کہتے ہو کہ کیون دیر لگائی تو نے
کہین مچھلی بھی بھلا ایک دقیقے مین پکے

سنکے اس بات کو احوالِ گذشتہ اپنا
اپنی جورو سے یہودی وہ بیان کرنے لگا

سنکے بولی وہ نشے کا ہی تمھین اور ابھی
سو رہو تمکو نشے کے ہی سبب بیخبری

بات یہہ سنکے یہودی ہو وہان سے راہی
آیا دربارِ گہِ سرورِ عالی نسبی

دیکھتا کیا ہی وہی بزم وہی چرچا ہی
وہی حالِ شبِ معراج بیان ہوتا ہی

تب تو یہہ دیکھکے حیران یہودی وہ ہوا
منفعل ہوکے بہت دلمین وہ یہہ کہنے لگا

مین نے جو مخبرِ صادق کو کہا تھا جھوٹھا
اِس سبب سے یہہ سب احوال میرے پر گذرا

دست بستہ ہوا پھر پیشِ رسولِ عربی
اور جو گذری تھی حقیقت وہ بیان وار کہی

اور کہا سچے پیمبر ہو تم اے شاہِ زمان
جھوٹھ کچھ اسمین نہین ہی تمتہ مین لایا ایمان

کیجئے مجھکو مسلمان رسولِ ذیشان
مین نے کی بے ادبی بخشئے میرے عصیان

شک جو معراج مین مین آپ کی لایا شہِ دین
ملگئی اُسکی مجھے سخت سزا یا شہِ دین

سنکے اسبات کو اصحاب و تمامی حضار
شکر یہ کرکے ادا سب نے کہا یون ایکبار

خاص اعجاز یہہ ہی آپکا شاہِ ابرار
اور کے واسطے ہوگا نہ ہوا ہی زنہار

آخرِ کار یہودی وہ مسلمان ہوا
پر جہالت سے نہ بوجہل پشیمان ہوا

ہین کدھر منکرِ معراج بلاؤ اُنکو
خوابِ غفلت مین اگر ہون تو جگاؤ اُنکو

شانِ احمد کی بیان کرکے دکھاؤ اُنکو
اور اُس شہ کا یہہ اعجاز سناؤ اُنکو

تا کہ حضرت کے وہ سب تابعِ فرمان ہو جائین
دینِ اسلام مین آجائین مسلمان ہو جائین

ای وفاسرورِ کونین پہ اب پڑھ صلوات
ہین وہ سلطانِ رسل سیدِ عالی درجات
رکھ نظر اُنکے کرم پر کہ تیری ہوگی نجات
اُنکے باعث سے ہی ایجاد یہہ کل موجودات

اِک نظر جسپہ وہ سالارِ زمان کرتے ہین
گر گدا ہو تو اُسے شاہِ جہان کرتے ہین

تضمین

نورِ حق ہی نور اُس سلطانِ عالی جاہ کا
شمعِ بزمِ لم یزل ہی رخ وہ شاہنشاہ کا
آفتاب اِک ذرہ ہی اُسکی تجلی گاہ کا
کیون نہ دل ہو جائے پروانہ چراغِ ماہ کا

حسن یوسف سے فزونتر ہی رسول اللہ کا
ہی وہ نورِ چشم یعقوب اور یہہ نور اللہ کا

باغِ عالم مین ہین جو غنچہ دہان و گلرخان
جاہِ الفت مین ہین اُنکے غرق بی وہم و گمان
ہین بدل حسنِ رسولِ پاک کے سب مدح خوان
یہہ عیان ہی ای عزیزو اس کا کیا کیجے بیان

حسن یوسف سے فزونتر ہی رسول اللہ کا
ہی وہ نورِ چشم یعقوب اور یہہ نور اللہ کا

مشتری ہی مہر تیرے حسن کا آٹھون پہر
تو وہ ہی نورِ خدا ای پاک ہو کر جلوہ گر
چشم انجم مین ہی تیرا نور ای رشکِ قمر
مثل موسی بالیقین بیخود ہُون لاکھون دیکھکر

حسن یوسف سے فزونتر ہی رسول اللہ کا
ہی وہ نورِ چشم یعقوب اور یہہ نور اللہ کا

آپ کے اعجاز سے ہندو مسلمان ہو گئے
روئے رنگین سے خجل گلہائے بستان ہو گئے
بید خوانی چھوڑ کر مشغولِ قرآن ہو گئے
بلبلِ لہائے عالم دیکھ قربان ہو گئے

حسن یوسف سے فزون تر ہی رسول اللہ کا
ہی وہ نورِ چشمِ یعقوب اور یہہ نور اللہ کا

قفلِ بابِ معرفت کے آپ ہی مفتاح ہو
نور ہو اللہ کے اور فالق الاصباح ہو
بو البشر آدم جو ہی تو تم ابو الارواح ہو
ابنِ آدم کیون نہ ہر اک اب بھلا مداح ہو

حسن یوسف سے فزون تر ہی رسول اللہ کا
ہی وہ نورِ چشمِ یعقوب اور یہہ نور اللہ کا

قبلۂ ارباب ایمان تو ہی اے شاہِ جہان
سر جھکاتے ہین درِ دولت پہ تیرے انس و جان
ہین زمینِ روضۂ انور پہ صدقے آسمان
ہین بلا گردان مہ و خورشید و انجم ہر زمان

حسن یوسف سے فزون تر ہی رسول اللہ کا
ہی وہ نورِ چشمِ یعقوب اور یہہ نور اللہ کا

مین ہون عاصی بس یہہ رکھتا ہون تمنا آپ سے
حشر مین نارِ جہنم سے بچا لینا مجھے
تم شفیعِ جرم ہو مختار ہو کونین کے
بندۂ عاجز وفا مدح و ثنا کیا لکھ سکے

حسن یوسف سے فزون تر ہی رسول اللہ کا
ہی وہ نورِ چشمِ یعقوب اور یہہ نور اللہ کا

ولہ

تمنا ہی کہ دیدارِ حبیبِ ربِ اکبر ہو
کبھی تو اوج پر یا رب میرے طالع کا اختر ہو
پڑا ہون خاکِ ذلت پر مدد اے چرخِ اخضر ہو
زیارت روضۂ پُر نور کی جلدی میسر ہو

چراغِ خانۂ امید گل ہی اب منور ہو

اگرچہ ہاتھ آجائے تیری خاکِ درِ دولت
ہوس جو کیمیا کی پھر رکھے تو اسپہ ہی لعنت
منور اُسکے جلوے سے ہوئے ہین دیدۂ خلقت
حقیقت کھلگئی ہی معرفت کی اُس سے بیدقت

فلک سے کیون نہ پھر اُس خاک کا رتبہ فزون تر ہو

امام دین شہنشاہِ دو عالم ہادی و رہبر — چراغِ راہِ حق نورِ خدا رشکِ مہِ انور
مراتب میں تمامی انبیا سے افضل و برتر — تمھاری مہربانی ہے تمامی اہلِ عصیاں پر
کہ تم ساقیِ کوثر ہو شفیعِ روزِ محشر ہو

تیری شمعِ ہدایت نے کئے تاریک دل روشن — ہوا آباد تیرے ہی کرم سے دین کا گلشن
شفاعت کا ترے ہی تن پہ ٹھیک آیا ہے پیراہن — بچے وہ آتشِ دوزخ سے پکڑے جو ترا دامن
ترے الطاف سے بیشک اسے جنت میسر ہو

طریقت حق کی دکھلائی تمھاری ہی شریعت نے — گئے باطل سبھی ادیان سابق تیری ملت نے
ہوا تو رہنما تب راہ سیدھی پائی خلقت نے — ترے جود و عطا سے خوب پایا فیض امت نے
ادا کس سے ترے احسان کا شکر ای دو نیکے سرور ہو

ثنائے لب نہ کرتے گر تیری وردِ زباں غنچے — تو گل ہوکر کبھی یہ رنگ و بو ہرگز نہیں پاتے
تو وہ گل ہے کہ تجھ پر ہیں ہزاروں بلبلیں صدقے — رخِ گلگوں تو کیا تیرا کفِ رنگیں اگر دیکھے
گلستانِ ارم میں خشک خجلت سے گلِ تر ہو

اگرچہ غرقِ بحرِ جرم و عصیاں میں ہوا ہوں میں — شفیع المذنبیں لاریب تجھ کو جانتا ہوں میں
یہہ میری مدح کر مقبول اپنا چاہتا ہوں میں — ترا اک بندۂ عاصی و فائے بینوا ہوں میں
مرے بھی حال پر اے شاہِ شاہاں رحم گستر ہو

ولہ

اے مومنو وہ رفعتِ شانِ رسولؐ ہے — جو لامکاں ہے وہ مکانِ رسولؐ ہے
کونین زیرِ حکمِ زو ا نِ رسولؐ ہے — قاصر زباں ہے طولِ بیانِ رسولؐ ہے
جو مصطفیٰ کی شان ہے کسی کی وہ شان ہے نہیں
ان کے سوائے خاتمِ پیغمبراں نہیں

ان سے بلند مرتبۂ انبیا ہوا — نورِ خدا کلیم کو جلوہ نما ہوا

یوسف کو مین سے اِنکے سبب سے رہا ہوا   اِنکا کرم ہر ایک کا مشکل کشا ہوا

ایوبؑ کے بلا مین مددگار یہہ ہوئے
الیاسؑ و خضرؑ سب کے طرفدار یہہ ہوئے

بخشی ہی حق نے اِنکو دو عالم کی سروری   سب بہتران خلق پہ ہے اِن کو بہتری
ہے انکا مرتبہ مین اِن کو سلیمان سے برتری   کیونکر مطیع حکم نہون دیو اور پری

انگشتری دینِ متین کے نگین ہین یہہ
ہین خاتم النبیّ و خدا کے امین ہین یہہ

یہہ منبع عطا ہین شہ بے نظیر ہین   یہہ مرجعِ گدا و امیر و وزیر ہین
ہم پاشکستگون کے یہی دستگیر ہین   دیندار و کافرونکو بشیر و نذیر ہین

یہہ شاہِ بت شکن ہین رسول خدا ہین یہہ
سلطانِ دین ہین کعبۂ اہل صفا ہین یہہ

احمد نبی نے دین کو گلزار کر دیا   اسلام کا چراغ پر انوار کر دیا
قصرِ ظلامِ کفر کو مسمار کر دیا   شیطان کے مکر و زور کو فی النار کر دیا

ہم کو بچایا آفت نار جحیم سے
رکھا امان مین حق کے عذاب الیم سے

فخرِ زمان شفیعِ اُمم سید البشر   سب چیز سے تھے پاک و منزہ زیادہ تر
کرتے تھے جسجگہہ سے وہ سالارِ دین گذر   رہتا تھا بوئے عطر کا دس دن وہان اثر

خوشبو جو مصطفےٰ کے مبارک بدن مین تھی
عنبر مین تھی وہ بو نہ وہ مشک ختن مین تھی

مثلِ جرس فراق مین نالان ہون رات دن   غم سے بسانِ زلف پریشان ہون رات دن
تصویر آئینہ سا مین حیران ہون رات دن   مشتاقِ روئے شاہ رسولان ہون رات دن

رویا ہون ایسا ہجرِ رسولِ کبار مین
اشکون کا نام بھی نہ رہا چشمِ زار مین

احمد فلک جناب کا مین خاکسار ہون | داغون سے عشق کے صفتِ لالہ زار ہون
مانندِ برق ہجر مین مین بیقرار ہون | گریان مثالِ ابر کے لیل و نہار ہون

میری وفا یہہ عرض ہے جلدی وصال ہو
فرقت کا دورِ دل سے یہہ رنج و ملال ہو

ولہ

روئے احمد کی ثنا کرتے ہین | مرأتِ دل کی جلا کرتے ہین
اُن پہ ہم جان فدا کرتے ہین | نہین بے جا یہہ بجا کرتے ہین

بند ۲

سروِ گلزارِ ہدایت ہین نبیؐ | رنگ روئے گلِ رحمت ہین نبیؐ
ابرِ نیسانِ عنایت ہین نبیؐ | سب پہ الطاف کیا کرتے ہین

بند ۳

ہین وہ یکتائے زمان فخرِ بشر | دوسرا اُنسا نہین پیغمبرؐ
وہی بیشک ہین شفیعِ محشر | سب کی وہ عفوِ خطا کرتے ہین

بند ۴

ہے نبیؐ سے ہی بنائے عالم | ہین نبیؐ راہ نمائے عالم
ہین نبیؐ عقدہ کشائے عالم | مشکل آسان کیا کرتے ہین

بند ۵

جنکے دل مین ہے محمدؐ کی چاہ | واسطے اُن کے ہے دیدارِ الٰہ
اُنکے بخشے گا خدا سارے گناہ | نعتِ احمدؐ جو کیا کرتے ہین

بند ۶

دلِ مضطر ہے طپان صبح و مسا — روز و شب کرتے ہین ہم آہ و بکا
سوزشِ ہجر سے اے نورِ خدا — صورتِ شمع جلا کرتے ہین

بند ۷

ہم سمجھتے ہین ہمین حق کے امین — ہمنکو اسلئے روضے سب کے مقربین
حجرِ اسود کی طرح کعبۂ دین — سنگِ در چوم لیا کرتے ہین

بند ۸

آلؑ و اصحابِؓ نبیؐ ہین معصوم — چرخِ اوصاف کے بیشک ہین نجوم
اُنکے دشمن ہین ہمیشہ مغموم — دوست خوش اُنکے رہا کرتے ہین

بند ۹

لو خبر جلد شہِ نیک خصال — متغیر ہے وفا کا احوال
اب دکھا دیجئے للہ جمال — عین مشتاق رہا کرتے ہین

تضمین

درِ دریائے رحمت تو ہی بیشک منبعِ احسان — ترا ابرِ عنایت ہے محیطِ عالمِ امکان
بروزِ حشر تو ہی ہے ہمارا شافعِ عصیان — اگرچہ جوش زن ہے لاکھ اپنے جرم کا طوفان

چہ غم دیوارِ امت را کہ باشد چون تو پشتیبان
چہ باک از موجِ بحر آنرا کہ دارد نوح کشتیبان

کیا شاداب جب لاتقنطوا کے تو نے گلشن کو — ہوئی اُمید رحمت دوست کو لعنت کی دشمن کو
نہ چھوڑونگا کبھی اے شاہِ دین مین تیرے دامن کو — جلادے برقِ عصیان گر مرے نیکی کے خرمن کو

چہ غم دیوارِ امت را کہ باشد چون تو پشتیبان
چہ باک از موجِ بحر آنرا کہ دارد نوح کشتیبان

خدا نے سر پہ تیرے تاج رکھا ہی شفاعت کا
کیا ہی تجھ کو شاہنشاہ اقلیم نبوت کا
نگین دل پہ جن کے نقش ہی تیری محبت کا
شفا رِ قبر کا روزِ جزا کے رنج و آفت کا

چہ غم دیوارِ امت را کہ باشد چون تو پشتیبان
چہ باک از موجِ بحر آنرا کہ دارد نوح کشتیبان

گذر جب جسر ہو میرا ایل کے اوپر اِشہ والا
میری کر دستگیری ہوں میں عاجز اور شکستہ پا
بھروسا ہی مجھے تیرے ہی الطاف و عنایت کا
اگرچہ آتش دوزخ بہت ہی تیز تر شاہا

چہ غم دیوارِ امت را کہ باشد چون تو پشتیبان
چہ باک از موجِ بحر آنرا کہ دارد نوح کشتیبان

بہت حیران و سرگردان ہوں میں شاہا گناہوں سے
میرے سر پر ہی اِک بار گنہ ان کا سا گناہوں سے
نہیں معلوم ہو گا حال کیا میرا گناہوں سے
سیہ ہے نامۂ اعمال سب اپنا گناہوں سے

چہ غم دیوارِ امت را کہ باشد چون تو پشتیبان
چہ باک از موجِ بحر آنرا کہ دارد نوح کشتیبان

پذیرا عرض عاجز کی ہو یہ شاہِ خوش خصائل ہو
درِ اقدس کی تیرے خاکروبی مجھکو حاصل ہو
تمہارے نور سے روشن چراغِ خانۂ دل ہو
فلک توقیر ہو شمس الضحیٰ ہو عرش منزل ہو

چہ غم دیوارِ امت را کہ باشد چون تو پشتیبان
چہ باک از موجِ بحر آنرا کہ دارد نوح کشتیبان

تو بیشک احمدِ بے میم ہی محبوب یزدان ہی
تیرا ہر ایک عالم شاہِ دین ممنونِ احسان ہی
جو تو حامی وفا کا ہی تو وہ پھر کب پریشان ہی
اِدھر گو نفس دشمن ہی اُدھر بدخواہ شیطان ہی

چہ غم دیوارِ امت را کہ باشد چون تو پشتیبان
چہ باک از موجِ بحر آنرا کہ دارد نوح کشتیبان

ولہ

تم ہو بیشک ابرِ رحمت یا محمد مصطفیٰ ۔ گوہرِ بحرِ عنایت یا محمد مصطفیٰ
ہو گلِ باغِ شفاعت یا محمد مصطفیٰ ۔ مونس و غمخوارِ امّت یا محمد مصطفیٰ
آپ ہیں سب کی حمایت یا محمد مصطفیٰ

حسن مہر و ماہ حیران ہیں تمھارا دیکھکر ۔ منفعل آئینہ ہی روئے مصفا دیکھکر
بیسکڑوں غش ہیں تھیں یہان مثلِ موسیٰ دیکھکر ۔ کیا عجب ہے جلوۂ نورِ کفِ پا دیکھکر
ہو ید بیضا کو بیعت یا محمد مصطفیٰ

سب مسلمانونکے بیشک درجِ ایمان آپ ہیں ۔ اور اوجِ مکرمت کے ماہِ تابان آپ ہیں
مالکِ ہر دو سرا ہیں شاہِ شاہان آپ ہیں ۔ گوہرِ دریائے لطف و جود و احسان آپ ہیں
تم ہو سب پر حق کی رحمت یا محمد مصطفیٰ

خاکِ پا تیری جسے حاصل ذرا گر ہو گئی ۔ قدر اُسکی آسمان سے بھی فزونتر ہو گئی
جسپہ تیری مہربانی دینکے سرور ہو گئی ۔ منزل اُس ذرّہ کی مہر و مہ سے بڑھکر ہو گئی
آپ کی دیکھی جو طلعت یا محمد مصطفیٰ

کیجئے الطاف مجھپر اے رسولِ نیکنام ۔ مثلِ غنچہ تنگدل ہوں رنجِ دنیا سے مدام
تم ہو بیشک رحمتِ حق اور شہنشاہِ انام ۔ آپ سے ہی رنگ و بو گلہائے لذت کو تمام
ہو بہارِ باغِ وحدت یا محمد مصطفیٰ

یا الٰہی دے محبت آلؑ اور اصحابؓ کی ۔ بخشتی ہی روشنی ایمان کو بیشک یہی
ہی وہ مردودِ دو عالم اور ملعون و شقی ۔ جو رکھے اِن نیکنامون سے ذرا دلمیں بدی
آپ کی یاد دے نہ رویت یا محمد مصطفیٰ

فرحت افزائے دلِ محزون ہی تیری ذاتِ پاک ۔ ہیں ہوں مضطر اور غمِ دوری سے ہوں اندوہناک
غنچہ سان وابستہ خاطر گلروش دامن سے چاک ۔ خاکسار و خستہ کو اپنے درِ دولت کی خاک
کیجئے جلدی عنایت یا محمد مصطفیٰ

لامکان کا تم سوا کوئی نہین مسند نشین   عرش زینہ ہی تمھارے بام کا یا شاہِ دین
حقتعالی نے کیا ہی آپ کو اپنا امین   آپ کے رتبے کی ہین بیشک انبیا و مرسلین
دیکھکر حیران ہین رفعت یا محمد مصطفیٰ

گر ہی عاصی پر محبِ آلِ احمدؐ ہی وفا   اور اصحابو نپہ بھی ہی یہہ دل و جان سے فدا
جائیگا جب دارِ فانی سے سوئے دار البقا   پیشوائی کے لئے آئیگا حورونکا پرا
آپ کی ہوگی شفاعت یا محمد مصطفیٰ

ولہ

تاب کیا ہی رخ کرے مہتاب سوئے مصطفیٰ   ذرہ ہی خورشیدِ انور روبروئے مصطفیٰ
سورۂ واللیل مین ہے وصفِ موئے مصطفیٰ   والضحیٰ مین ہے رقم توصیفِ روئے مصطفیٰ
ہے علیٰ خلقٍ عظیم وصفِ خوئے مصطفیٰ

حسنِ احمدؐ کو شرف جملہ حسینون پر ہوا   نور سے اُنکے رخِ ماہِ فلک انور ہوا
نام ظلمت کا جہان سے بے نشان یکسر ہوا   خاق عالم مین دو چندان رتبۂ عنبر ہوا
ہی یہہ سارا فیض زلفِ مشکبوئے مصطفیٰ

ہین رسول اللہ بیشک خاص محبوبِ خدا   جو رضا اُن کی وہی ہی حقتعالی کی رضا
اب یہہ سنلو گوشِ دل سے مومنان باصفا   برگزیدہ جو ہوا جانے خدائے پاک کا
دل کو رکھے ہر گھڑی مایل وہ سوئے مصطفیٰ

ہی خیالِ زلف و رخسارِ رسولِ کردگار   میری آنکھون مین ہی اور دلمین ز بس لیل و نہار
اسلئے اپنی نظر مین ہی ہر اک گل مثل خار   کیا کرین ہم دیکھکر گلشن مین نرگس کی بہار
دیدہ و دل لگ رہے ہین اپنے سوئے مصطفیٰ

دنگ ہی کیا مدحتِ محبوبِ ربانی کرے   توسنِ فکرِ رسا کیا گرم جولانی کرے
کیا بشر کا حوصلہ ہی جو ثنا خوانی کرے   آرزو رضوان کو بھی اُس جا کی دربانی کرے

کیونکہ ہے عزت دہِ فردوس کوئے مصطفیٰ

مہربان ہو جائے گروہ شاہِ افلاک و زمین ۔ مثلِ انجم چشمِ دل روشن ہون اشکین بہا
ہو غمِ دوری سے میرا دل نہ پھر اندوہگین ۔ شامِ غم صبحِ طرب ہو جائے اپنی بالیقین

گر خدائے مہر و مہ دکھلائے روئے مصطفیٰ

اِس مخمس کو پڑھا گلشن مین جا کر مین نے جب ۔ ہو گیا ہے چار سو اُس وقت اِک عالم عجب
کھل گئے صلِّ علیٰ کو غنچۂ گلشن کے لب ۔ بولے مرغانِ چمن بیساختہ یون سب کے سب

ہے وفا عندلیبِ مدح گوئے مصطفیٰ

۲۰۶۴۰

ولہ

بیشک ہین فخرِ جن و بشر مصطفیٰ نبیؐ ۔ ہین آسمانِ دین کے قمر مصطفیٰ نبیؐ
رکھتے ہین رازِ حق کی خبر مصطفیٰ نبیؐ ۔ اثمر ہی کے باغ کے ہین شجر مصطفیٰ نبیؐ

ہین خیرِ خلق و دافعِ شر مصطفیٰ نبیؐ

ہے نور اِنکا جلوہ نما آفتاب مین ۔ زہرہ مین اور مشتری و ماہتاب مین
مشہور نامِ پاک ہے کل شیخ و شاب مین ۔ اُن کی ثنا رقم ہے خدا کی کتاب مین

ہین باغِ وصف کے گلِ تر مصطفیٰ نبیؐ

اِنکے سبب سے کفر کی بستی اجڑ گئی ۔ بیخِ درختِ فسق و جہالت اُکھڑ گئی
دہشت نبیؐ کی ہر دلِ کاہن مین پڑ گئی ۔ شیخی منجمون کی سراسر بگڑ گئی

دینے لگے جو غیب خبر مصطفیٰ نبیؐ

حق نے بنائے ارض و سما اُنکے واسطے ۔ لولاک کا خطاب ہوا اُن کے واسطے
بخشیگا حق سبھونکی خطا انکے واسطے ۔ قرآن نزول حق نے کیا اِنکے واسطے

ہین بحرِ مکرمت کے گہر مصطفیٰ نبیؐ

گیسوئے پاک سرورِ دین مین تھا وہ اثر ۔ بیجا نہ اُن کو دھوکے اگرچہ کوئی بشر

سرسام و دردِ قلب و جگر اور دردِ سر … ہوتے تھے دور دم میں یہہ امراض سربسر
دریائے فیض سے کے تھے گوہر مصطفےٰ نبیؐ

غنچے کی طرح تنگ ہو دل غم سے ہو ملول … پر ہو شگفتگی اُسے گل کی روش حصول
درگاہِ کبریا میں دعا اسکی ہو قبول … اور ہوں خدائے پاک سے سو رحمتیں نزول
بھیجے ہی اک درود جو بر مصطفےٰ نبیؐ

ہیں سب گناہگاروں کی سلطانِ دین پناہ … بیشک ہیں ملکِ لطف و عنایت کے بادشاہ
خوفِ گنہ سے حال نہ کر ای وفا تباہ … اکدم میں ہوں معاف سبھی عمر کے گناہ
بخشش کی بک کریں جو نظر مصطفےٰ نبیؐ

ولہ

اعجازِ خرما

ہیں نورِ ربِّ کون و مکان مصطفیٰ نبیؐ … ہیں باعثِ بنائے جہان مصطفیٰ نبیؐ
ہیں واقفِ رموزِ نہان مصطفیٰ نبیؐ … عالم کے واسطے ہیں امان مصطفیٰ نبیؐ
ہیں فخرِ دین و فخرِ زمان مصطفیٰ نبیؐ

ہیں آفتابِ اوجِ سخا مصطفیٰ نبیؐ … ہیں کوکبِ سپہرِ عطا مصطفیٰ نبیؐ
ہیں تازگیِ باغِ وفا مصطفیٰ نبیؐ … نشوِ نمائے نخلِ ہدا مصطفیٰ نبیؐ
ہیں حاکمِ زمین و زمان مصطفیٰ نبیؐ

دخترِ بشیر سعد کی اک روز وقتِ شام … آئی بخدمتِ شہِ دین خسروِ انام
اک مشت اُسکے پاس تھے خرما سرخ فام … دیکر رسولِ پاک کو اور یہہ کیا کلام
کھاؤ اسے شفیعِ جہان مصطفیٰ نبیؐ

بلوائے بھیجکر شہِ اکرم نے اک سوار … قومِ عرب سے آدمی اسوقت سہ ہزار
کھلوایا اُن سبھوں کو وہ خرمائے خوشگوار … کھاکر ہوئے وہ سیر تو سب بولے ایکبار
بیشبہہ تم ہو فیض رسان مصطفیٰ نبیؐ

طاقت یہ ہے تمہارے سوا شاہِ دین کسے ۔ ہو سیر ایک قافلہ مشتِ کھجور سے
جتنی کھجور ہاتھ میں ہو اتنی ہی رہے ۔ یہ آپ ہی کو بخشے ہیں خالق نے معجزے

سچے ہو تم نبیِ زمان مصطفیٰؐ نبیؐ

بیشک بہارِ گلشنِ اعجاز ہیں یہی ۔ اِن کے کرم سے باغِ جہاں کی ہے تازگی
کیا غم ہے کشتِ دل کو اگر ہے فسردگی ۔ کر دینگے اے وفا وہ عنایات سے ہری

ہیں ابرِ لطف بہرِ جہاں مصطفیٰؐ نبیؐ

تضمین

شاہِ گل ہے گلشنِ طٰہٰ کا ایسا ہے توئی ۔ اور سلطان ہے ریاستگاہِ یٰس کا توئی
عرش پر جا کر خدا سے بات کر آیا توئی ۔ حق سے تاجِ رحمۃ للعالمین پایا توئی

یا رسول اللہ حبیبِ خالقِ یکتا توئی
برگزیدِ ذوالجلالِ پاکِ بے ہمتا توئی

احمدِ بے میم ہے تیرے سوا کس کی ذات ۔ نور سے تیرے بنائی حق نے سب یہ ذرّیات
روزِ محشر امتِ عاصی کی تجھ سے ہے نجات ۔ ہے بجا تجھ کو کہیں گر اے شہِ عالی صفات

نازنینِ حضرتِ حق صدرِ بدرِ کائنات
نورِ چشمِ انبیا چشم و چراغِ ما توئی

تو ہی ختم المرسلین برجِ شرف کا آفتاب ۔ آسمانِ لم یزل کا بالیقین ہے ماہتاب
باغِ سبحان الذی اسریٰ کا گل ہے انتخاب ۔ تیرے ہی ہمراہ اے بدر الدجیٰ گردون جناب

در شبِ معراج بودی جبرئیل اندر رکاب
پا نہادہ بر سرِ گنبدِ خضرا توئی

تجھ کو خالق نے کیا ہے سارے عالم میں پسند ۔ رتبۂ اعلیٰ ہے تیرا سب کے رتبوں سے بلند
جز تیرے کوئی نہیں حاجت روا ہے مستمند ۔ تجھ سے کچھ پنہاں نہیں ہے اپنا حالِ دردمند

یا رسول اللہ تو دانی امتانت عاجز اند
عاجزان را رہنما و پیشوائے ما توئی

کیا وفا لکھے ثنا تیری ہمائے خوش سیر
ہو درود اُس ذاتِ با برکات پر شام و سحر
ہو گیا عنقائے کلک اُسکا یہان بے بال و پر
جسکے ہین سارے ملایک مدح گو افلاک پر

شمس تبریزی چہ داند نعتِ پیغمبر ز بر
مصطفیٰ و مجتبیٰ و سیدِ اعلیٰ توئی

معجزۂ پیر ضعیفہ — **ولہ** — کہ از برکتِ اسم آنحضرت زندہ شد

قبلہ و کعبۂ اربابِ صفا ہی احمدؐ
مظہرِ سرِّ احد شمسِ ضحیٰ ہی احمدؐ
اشرفِ خلق ہی اور نورِ خدا ہی احمدؐ
بالیقین آئینۂ دل کی جلا ہی احمدؐ

سبکا سرتاج ہی اور خسروِ عالم ہی وہ
راحتِ رنج و الم عشرتِ کل غم ہی وہ

موردِ رحمتِ خلاق زمان ہی احمدؐ
مالکِ کوثر و تسنیم و جنان ہی احمدؐ
باعثِ تازگیِ باغِ جہان ہی احمدؐ
آفتِ نارِ جہنم کی امان ہی احمدؐ

اُسکے بن حشر کے دن کوئی مددگار نہین
پیشِ حق اور کسے طاقتِ گفتار نہین

بحرِ مواجِ عطا ابرِ کرم ہی احمدؐ
عزتِ کل عرب و جملہ عجم ہی احمدؐ
گوہرِ درجِ سخا نیک شیم ہی احمدؐ
فخرِ کونین ہی سالارِ امم ہی احمدؐ

زیبِ افلاک و زمین اُسکے سوا کوئی نہین
زینتِ عرشِ برین اُسکے سوا کوئی نہین

رحمتِ خالقِ خلقت ہین نبیِ اکرم
مطلعِ مہرِ نبوت ہین نبیِ اکرم
منبعِ لطف و عنایت ہین نبیِ اکرم
اخترِ برجِ کرامت ہین نبیِ اکرم

اُنکے رخسار کا گر نور درخشان ہو جائے
پردۂ ابر مین مہ رشک سے پنہان ہو جائے

ہی بلاشبہ وہ مقبولِ جنابِ یزدان | اسکے احسانِ فراوان کا ہی ممنون جہان
گوہرِ کانِ ترحم ہی وہ بیوہم و گمان | اسکے فرمان کے وہ عالم ہین مطیعِ فرمان

تابعِ حکم جو اُس کا ہی وہ ہی شاہِ جہان
گلشنِ دہر مین ہی خوار جو ہی نافرمان

سو سنو اُس کا مین اب کرتا ہون اعجاز بیان | گوشِ دل کیجئے اپنے متوجہ اِس آن
ایک بڑھیا کا پسر خوش قد و خوش رو جوان | تھا وہ انصار سے اور مر گیا رستے مین وہان

اسکی مان رو کے لگی کہنے کہ اے بارِ الٰہ
کر نہ اب مجھ کو پئے سرورِ دین خوار و تباہ

مین نبی کی ترے پیمبر کے طرف ہی ہجرت | اسلئے رنج سے چھوٹون مجھے ہووے راحت
یہہ تعجب نہی کہ پاوے مرا لڑکا رحلت | ہو برائے شہِ دین مجھ پہ نگاہِ شفقت

تا کہ فرزند یہہ مردہ مرا زندا ہو جائے
مجھ کو اِس بحرِ مصیبت سے کنارا ہو جائے

درگہِ حق مین پذیرا ہوئی بڑھیا کی دعا | برکتِ نامِ نبی سے ہوا زندہ لڑکا
اہلِ نظارہ ہوئے دیکھکے حیران اُس جا | اِس روایت کے جو راوی ہین انس اہلِ صفا

کہتے ہین آنکھ سے دیکھا ہی یہہ احوال تمام
ہم نے اُس لڑکے نے ساتھ ایک جگہہ کھایا طعام

کیا رسولِ عربی کے ہین مراتب یارو | جی اُٹھا نام کے لیتے ہی وہ مردہ دیکھو
سچ ہی جو شخص رکھے وردوہ اسمِ نیکو | زندہ دل ہا فضلِ خدا سے وہ بشر بیشک ہو

جملہ مشکل کی اِسی نام سے آسانی ہی

اہلِ ایمان کے لئے رحمتِ یزدانی ہے

تو تو مداحِ محمدؐ ہے وفا کیا ڈر ہے
گو کہ عصیاں کا بہت بوجھ ترے سر پر ہے
پر وہ کونین کا مختار ہے اور سرور ہے
بحرِ الطاف و عنایات کا وہ گوہر ہے

اک نظر اسکی اگر چشمِ عنایت ہو جائے
دل سے سب دور ترے جرم کی دہشت ہو جائے

ولہ

مہرِ کرم ہے ذاتِ نبیؐ کرام کی
بخشش ہے روزِ حشر انھیں سے تمام کی
چشمِ امید اُن سے ہے کوثر کے جام کی
ممنون ہے خلق سب وہ شفیع الانام کی

اسواسطے ہر ایک نے ثنا صبح و شام کی
وردِ زبان رسولؐ علیہ السلام کی

آدم صفی کو باعثِ احمدؐ شرف ملا
نوحِ نجی کو باعثِ احمدؐ شرف ملا
ہر ایک نبیؐ کو باعث احمد شرف ملا
بلکہ سبھی کو باعث احمدؐ شرف ملا

اسواسطے ہر ایک نے ثنا صبح و شام کی
وردِ زبان رسول علیہ السلام کی

احسان ہے سب جہان پہ نبیؐ کریم کا
ہے رحم کائنات پہ کل اُس رحیم کا
مختار ہے وہ کوثر و دار النعیم کا
اور موجبِ امان ہے وہ نارِ جحیم کا

اسواسطے ہر اک نے ثنا صبح و شام کی
وردِ زبان رسولؐ علیہ السلام کی

احمد نبی سپہرِ نبوت کے ماہ ہیں
سلطانِ دین ہیں ملکِ حقیقت کے شاہ ہیں
آفت میں اور دکھ میں سبھوں کی پناہ ہیں
شمعِ مبیں ہیں ہیچ نورِ جنابِ الٰہ ہیں

اسواسطے ہر اک نے ثنا صبح و شام کی

ورد زبان رسول علیہ السلام کی

وہ ابر فیض رحمت پروردگار ہے
سب انبیا کا باعث عزّ و وقار ہے
حامی ہے سب کا شافع روز شمار ہے
اُسکے کرم سے گلشن دین میں بہار ہے

اسواسطے ہر اک نے ثنا صبح و شام کی
ورد زبان رسول علیہ السلام کی

جس روز ہوگا تہلکہ روز نشور کا
دینگے ہر ایک کو جام شراب طہور کا
دیدار وہ دکھائینگے رب غفور کا
بخشائینگے قصور وہ ہر پر قصور کا

اسواسطے ہر اک نے ثنا صبح و شام کی
ورد زبان رسول علیہ السلام کی

گلزار دین امان میں ہے احمد کے لطف سے
نزہت یہہ بوستان میں ہے احمد کے لطف سے
خوشبوی گل جہان میں ہے احمد کے لطف سے
امن و امان جہان میں ہے احمد کے لطف سے

اسواسطے ہر اک نے ثنا صبح و شام کی
ورد زبان رسول علیہ السلام کی

سب انبیا سے رتبہ احمد بلند ہے
حسن و جمال ماہ سے اُسکا دوچند ہے
محبوب ذوالجلال ہے وہ حق پسند ہے
الفت کی اُسکے سب کے گلے میں کمند ہے

اسواسطے ہر اک نے ثنا صبح و شام کی
ورد زبان رسول علیہ السلام کی

چاہت زیادہ ہمکو وہ یوسف کی سب سے ہے
بیشک نجات چاہ بلا و تعب سے ہے
اور دل کو عشق اُس شہ عالی نسب سے ہے
حل مشکل العزیز و اسی کے سبب سے ہے

اسواسطے ہر اک نے ثنا صبح و شام کی
ورد زبان رسول علیہ السلام کی

اندوہ سے ملول ہے دل اور لبوں پہ آہ
کیجیے خدا کے واسطے اب مہر کی نگاہ
ہے گردشِ زمانہ سے حالت مری تباہ
تم سب کے دادرس ہو شہنشاہ دین پناہ
اسواسطے ہر اک نے ثنا صبح و شام کی
وردِ زبان رسول علیہ السّلام کی

بس اب یہی ہے عرضِ گدائے شکستہ حال
میں کیا تمھارا وصف لکھوں شاہ نیکفال
عصیان کا سر سے دور مرے کیجیے وبال
قرآن میں مدح خوان ہے خداوندِ ذوالجلال
اسواسطے ہر اک نے ثنا صبح و شام کی
وردِ زبان رسول علیہ السّلام کی

ولہ

اے محبو ہے بڑی شانِ رسولِ عربی
ہے وہ رضوان جو ہے دربانِ رسولِ عربی
باغِ جنت ہے گلستانِ رسولِ عربی
کیون نہ ہم دل سے ہون قربانِ رسولِ عربی
ہین شہنشاہ غلامانِ رسولِ عربی

بلبلِ باغِ رسالت ہین رسولِ عربی
گوہرِ بحرِ کرامت ہین رسولِ عربی
اخترِ برجِ ہدایت ہین رسولِ عربی
ابرِ الطاف و عنایت ہین رسولِ عربی
سارے عالم پہ ہے احسانِ رسولِ عربی

فخرِ آدم شہِ والا ہین رسولِ عربی
دینِ ناب کے انجمن آرا ہین رسولِ عربی
جانِ عالم ہین مسیحا ہین رسولِ عربی
شمعِ کاشانۂ اسریٰ ہین رسولِ عربی
کس زبان سے ہو بیان شانِ رسولِ عربی

حامی و رہبرِ عالم ہین جنابِ احمدؐ
فرحتِ ہر دلِ پر غم ہین جنابِ احمدؐ
سرورِ دین ہین مکرم ہین جنابِ احمدؐ
رحمتِ خالقِ اکرم ہین جنابِ احمدؐ
چاہیے لطفِ فراوانِ رسولِ عربی

قاب قوسین کا سرور نہین احمدؐ کے سوا
باغ طٰہٰ کا گل تر نہین احمدؐ کے سوا
گمرہون کا کوئی رہبر نہین احمدؐ کے سوا
ہی یہ سچ ہان شافعِ محشر نہین احمدؐ کے سوا
سب مراتب ہین یہہ شایانِ رسولِ عربی

تاب کیا حسنِ شہِ دین کے مقابل ہین آئے
آئے تو شرم سے ہمصورت ذرہ ہی جائے
حسن تک شرم کے مارے نہ کبھی منہہ دکھلائے
ابھی آئینۂ خورشید کی قلعی کھل جائے
دیکھے گر روئے درخشانِ رسولِ عربی

یارِ غار شہِ لولاک و رفیقِ اکبر
سب سے اول ہین ابوبکرؓ جہان کے رہبر
بعد فاروقؓ ہین پھر حضرتِ عثمانؓ سرور
بعد ازان شاہِ ولایت ہین جنابِ حیدرؓ
چار برحق ہین یہہ یارانِ رسولِ عربی

نورِ عینینِ نبیؐ شمعِ شبستانِ ہُدا
مالکِ ملکِ رضا سرور و شاہِ شہدا
یعنی حسنینؓ جو ہین چشم و چراغِ زہرا
اُنکے ماتم مین سدا آنکھون سے تو اشک بہا
کیونکہ ہین دو یہہ دل و جانِ رسولِ عربی

تنگ ہون غنچہ صفت ہجر مین اور ہون محزون
ہو رہا ہی غمِ دوری سے میرا حال زبون
تا کجا شوقِ زیارت مین تڑپتا مین رہون
دل مین ارمان ہی وفا سے مین چلکر پہنچون
جانبِ روضۂ رضوانِ رسولِ عربی

ولہ

روشن ہی یہہ عالم مین کہ تم ماہِ مبین ہو
اور مخزنِ اسرارِ نبوتؐ کے امین ہو
سرتاج دو عالم کے تو شاہنشہِ دین ہو
اقلیمِ رسالت کے تمہین تخت نشین ہو
لاریب بہارِ چمنِ خلدِ برین ہو

تم نے ہی کیا مہ کو اک انگلی سے دو پارا
روشن ہی زمانے پہ یہہ اعجاز تمھارا
تمسا نہ کوئی دوسرا ہی حق کا پیارا
جسپر نظرِ مہر کا ہو جائے اشارا

خورشید قیامت سے ہراسان وہ کہین ہو

ثانی ہی نہین گلشنِ کونین مین اُسکا
پھر سرو و صنوبر سے تناسب ہے اُسے کیا
ہی ساری وہ تشبیہ و تلازم سے مبرا
کیونکر کہین ہم اُسکو بھلا ہمسرِ طوبیٰ
جسکے قدِ دلچسپ کا سایہ ہی نہین ہو

کیا ہو صفتِ ابروئے خمدارِ پیمبر
ہی گنگ زبان صورتِ شمشیرِ دو پیکر
وہ بینی کہ جس سے الفِ اللہ کا اظہر
وہ رخ کہ اگر دیکھے تو شمعِ مہِ انور
سو جان سے پروانۂ جانباز وہین ہو

مین ہون مرضِ معصیت و جرم سے بیمار
اور تیری مسیحائی کا ہر دم ہون طلبگار
ناچار ہون محتاج ہون بے مونس و غمخوار
عصیان کی دوا جلد عطا کر شہِ ابرار
پھر کون معالج ہو میرا تو جو نہین ہو

اب عرضِ وفا ہے یہی ای خالقِ خلقت
وہ بے آل و صحابہ کی زیادہ مجھے الفت
اِس شعر کے مضمون سے مجھے ہوتی ہے دہشت
جس دل مین نہو آلؑ و صحابہؓ کی محبت
دیدارِ خدا و نہ جہان اُسکو نہین ہو

تضمین

موردِ لطفِ رسولِ خوشخصائل ہو گیا
زنگِ عصیان سے صفا آئینۂ دل ہو گیا
واصلانِ حق مین وہ لاریب واصل ہو گیا
بچگیا دوزخ سے وہ دیندار کامل ہو گیا
سرورِ عالم کا جسکو عشق حاصل ہو گیا
جیتے جی گلزارِ جنت مین وہ داخل ہو گیا

احمدِ بے میم کی وہ ذاتِ با برکات ہے
بہرہ ور جس سے جہان کی جملہ مخلوقات ہے
وردِ نام اُس ماہِ عالم کا جسے دن رات ہے
دور اُسکے دل سے خوفِ سختیِ سکرات ہے
سرورِ عالم کا جسکو عشق حاصل ہو گیا

بے جلنے جی گلزار جنت مین وہ داخل ہو گیا

مومنو دل مین رکھو الفت شہِ ابرار کی
ہیچ ہی بے حبّ احمد سب عبادت بندگی

قبر کی سختی مین محشر مین یہی کام آئیگی
سرخرو دنیا مین عقبیٰ مین سفر مین ہی وہی

سرورِ عالم کا جسکو عشق حاصل ہو گیا
بے جلنے جی گلزار جنت مین وہ داخل ہو گیا

شافعِ روزِ جزا شاہنشہِ دنیا و دین
ہی منقش نقشِ حب سے تیرے جسکی لوحِ دل

قبلۂ اربابِ ایمان کعبۂ اہلِ یقین
وہ سلیمانِ زمان ہی انگشترِ اسمِ حسین

سرورِ عالم کا جسکو عشق حاصل ہو گیا
بے جلنے جی گلزار جنت مین وہ داخل ہو گیا

تو وہ بلبل ہی کہ سنکر تیری خوش الحانیان
صبحدم جا کر بنا مین نے جو سوئے گلستان

بھولے ہین نغمہ سرائی سارے مرغِ بوستان
شعرِ تر ہر ایک غنچے کے تھا بہۂ ردِ زبان

سرورِ عالم کا جسکو عشق حاصل ہو گیا
بے جلنے جی گلزار جنت مین وہ داخل ہو گیا

آبرو رکھئے میری اسدم شفیعِ انس و جان
مین سمجھتا ہون تمھین کو موجبِ امن و امان

شعلہ زن جب آتشِ دوزخ ہو ہر عاصیان
اس سخن کو جانتا ہون خوب بیوہم و گمان

سرورِ عالم کا جسکو عشق حاصل ہو گیا
بے جلنے جی گلزار جنت مین وہ داخل ہو گیا

یوسفِ مصرِ نبوت تو ہی محبوبِ خدا
کچھ نہین ہی خوف تاریکیِ چاہِ قبر کا

نام تیرا ہی عزیزِ دل وفا کا سرورا
رشکِ باغِ خلد زندانِ لحد بنجائیگا

سرورِ عالم کا جسکو عشق حاصل ہو گیا
بے جلنے جی گلزار جنت مین وہ داخل ہو گیا

ولہ

فضلِ خدا سے غنچۂ امید وا ہوا
آئی بہار باغِ مضامین ہرا ہوا

دل خوش ہوا شگفتہ گلِ مدعا ہوا
رنگین ہر اک سخن میرا گل سے سوا ہوا

صلِّ علیٰ صدائے صریرِ قلم ہوئی
جس وقت مدحِ احمدِ مرسل رقم ہوئی

ہان ای سمندِ طبعِ روان تیزگام ہو
طاؤسِ باغِ نعتِ نبی خوش خرام ہو

ہان عندلیبِ فکر تو شیرین کلام ہو
ای کلک لکھ وہ مدح کہ مرغوبِ عام ہو

مقبول ہو جنابِ رسالت مآب مین
مشہور ہو جہان کے سبھی شیخ و شاب مین

اللہ رے کیا ہی حرمت و عزت رسول کی
خلقت مین سب ظہور ہی خلقت رسول کی

عرشی تمام کرتے ہین مدحت رسول کی
دیکھو تو کیا بڑی ہی عنایت رسول کی

خوفِ عذابِ روزِ جزا ہم سے ٹل گیا
کھٹکا فشارِ قبر کا دل سے نکل گیا

خیر الامم جنابِ رسولِ کریم ہین
اہلِ کرم جنابِ رسولِ کریم ہین

نیکو شیم جنابِ رسولِ کریم ہین
صاحب حشم جنابِ رسولِ کریم ہین

مجموعۂ جمیعِ صفات اُن کی ذات ہی
موجود اُنکے نور سے سب کائنات ہی

محبوبِ ذوالجلال نبیِ کریم ہین
درِّ یتیمِ کمال نبیِ کریم ہین

یکتا و بے مثال نبیِ کریم ہین
سرچشمۂ نوال نبیِ کریم ہین

دونون جہان پہ اُنکے شرف آشکار ہین
خورشیدِ دینِ حق ہین فضیلت شعار ہین

سرورِ ریاضِ مہر و عنایت رسول ہیں ‌ ‌ ‌ قمریِ شاخسارِ ہدایت رسول ہیں
لاریب شاہِ ملکِ شفاعت رسول ہیں ‌ ‌ ‌ روزِ نشور سب کی حمایت رسول ہیں

یابندگانِ رنج کو راحت دکھائینگے
کوثر کا جام ہاتھ سے اپنے پلائینگے

عالی ہی سب سے شانِ رسالتمآب کی ‌ ‌ ‌ ہی خلق مدح خوانِ رسالتمآب کی
ہی قدر قدر دانِ رسالتمآب کی ‌ ‌ ‌ پر فیض ہی زبانِ رسالتمآب کی

نکلا جو منہہ سے اُنکے سخن سو وہی ہُوا
ایسا نہیں جہان میں کوئی نبی ہُوا

خورشیدِ آسمانِ ہُدا مصطفےٰ نبی ‌ ‌ ‌ مقبولِ بارگاہِ خدا مصطفےٰ نبی
ہیں پیشوا و راہ نما مصطفےٰ نبی ‌ ‌ ‌ بیشبہہ و شک ہیں عقدہ کشا مصطفےٰ نبی

دریاے رحم و حلم محمد کی ذات تھی
ابرِ عطا و مظہرِ جملہ صفات تھی

دریاے طبع اپنی روانی دکھا مجھے ‌ ‌ ‌ اگر پڑی ہی فکرِ سخن کی سوا مجھے
مضمون نعت کا نہیں ملتا ذرا مجھے ‌ ‌ ‌ اندھیر ہی بڑا ہی شمس الضحیٰ مجھے

بہر خدا یہہ وقتِ مدد ہی مدد کرو
دل کو میرے صفائی عطا بیعدد کرو

آوے نظر وہ شکلِ مضامینِ دلربا ‌ ‌ ‌ کردوں میں سامعین جسے سُنکے جانفدا
اور بے تحاشا بول اُٹھیں سارے مرحبا ‌ ‌ ‌ صلِ علیٰ یہہ خوب مسدس ہی واہ وا

لاریب شش جہت میں یہہ مشہور ہوئیگا
دونوں جہان کے شاہ کو منظور ہوئیگا

ای مومنانِ صاحبِ صدق و صفا بیا ‌ ‌ ‌ ای دوستانِ حضرتِ خیرالورا بیا

ای شایقانِ نعتِ شہِ انبیا بیا
ای سامعانِ معجزۂ مصطفی بیا

اب معجزے بیان شہِ والا کے ہوتے ہیں
قربان فرشتے سننے کو آکے ہوتے ہیں

اللہ رے زورِ دستِ شہنشاہِ بحر و بر
انگلی کے اک اشارہ سے دو کر دیا قمر
کعبے میں بت نے خوب طرح سے پکار کر
مدحِ نبیؐ میں شعر پڑھے جبکہ بے خطر

کفار شکلِ آئینہ حیران ہو گئے
کی بیعتِ رسولؐ مسلمان ہو گئے

عورت اک آئی پیشِ شہنشاہِ دوسرا
بولی کہ ای حبیبِ خدا نورِ کبریا
لڑکا میرا جنون کے مرض میں ہی مبتلا
حضرتؐ نے ہاتھ سینے پہ اسکے پھرا دیا

قی ہو کے ایک روز سے اسکو شفا ہوئی
بیماریِ جنون سے صحت سوا ہوئی

تاثیر وہ لعابِ دہانِ نبیؐ میں تھی
پائی شفا مریض نے جسکے لگاتے ہی
پڑتے ہی آبِ شور میں شیرینی آگئی
خوشبو تھی اُس لعابِ مطہر میں عطر کی

کوثر کے آب سے میں زبان گر صفا کرون
وہ منہ نہیں جو اسکی ثنا کو ادا کرون

اعجازِ شاہِ جن و ملک ہیں ہزار ہا
پورے لکھے یہ حدِ بشر ہی کہاں بھلا
وقتِ دعا ہی بابِ اجابت کا ہی کھلا
کر عرض اب شفیعِ امم سے یہ ای وفا

دونون جہان میں شرم رکھو یا شہِ ہدا
الطاف کی نگاہ کرو یا شہِ ہدا

ولہ

تم شاہِ انبیا ہو یا مصطفی محمدؐ
تم حامیِ گدا ہو یا مصطفی محمدؐ

ہر درد کی دوا ہو یا مصطفیٰ محمدؐ ۔ ہر مرض کو شفا ہو یا مصطفیٰ محمدؐ

بہر خطا عطا ہو یا مصطفیٰ محمدؐ

تم ختم مرسلین ہو یا مصطفیٰ محمدؐ ۔ اللہ کے امین ہو یا مصطفیٰ محمدؐ
تم شمع بزم دین ہو یا مصطفیٰ محمدؐ ۔ بیشک مہ مبین ہو یا مصطفیٰ محمدؐ

تم نور کبریا ہو یا مصطفیٰ محمدؐ

تم سرور امم ہو یا مصطفیٰ محمدؐ ۔ تم صاحب حشم ہو یا مصطفیٰ محمدؐ
گر آپ کا کرم ہو یا مصطفیٰ محمدؐ ۔ سب دور میرا غم ہو یا مصطفیٰ محمدؐ

دل کو خوشی رسا ہو یا مصطفیٰ محمدؐ

مشکل کشا تمھیں ہو اور شاہ دو جہاں ہو ۔ بخشندہ خطا ہو غمخوار بیکساں ہو
شمس الضحیٰ ہو بیشک امت پہ مہرباں ہو ۔ جس شخص پر تمھارا اک سایۂ اماں ہو

آسیب اسکو کیا ہو یا مصطفیٰ محمدؐ

اپنا جمال روشن اے ماہ دین دکھا دو ۔ سب پردہائے ظلمت دل سے میرا اٹھا دو
دوزخ سے تم بچا لو جنت میں مجھ کو جا دو ۔ اور نامۂ عمل سے حرف و خطا مٹا دو

مقبول یہ دعا ہو یا مصطفیٰ محمدؐ

آنکھوں کو خاک پا سے ہے آپکے صفائی ۔ مٹی خراب ہو گر تم سے رہے جدائی
نار سقر تمھیں نے ابر کرم بجھائی ۔ آباد ہے تمھیں سے اقلیم پارسائی

سلطان اتقیا ہو یا مصطفیٰ محمدؐ

تم نے چراغ راہ ایمان ہمیں دکھایا ۔ پُر نور کر دیا دل اور کفر سے چھڑایا
اسلام کا طریقہ تم سے ہی ہم نے پایا ۔ کیا کیا نہ آفتوں سے تم نے ہمیں بچایا

وہ شکر کب ادا ہو یا مصطفیٰ محمدؐ

تم ہو پناہ عالم اک خسرو نبوت ۔ ہے ذات سے تمھاری غمگین دلوں کی فرحت

کافی ہی عاصیون کو سب آپ کی حمایت — کر دیگی ایکدم مین عفو آپ کی شفاعت

کیسی ہی گر خطا ہو یا مصطفی محمدؐ

تم مہر آسمانِ وحدت ہو شاہ ذیشان — کثرت مین آپکا ہی سب نور ہی درخشان

عرضِ وفا جنابِ اقدس مین یہہ ہی ہر آن — جو خاک پا تمھاری ہی نور چشم ایمان

مجھہ کو بھی وہ عطا ہو یا مصطفی محمدؐ

ولہ

ہر ذرہ مین ہی جلوہ تابانِ محمدؐ — خورشید مین ہی نور درخشانِ محمدؐ

کونین پہ ہی لطفِ فراوانِ محمدؐ — وہ کون ہی جسپر نہین احسانِ محمدؐ

یہہ فخر دو عالم ہین شہ جن و بشر ہین

یہہ نور احد اوجِ نبوت کے قمر ہین

ہی مخزن اسرارِ خدا ذاتِ محمدؐ — ہی معدنِ الطاف و عطا ذاتِ محمدؐ

ہی رنگِ گلستانِ سخا ذاتِ محمدؐ — ہی تازگی باغِ ہدا ذاتِ محمدؐ

یارا ہی نہین مدح سرائی کا زبان مین

گویا ہو یہہ کیا وصف شہ کون و مکان مین

رنگِ گل گلزارِ نبوت ہین محمدؐ — گلچین گلستانِ رسالت ہین محمدؐ

ہین قاطعِ غم دافعِ زحمت ہین محمدؐ — ہم عاصیون کے واسطے رحمت ہین محمدؐ

جسوقت کہ محشر مین شفاعت وہ کرینگے

ہم عاصیون کو داخلِ جنت وہ کرینگے

اللہ رے اعجاز رسولِ عربی کا — عیسی کو وہ سکتا تھا کہ مین کہہ نہین سکتا

بلوا کے کیا آب وضو گنگ کو گویا — صحت ہوئی بیمار پہ جب ہاتھ کو پھیرا

انگشت شہادت سے کیا ٹکڑے قمر کو

دیکھو شرفِ معجزۂ فخرِ بشر کو

موسیٰ کو انھین کے ہی سبب رتبہ ملا ہی   توریت مین مذکور محمدؐ کی ثنا ہی
خالق نے چراغِ رہِ حق انکو کیا ہی   مخلوقِ دو عالم پہ شرف انکو دیا ہی

ہر اہلِ خطا کی ہی نظر انکی عطا پر
موقوف قضا بھی ہی یہہ سرورؐ کی رضا پر

ہین احمدِ بے میم دو عالم کے شہنشاہ   سلطان ہین یہہ اقلیمِ عنایات کے واللہ
یہہ سب کے ہین سردار یہہ ہین سیدِ ذیجاہ   اور اوجِ نبوّت کے بلا فرق ہین یہہ ماہ

یہہ انکے ہی الطاف و عنایت کا سبب ہی
عالم مین رواں سکّۂ اسلام جو اب ہی

جنات و پری دیو بشر جتنی ہی خلقت   ہی سب پہ رواں حکمِ سلیمانِ نبوت
ہین شاہِ زمان ان کے گدائے درِ دولت   اللہ نے دی احمدِ مرسل کو یہہ رفعت

ہی عرشِ خدا فرش وہ سالارِ امم کا
رتبہ ہی بڑا فخرِ و مختارِ امم کا

ہا ہجرسے ابرار بے چین ہون ہر روز   جلتا ہون سدا مین صفتِ شمعِ شب افروز
ہوتا ہی نہین دور کسی طرح سے یہہ سوز   پھونکیگا میرے خانۂ تن کو یہہ کسی روز

کیا کیجے وفا وصل کی صورت نہین ہوتی
فرقت کے غم و رنج سے راحت نہین ہوتی

ولہ

محمود ہین محمدؐ ہین مصطفیٰ محمدؐ   ہین پیشوا محمدؐ ہین مقتدی محمدؐ
رکھتے ہین خلق سے سب رتبہ بڑا محمدؐ   سالارِ اتقیا ہین اور پارسا محمدؐ

ہین رحمتِ خدائے ارض و سما محمدؐ

اِن سے پھرا بھرا وہ لاریب کبریا ہے
اِن کے سبب نبی ہیں آدم نبی بلا سے
اِن سے بلا وہ بیشک افضل ہوا خدا ہے
اِن کو کیا ہی افضل خالق نے انبیا سے

ہیں ملکِ معرفت کے فرمان روا محمدؐ

سرخیلِ مرسلین ہے لاریب شاہِ خوشخو
اللہ نے کہا ہی الشمس الضحیٰ انھین کو
ہژدہ ہزار عالم ہیں آپ کے ثنا گو
کیونکر نہ دین اِنکا عالم میں جلوہ گر ہو

ہیں چرخِ مکرمت کے بدر الدجیٰ محمدؐ

اے خضرِ راہِ ایمان اے شاہِ دین پرور
تم ہو ہمائے رحمت اور سب جہانکے سرور
آتا نہ کوئی رہبر ہوتے جو تم نہ رہبر
ظلِّ عطا رکھو تم اپنا مدام مجھ پر

یا سید البرایا یا مصطفیٰ محمدؐ

رشکِ گلِ چمن ہی حضرت کا روئے رنگین
پائی ہی باغ حسن و خوبی نے اُس سے تزئین
جو ہی سفیدی اُس میں بیشک ہے رشکِ نسرین
ہی حسن اُس چمن کا ادنی بہا ایک گلچین

اللہ رے جمالِ حیرت فزا محمدؐ

ہر دم یہی دعا ہی خلّاقِ انس و جان سے
کچھ اور بات اُسدم اِسکو نہ یاد آوے
شیطان کے وسوسونکو دل سے بہ بھولجاوے
ہو وقت جانکنی جب منہ سے وفا کے نکلے

صلِّ علیٰ محمدؐ صلِّ علیٰ محمدؐ

تضمین

ہلالِ عید ابروئے محمدؐ
گلِ سنبل ہی گیسوئے محمدؐ
ہی اخترِ چشم نیکوئے محمدؐ
بہارِ خلد ہی روئے محمدؐ

شمیم جان فزا موئے محمدؐ

بیان قرآن میں جب حق تعالیٰ
لکھے وصف اُس کا یارائے بشر کیا
کرے خلق عظیم صاف جس کا
ہوا پیدا نہ ہوگا کوئی ایسا

عدیم المثل ہی خوئے محمدؐ

کبھی وحشت زدہ صحرا کو جاتا ۔ کبھی آوارہ گی سے خاک اڑاتا
کبھی دیوانہ ساں یہہ لب پہ لاتا ۔ دل وحشی ہی زنجیرین توڑاتا

بشوق یاد گیسوئے محمدؐ

بوقت نزع میری روح قمری ۔ کرے جب آشیانہ تن کا خالی
تمنا ہی کہ دیکھے یا الٰہی ۔ سہی سرو ریاض بیمثالی

قدر رعنائے دلجوئے محمدؐ

خدائے پاک کے جبریل جاسوس ۔ جب آتے تھے فلک سے بہر پابوس
یہی کہتے تھے وہ سدرہ کے طاؤس ۔ نہ دیکھا ہو زمین پر جسنے فردوس

وہ آکر دیکھہ لے کوئے محمدؐ

ہی جب تک سینے مین دم تمین طاقت ۔ سدا اگر تار ہون گا شہ کی مدحت
کیا کر شیخ مسجد مین عبادت ۔ ہمین ہی وہ جگہہ محراب طاعت

جہان ہو ذکر ابروئے محمدؐ

مروت کے فلک ہین یہہ مہتاب ۔ ہی مہر اتمنا کو ان سے ہی تاب
چمن زار وفا ہی ان سے شاداب ۔ بس اب کافی ہی آگے جائے آداب

کہان تو اور کہان روئے محمدؐ ۔ صلی اللہ علیہ وسلم

ولہ

دریائے فیض ذات رسول خدا کی ہے ۔ ممنون کائنات رسول خدا کی ہے
یحی العظام بات رسول خدا کی ہے ۔ مشہور یہہ صفات رسول خدا کی ہے

جدم نبیؐ نے جلوہ معجز دکھا دیا
ذرہ کو مہر مہر کو ذرہ بنا دیا

وہ نورِ کبریا ہیں وہ ماہِ منیر ہیں
سرتاجِ انبیا ہیں شہِ بے نظیر ہیں
امت پہ مہربان ہیں وہ روشن ضمیر ہیں
بیشک وہ رہنمائے صغیر و کبیر ہیں

دنیا سے کجروی کا چلن سب مٹا دیا
سیدھا ہمیں طریقۂ عقبیٰ دکھا دیا

فیضِ قدم سے انکے ہی سرسبز باغِ دین
دونوں جہان میں ہمسرِ حضرتؐ کوئی نہیں
تازہ ہوا انہیں کے سبب گلشنِ یقین
بالفرض ہیں شفیعِ امم ختمِ مرسلین

ذرے ہیں سب نبیؐ شہِ دین آفتاب ہیں
روشن ہی سب جہان یہ وہ عالیجناب ہیں

گلِ گلستانِ خلق ہی اعلیٰ ہی انکی ذات
سب چیز سے بری و مبرا ہی انکی ذات
بستانِ دہر میں گلِ یکتا ہی انکی ذات
آئینہ سے زیادہ مصفا ہی انکی ذات

سایہ نہ تھا جنابِ رسولِ کریم کا
نقشِ قدم نہ آیا نظر اُس رحیم کا

شاداب ہی نبیؐ سے گلستانِ مغفرت
سرسبز اُنسے و نما ہی ریحانِ مغفرت
خندان نبیؐ سے ہی گلِ بستانِ مغفرت
بیشک وہ ہیں سحابِ کرم کانِ مغفرت

بخشش کی ہی امید محمدؐ کی ذات سے
ہو گی نجات اُس شہِ عالی صفات سے

بیشک بنائے ارض و سما ہی نبیؐ کا نور
آئینۂ یقین کی جلا ہی نبیؐ کا نور
خورشید و نجم و مہ کو ضیا ہی نبیؐ کا نور
سچ پوچھئے تو نورِ خدا ہی نبیؐ کا نور

آدم کے نور سے وہ فزون تری شرف ہوا
مشہور وہ خلیفۂ حق ہر طرف ہوا

دیکھو تو کیا ہی شانِ شہنشاہِ نیکنام
کرتے تھے انکو جھک کے شجر اور حجر سلام

آہو نے سوسمار نے انسے کیا کلام — کرتے تھے انکو دیکھکے سجدہ شتر تمام

اعجاز یہہ جہان مین سب پہ آشکار ہین
لے کر عجم سے تا بعرب آشکار ہین

ای شافعِ گناہ بہت دل حزین ہونمین — آلودگیِ جرم سے اندوہگین ہونمین
خالی فغان و آہ سے یکدم نہین ہونمین — کر مجھ پہ اب نگاہِ کرم کمترین ہونمین

تیرے بغیر کوئی مجھے آسرا نہین
جاؤن کدھر کہ اور شفیع الورا نہین

بیشک ہو تم مسیحِ زمان ختمِ مرسلین — دار الشفا جناب تمھاری ہی شاہِ دین
اپنے وفائے زار کی لیتے خبر نہین — بیماریِ گناہ سے نہی وہ بہت حزین

دیجے دوائے عفو کہ صحت نصیب ہو
رنجِ مدام دور ہو راحت نصیب ہو

تضمین

قبضہ جو اپنا تیغِ زبان پر مدام ہی — ملکِ سخن مین خوب میرا انتظام ہی
ہر لحظہ شغلِ مدحِ رسولِ انام ہی — دن رات صبح و شام یہی مجھکو کام ہی

وردِ زبان جناب محمدؐ کا نام ہی — صلے اللہ علیہ وسلم
قابل درود پڑھنے کے اپنا کلام ہی

شیطان لعین یہہ نام سے فی النار کیون نہو — آدم کو عفو جرم ہوئے اِس سے دوستو
کیا نام ہی عزیز یہہ دیکھو تو مومنو — ہر ایک نبی و غوث کو ابدال و قطب کو

وردِ زبان جناب محمد کا نام ہی
قابل درود پڑھنے کے اپنا کلام ہی

ہوتا ہی رہنما یہہ ہر اک راہ گیر کو — دکھلاتا ہی جمالِ خدائے قدیر کو

گر تا ہی شکلِ ماہ بہہ روشن ضمیر کو — تب تو جہان مین سارے صغیر و کبیر کو

وردِ زبان جنابِ محمدؐ کا نام ہے
قابل درود پڑھنے کے اپنا کلام ہے

ہون فیضیاب آپکی عالی جناب سے — روشن ہے دل زیادہ مرا آفتاب سے
حاجی ہین جب جناب رسالتمآب سے — بیخوف ہون لحد کے سوال و جواب سے

وردِ زبان جنابِ محمدؐ کا نام ہے
قابل درود پڑھنے کے اپنا کلام ہے

دل مین جو داغِ الفتِ احمد ہے جلوہ گر — گرمیِ آفتاب قیامت سے کیا ہے ڈر
مطلق نہین ہے آفتِ دنیا سے کچھ ضرر — حل مشکلین تمام ہون عقبیٰ کی بے خطر

وردِ زبان جنابِ محمدؐ کا نام ہے
قابل درود پڑھنے کے اپنا کلام ہے

اللہ رے حسنِ روئے شہنشاہِ دو جہان — پرتو سے جسکے ذرہ ہوا مہر آسمان
جو دل کہ عشقِ قبلۂ دین کا ہوا مکان — کعبے سے مرتبے مین زیادہ ہے بیگمان

وردِ زبان جنابِ محمدؐ کا نام ہے
قابل درود پڑھنے کے اپنا کلام ہے

رحمت ہو جوش زن جو رسولِ رحیم کی — آتش ہو سرد لحظے مین سارے جحیم کی
ہان یاد ہے وفا جو نبیِ کریم کی — دہشت نہین ہے ہم کو عذابِ الیم کی

وردِ زبان جنابِ محمدؐ کا نام ہے
قابل درود پڑھنے کے اپنا کلام ہے
صلی اللہ علیہ وسلم

ولہ

اللہ رے نورِ احمدِ مرسل کی جبین کا — ہے چاک جگر رشک سے دل ماہِ مبین کا

ہوں بلبلِ مفتون گلِ روئے شہِ دیں کا | حصّے میں مِرے باغ ہے فردوسِ بریں کا
مدّاح ازل سے ہوں شہِ عرش نشیں کا

لاریب ہیں سلطانِ زمان سرورِ عالم | ہیں محرمِ اسرارِ نہاں سرورِ عالم
رکھتے ہیں بڑی شوکت و شان سرورِ عالم | پہنچے شبِ معراج وہاں سرورِ عالم
جس جا پہ قدم رک گیا جبریلِ امیں کا

پڑ جاتی تھی جس سمت پہ نگاہِ شہِ والا | سر کو پئے تسلیم وہ واللہ جھکاتا
نقشِ قدمِ پاک کسی نے نہیں دیکھا | بادل کا سدا سر پہ رہا کرتا تھا سایا
اعجاز یہ ظاہر ہے سبھوں پر شہِ دیں کا

خورشیدِ جہانتاب منور نہیں ہوتا | نور اس میں ترا جلوہ نما گر نہیں ہوتا
ظلمت سے کبھی پار سکندر نہیں ہوتا | اس خضرِ رہِ دیں سا جو رہبر نہیں ہوتا
رستہ کبھی گمراہوں کو ملتا نہیں دیں کا

الطاف مِرے حال پہ کر اے شہِ عالم | شیطان کے فریبوں سے بچوں دور ہو سب غم
ہے خوفِ گناہاں سے مِری چشم سدا نم | بخشش کی ہے امید نہ مجھے تجھ سے ہی ہر دم
ہے نقشِ گہر! نام مِرے دل کے نگیں کا

دل عشقِ نبی سے جو غنی اپنا ہوا ہے | نے مال نہ دولت کی مجھے حرص و ہوا ہے
ہوں عاشقِ جانباز مِرا نام وفا ہے | کردوں جو فدا جان و دل اپنا تو بجا ہے
پروانہ ہوں میں شمعِ جمالِ شہِ دیں کا

ولہ

عاصیوں پر ہے سدا شفقت رسول اللہ کی | مہربانی ہے پئے امت رسول اللہ کی
شہرۂ کونین ہے خلقت رسول اللہ کی | دل میں اپنے رکھ سدا الفت رسول اللہ کی
مردِ مومن ہے تو کر چاہت رسول اللہ کی

صلی اللہ علیہ وسلم ۔

۱

ہین محمد اختر برج کرم ماہ عطا
کون ہی انکے سوا الشمس الضحی بدر الدجی
نور شمع لم یزل ہین وہ سراج الانبیا
ہین وہ ممدوح جناب خالق ارض و سما
ہو سکے کس سے ادا مدحت رسول اللہ کی

رتبہ عالی کو انکے سب پہ ہے بالاتری
انکے ہی ادنی گدا کو شوکت اسکندری
پڑھتے ہین کلمہ انھین کا انس اور جن و پری
دی گروہ انبیا پر حق نے انکو افسری
انبیا نے جب تو کی بیعت رسول اللہ کی
صلے اللہ علیہ وسلم

حسن سلطان رسل حق نے کیا ہی بیمثال
پائے اسکے روبرو رفعت یہہ کسکی ہی مجال
غیرت افزائے مہ کنعان ہوا انکا جمال
بالیقین یہہ ہین سراپا نور ذات ذوالجلال
رشک مہر و ماہ ہی طلعت رسول اللہ کی

یہہ جو دلمین حب شاہ دین کے ہین گلہائے داغ
ہونگے اپنی گور تیرہ کے یہی روشن چراغ
ہی یقین مجکو لحد کے غم سے پاؤنگا فراغ
لطف سرور سے وہ زندان ہوگا اک عشرتکا باغ
کام آئیگی وہان الفت رسول اللہ کی

ہون غلام کمترین تیرا اے شہ ذیجاہ مین
آرزو رکھتا ہون تجھسے بس یہی ہر گاہ مین
منزل مقصد کو پہنچون پاؤن سیدھی راہ مین
کچھ نہ سمجھون کیمیا کو مال بھی واللہ مین
گر ملے خاک در دولت رسول اللہ کی

ہین شفیع المذنبین لاریب سب کے پیشوا
اسم اعظم ہی تجھے ورد زبان انکا بندا
بالیقین بخشائینگے وہ سرور ہر دوسرا
کیا ہوا تو ہی اگر پابند عصیان اے فنا
مہربانی چاہیے حضرت رسول اللہ کی
صلی اللہ علیہ وسلم

ولہ

آپ سے عقدہ کشائی ہی گرفتارونکی
رستگاری ہی ہمارے ہے گنہگارونکی
تم کو سرداری و سالاری ہے ابرارونکی
آپ پر ختم مسیحائی ہے بیمارون کی

لیجئے جلد خبر اپنے دل افگارونکی

بحر و بر کی تمھین اللہ نے دی ہی شاہی ۔ تابعِ حکم ہین سب آپکے مرغ و ماہی
عرش ہمبر کو بھلا تمسی ہے عالی جاہی ۔ جملہ اسرارِ خدا سے ہے تمھین آگاہی

آپ کی ذات سے بخشش ہے خطاوارونکی

مظہرِ قدرتِ حق آپکا تھا نور ہی تن ۔ نظر آیا نہ کسیکو وہ کبھی عکس فگن
دیکھے اُس نورِ خدا کی جو جبینِ روشن ۔ کیون نہ ہو مثلِ کتان چاک یہ چرخ کہن

پھبتی خورشیدِ جہانتاب پہ ہو تارونکی

آپ مختار ہین کونین کے سرور ہین آپ ۔ عرشِ اعلا سے بھی درجا مین برتر ہین آپ
صدفِ لطف و عنایات کے گوہر ہین آپ ۔ بالیقین گلشنِ امکان مین گلِ تر ہین آپ

تازگی آپ سے ہی سارے چمن زارونکی

دُرفشان گر نہ ترا ابرِ عنایت ہوتا ۔ سبز زنہار نہ بستانِ ہدایت ہوتا
کفر سے پاک نہ ہرگز دلِ خلقت ہوتا ۔ نورِ اقدس نہ ترا دافعِ ظلمت ہوتا

روسفیدی کبھی ہوتی نہ سیہ کارونکی

حسنِ احمد کا ہے مداح خداوندِ جہان ۔ آدمی سے ہو بیان مدح و ثنا کیا امکان
شک ہو جس شخص کو وہ دیکھلے جاکر قرآن ۔ زلفِ شبرنگ کی واللیل مین ہے مدح بیان

اور والشمس مین توصیف ہے رخسارونکی

سب تمھین مخزنِ الطاف و عطا جانتے ہین ۔ دلِ بیمار کی لاریب دوا جانتے ہین
اور ممدوحِ خدائے دوسرا جانتے ہین ۔ صادق القول بھی اور اہلِ وفا جانتے ہین

کیجئے رحم کہ بخشش ہو گنہگارونکی

تضمین

مہربان مجھپر ہو ختم الانبیا کے واسطے ۔ کر مری حاجت روا شمس الضحی کے واسطے

ہو نہ ہر دم مستعد جور و جفا کیواسطے ۔۔۔ اتنی کوشش کر بھلا مجھ بینوا کیواسطے

ای فلک لے چل مدینہ مین خدا کیواسطے
دل تڑپتا ہی حبیبؐ کبریا کے واسطے

ہی خورش غم کی سدا خونِ جگر ہی آب نوش ۔۔۔ ہون جرس کی طرح مین نالان کبھی اور گہ خموش
سر پٹکتا ہون بسانِ موج کھو کر اپنا ہوش ۔۔۔ کھا رہا ہی بحرِ عشقِ احمدی سینے مین جوش

ای فلک لیچل مدینہ مین خدا کے واسطے
دل تڑپتا ہی حبیبؐ کبریا کے واسطے

یاد اس مہرِ سپہرِ دین کی ہر دم ہی مجھے ۔۔۔ یہہ سرائے عیش و عشرت خانۂ غم ہی مجھے
اشک آنکھون سے روان ہین شور و ماتم ہی مجھے ۔۔۔ عین شوقِ رویتِ سلطانِ عالم ہی مجھے

ای فلک لے چل مدینہ مین خدا کے واسطے
دل تڑپتا ہی حبیبؐ کبریا کے واسطے

شیفتہ ہون آپکا اور طالب دیدار ہون ۔۔۔ جان و دل سے مین فدائے شید ابرار ہون
بخت برگشتہ سے اپنے مین بہت بیزار ہون ۔۔۔ کچھ نہین تدبیر بن سکتی بہت ناچار ہون

ای فلک لیچل مدینہ مین خدا کے واسطے
دل تڑپتا ہی حبیبؐ کبریا کے واسطے

یا رسول اللہ تن مین ہی بہت بیتاب روح ۔۔۔ ہجر سے مضطر ہی میری صورتِ سیماب روح
کر رہی ہی جسم سے پرواز کا اسباب روح ۔۔۔ شوق مین تڑپے ہی مثلِ ماہیِ بے آب روح

ای فلک لیچل مدینہ مین خدا کے واسطے
دل تڑپتا ہی حبیبؐ کبریا کے واسطے

غم سے خم مثلِ کمان ہون ای شہِ عالی تبار ۔۔۔ کر دیا ہی تیرِ فرقت نے میرا سینہ فگار
رعد کے مانند چلاتا ہون مین لیل و نہار ۔۔۔ اب نہین ہی کشمکش مین روز و شب سے جان زار

اے فلک لے چل مدینے مین خدا کیواسطے
دل تڑپتا ہے حبیبؐ کبریا کے واسطے

اے شفیع عاصیان دونون جہان کے بادشاہ — ہو رہی ہے اِس گدا کی اب بہت حالت تباہ
اِسکو دکھلا دیجئے اپنا جمالِ رشکِ ماہ — ہے وظیفہ بینوا کی یہہ دعا شام و پگاہ
اے فلک لیچل مدینہ مین خدا کے واسطے
دل تڑپتا ہے حبیبؐ کبریا کے واسطے

ولہ

کونین کی حصول وہی کیمیا کرے — خاکِ درِ رسولؐ کو جو طوطیا کرے
اسپر نگاہ مہر کی بیشک خدا کرے — روشن دل اُسکا شمس و قمر سے سوا کرے
ذرات جو ثنائے شہ انبیا کرے

تم نورِ ذو الجلال ہو مہرِ سپہرِ دین — تم شاہِ نیکفال ہو مہرِ سپہرِ دین
تم صاحبِ کمال ہو مہرِ سپہرِ دین — بیشک زبان لال ہو مہرِ سپہرِ دین
دعوی بشر تمھاری اگر مدح کا کرے

دنیا مین سب بلاؤن سے محفوظ وہ رہے — عقبی کی آفتون سے بھی لاریب وہ بچے
جانکندنی کی ہول سے تکلیفِ گور سے — اللہ اپنے حفظ و امان مین اُسے رکھے
حضرتؐ پہ جو درود ہمیشہ پڑھا کرے — صلی اللہ علیہ وسلم

ابرِ عطا جنابِ رسولِ کریم ہین — بحرِ سخا جناب رسولؐ کریم ہین
ماہ ہدا جنابِ رسول کریم ہین — کشف الدجی جنابِ رسولؐ کریم ہین
پُر نور اُنکے حُب سے میرا دل خدا کرے

یارب ثنائے احمد مرسل کا شوق ہو — یہہ کام ہو زبان کو یہی دل کو ذوق ہو
گردن مین میری اُنکی غلامی کا طوق ہو — بیشک شہِ جہان سے میرا رتبہ فوق ہو

ذرّہ نگاہِ مہر جو شمس الضحیٰ کرے

ای مومنو نصیب محبت نبیؐ کی ہو
مجھپر مدام مہر و عنایت نبیؐ کی ہو
مشتاق ہون بہت مجھے رویت نبیؐ کی ہو
روزِ نشور مجھکو شفاعت نبیؐ کی ہو
مقبول اِس دعا کو ہماری خدا کرے

گر لطفِ شاہِ دین ہو تو جنت نصیب ہو
روضہ کی ہی یقین کہ زیارت نصیب ہو
دوزخ کے رنج سے مجھے راحت نصیب ہو
کونین کی وفا کو سعادت نصیب ہو
مقبول گر یہہ مدح شہِؐ انبیا کرے

ولہ

مدّاح ازل سے ہون اُس شاہِ رسالت کا
دم بھرتا ہون نہین ہر دم بس اسکی ہی الفت کا
خالق سے عطا جسکو ہی تاج شفاعت کا
ہی نقش مرے دل پر اُسکی ہی محبت کا
کچھ خوف نہین مجھکو فردائی قیامت کا

تو شافعِ محشر ہی سب خلق کا رہبر ہی
موقوف رضائے حق تیری ہی رضا پر ہی
سب نبیون کے رتبے سے رتبہ ترا برتر ہی
تو چرخِ رسالت کا وُہ مہرِ منوّر ہی
ذرّہ مہِ کامل ہی تیرے درِ دولت کا

اللہ رے مراتب کیا تیرے شہِ ذیشان ہین
فردوسِ ارم تیرے قربانِ گلستان ہین
رضوان کی طرح لاکھون در پر ترے دربان ہین
بلبل کی روش غلمان سب تیرے ثناخوان ہین
تو ہی وہ گلِ رعنا بستانِ نبوّت کا

قرآن مین الم نشرح حق جسکی ثنا لکھے
پُرا تما سمجھتے ہین دنیا کے بڑے چھوٹے
توصیف بیان اُسکی کب ہو سکے انسان سے
اسرار سے پُر تھا وہ سب علمِ لدُنّی کے
سینہ تھا جو گنجینہ اللہ کی قدرت کا

چلاتا ہون ہر دم اور رہتا ہون بہت مضطر
اِس غم سے ہوا قد بھی مانندِ کمان جھک کر

اب باعثِ دوری ہی احوال ہیرا ابتر | ای سرورِ ریاضِ دین جلدی سے خبر کر
مشتاق ہون مدت سے روضہ کی زیارت کا

گمراہون کو رہ تو نے اے خضر دکھائی ہی | کونین کی شاہی ہی جو تیری گدائی ہی
آئینۂ ایمان کو تجھسے ہی صفائی ہی | کثرت نے ضیا تیرے ہی نور سے پائی ہی
تو ہی وہ چراغ ا نور کاشانۂ وحدت کا

دریائے عطا کا ہی لاریب وہی گوہر | ہی جود و کرم اُسکا کونین مین سب اظہر
سنگِ درِ اقدس سے اُسکے نہ ہٹانا سر | بخشیگا وہ عاصیان سب تیرے وہی سرور
جو شافعِ محشر ہی غمخوار ہی اُمت کا

تضمین غزل

ولہ

سراج

سب مومنون کے تم ہو ایمان یا محمدؐ | افضل تمھاری سب سے ہی شان یا محمدؐ
دونون جہان کے تم ہو سلطان یا محمدؐ | بندہ ہون آپکا مین ہر آن یا محمدؐ
ہون نام پر تمھارے قربان یا محمدؐ — صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا مین آکے ہمنے کچھہ بھی کیا نہ حاصل | ناحق ہی عمر کھوئی ہو کر گنہ کے مایل
یہہ عرض ہی گدا کی یا شاہ خوشخصایل | آلودگی سے تن کے ہی مجھہ سخت مشکل
اپنے کرم سے کرنا آسان یا محمدؐ — صلی اللہ علیہ وسلم

موسیٰ کو نور کی جب تمنے جھلک دکھا دی | غش کھا گئے گر پڑے وہ سب بھول لن ترانی
دو ٹکڑے مہ کیا ہی دکھلا کے ایک انگلی | سیپارۂ جگر مین آیت ہی یاد تیری
تیری ثنا مین اُترا قرآن یا محمدؐ

تم ہی شفیعِ کل ہو اور سب کی ہو حمایت | جز آپکے نہ رنجِ روزِ جزا کی راحت
اُمت کے سر پہ تیرا ہی سایۂ عنایت | امید ہی تیرے سے محشر کے دن شفاعت
مجلس مین اپنے کرنا مہمان یا محمد صلعم علیہ

انکو بہارِ باغِ ادراک حق نے بولا
خلقِ عظیم بولا اور پاک حق نے بولا
اور عقلِ کل کے مہرِ افلاک حق نے بولا
تجھہ ذات کی ثنا مین لولاک حق نے بولا

ہی جسم دو جہان مین تو جان یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ساجد بجھے کہا ہی مسجود بھی کہا ہی
پہر کم ہی بلکہ اس سے افزود بھی کہا ہی
اور عبد بھی کہا ہی معبود بھی کہا ہی
تجھہ کو کہا ہی احمد محمود بھی کہا ہی

ہی اسم ذات تیرا رحمان یا محمد

نہ تاج کی ہوس ہی نہ تخت کی مجھے چاہ
امید ہی وفا کی اسطرح تمسے ہر گاہ
نی زر کی ہی تمنا نہ مجھہ کو خواہش جاہ
رکھتا ہی آس ہر دم تجھہ سے سراج یا شاہ

رکھہ آخرت کو ثابت ایمان یا محمد

ولہ

تم خدا کے نور ہو اور رشکِ مہر و ماہ ہو
تاجِ فرقِ مرسلان ہو اور رسول اللہ ہو
تم سراج الانبیا ہو اور حق آگاہ ہو
عرش کے مسند نشین ہو شاہ عالیجاہ ہو

تم سوا ہی کون محبوبِ جنابِ ذوالجلال
ہی تمھاری بات مرغوبِ جنابِ ذوالجلال

تم شفیعِ دو جہان ہو سیدِ ابرار ہو
تم ہلالِ برجِ وحدت مہرِ پر انوار ہو
ملک ظلمہ اور نفس کے تمھین مختار ہو
تم ہو تیغِ دینِ حق اور قاتلِ کفار ہو

جو تمھارے سایۂ حفظ و امان مین آگیا
گرمیِ خورشیدِ محشر سے امن وہ پا گیا

مطلعِ دیباچۂ کشف و کرامت ہین رسول
ذرہ پرور شاہِ دین شاہِ رسالت ہین رسول
شاہ بیتِ صفحۂ مہر و عنایت ہین رسول
سچ ہی یہہ خورشیدِ تابانِ صداقت ہین رسول

ذرہ آنکی مہر سے مہرِ درخشان ہو گیا

چرخ پر جلوہ سے اُنکے ماہ تاباں ہو گیا

زینتِ کثرت ہین زیبِ باغِ وحدت ہین رسولؐ
آفتابِ اِنما ہین ماہ طلعت ہین رسولؐ

لالہ زارِ حلہ کی لاریب نزہت ہین رسولؐ
خوبصورت پاک طینت نیک سیرت ہین رسولؐ

دینِ باطل اُنکے دینِ حق نے ناسخ کردیے
اُنکے کلمہ نے عقیدے سب کے راسخ کردیے

تھے نبیِ ذوالکرم نورِ خدا شمس الضحیٰ
ہی اُنھین کی ذات سے شمعِ نبوت کی ضیا

اسلیئے شانہ تھا اُنکے قدِ پُر نور کا
رونقِ بزمِ رسالت ہین وہی شاہِ ہدا

سب کی اُن کے فضل سے عقدہ کشائی ہوئیگی
جادۂ عصیان کے اسیرونکی رہائی ہوئیگی

عشق مین اے ختمِ مرسل آپ کے جو مر گیا
دولتِ ایمان سے مالامال وہ بیشک ہوا

زندگیِ جاودان پایا سدا زندہ رہا
خاتمہ بالخیر اُس کا ہو گیا شر سے بچا

مہربانی آپ کی جسپر ذرا سی ہو گئی
بالیقین اُسپر عنایت کبریا کی ہو گئی

تم ہو حامی ہم گنہگاروں کے بیشک شاہِ دین
شک نہین کچھ اسمین تم ہو رحمۃ للعالمین

حق نے بخشا ہی تمھین تاجِ شفیع المذنبین
آپ سے بخشایشِ اہلِ خطا ہی بالیقین

جز تمھارے خسروِ ملکِ شفاعت کون ہے
روزِ محشر مونس و غمخوارِ امت کون ہے

میرے دل مین ہی تمھارا داغِ الفت یا نبیؐ
آپکی ہی اکتفا مجھ کو حمایت یا نبیؐ

ہی نہ مجھ کو خوفِ خورشیدِ قیامت یا نبیؐ
ہی مجھے کافی تمھارا لطف و شفقت یا نبیؐ

روز و شب لکھتا ہون مدحت آپکی یا شاہِ دین
کام کلکِ دو زبان کو ہی میرے یہہ ماہ و دین

ہین وہ سلطان دو عالم اور امینِ کبریا ۔ شش جہت اور چار ارکان کے ہین وہ فرمان روا
آنکے باعث سبز ہی گلشن عقولِ عشر کا ۔ ہین وہ یکتا دوسرا اُنسا نہین کوئی وفا
ہاتھ اٹھا کے کر دعا اُن کی جناب پاک مین
ہوگی مشکل حل نہ رکھ غم کچھ دلِ غمناک مین

ولہٗ

جلدی سے لا کے دے ورقِ گل صبا مجھے ۔ لکھنا ہی وصفِ روئے شہِ انبیا مجھے
ذرہ تھا رتبہ حق نے دیا مہر کا مجھے ۔ ہو کیون نہ فخر اہلِ سخن پر سوا مجھے
مدّاحِ شاہِ دین کا خدا نے کیا مجھے

وہ منہ مرا کہان جو کرون نعتِ شاہِ دین ۔ ذرے سے مدحِ شمسِ نبوت کی ہو کہین
وہ ہین مہین خلق مین ناچیز ہون کہین ۔ امداد اُنسے پاؤن تو پھر ہی مجھے یقین
ہاتھ آئے بحرِ نعت سے دُرِ ثنا مجھے

سرسبز تیرے ابرِ کرم سے ہے باغِ دین ۔ ہی کونسا وہ گل کہ تیری جس مین بو نہین
تو سرو ہی ریاضِ نبوت کا بالیقین ۔ دنیا کے طوقِ غم مین ہون مین قمریِ حزین
اپنے کرم سے لطف سے کردئے رہا مجھے

یہان نزع کا ہی خوف نہ سکرات کا الم ۔ نہ قبر کے جواب و سوالات کا الم
دوزخ نہ حشر کے ہی صعوبات کا الم ۔ للہ اب نہین ہی کسی بات کا الم
جب تجھسا پیشوا ہی تو پھر ڈر ہی کیا مجھے

چل چل کے پاؤن ہوگئے ہیہات کیا کرون ۔ پہنچا نہ وان تلک تھے مرے بخت واژگون
کیجے کرم کہ روضۂ انور پہ آ رہون ۔ نقشِ قدم پہ آپ کے آنکھین مری ملون
یہہ عین آرزو ہے رسولِ خدا مجھے

تا ہے جو لب پہ ہین تو مرے دل مین ہی تعب ۔ ندّی رواں ہی اشکون کی آنکھون سے روز و شب

عاصی ہون پلصراط پہ ہوگا گذار جب
رکھنا نگاہ مہر کی اُشدم شہِ عرب

ہے روز حشر تم سے یہ چشم وفا مجھے

سراپائی سرور عالم

تیغِ زبان بھی تیغِ دو پیکر سے کم نہین
رنگین ہماری فکر گلِ تر سے کم نہین
ہر اک سخن میرا در و گوہر سے کم نہین
مصرع ہر ایک سرو صنوبر سے کم نہین

ہر شعر پر گمان ہے گلِ نو بہار کا
بلبل ہون باغِ مدحِ رسولؐ کبار کا

ہے کلک رشکِ شاخِ گلِ نو بہار آج
نقطہ ہے خال عارض گلگون عذار آج
ہر اک ورق ہے غیرتِ روئے نگار آج
ہوگی گل حروف پہ بلبل نثار آج

ابر کرم نبیؐ کا گہربار ہو گیا
مضمون کا سبز تختہ گلزار ہو گیا

دریائے طبع جوش و خروش آشکار کر
جوہر زبان تیغ تو اب آشکار کر
غواص فکر جمع درِ آبدار کر
امداد آج کلک حقیقت نگار کر

مدحت لکھون جناب رسالتمآب کی
دریائے فیض کے گہرِ انتخاب کی

قندیلِ عرش جود رسولِ کریم ہین
لاریب بحرِ فیض کے درِّ یتیم ہین
ماہِ سمائے مہر ہین بیشک رحیم ہین
کانِ کرم ہین معدنِ لطفِ عمیم ہین

اُنکے سوائے مالک کون و مکان ہے کون
اور باعث ثبات زمین آسمان ہے کون

دونون جہان کے شاہ جنابِ رسولؐ ہین
برج عطا کے ماہ جنابِ رسولؐ ہین

سرورِ ریاضِ جاہ جناب رسولؐ ہین — اور شافعِ گناہ جناب رسول ہین

اِنکے ہی سر پہ ختمِ نبوّت کا تاج ہے
ارض و سما مین اِن کی حکومت ہے راج ہے

فرحت دلِ حزین کو محمدؐ کا نام ہے — زیبندہ اِس نگین کو محمدؐ کا نام ہے
مرغوبِ اہلِ دین کو محمدؐ کا نام ہے — محبوبِ مرسلین کو محمدؐ کا نام ہے

اِس نام سے فروغ ہے مہ کے چراغ کو
ہے باعثِ بہار یہہ دنیا کے باغ کو

رفعت ہے احتشام مقامِ رسولؐ پر — قربان ہے عرش زینۂ بامِ رسولؐ پر
شاہِ جہان فدا ہین غلامِ رسول پر — مردے ہوئے ہین زندہ کلامِ رسولؐ پر

عیسیٰ ہزار جان سے قربان ہو گئے
اعجازِ مصطفائی سے حیران ہو گئے

یارب مرے پہ فضل ترا صبح و شام ہو — یارب مرا کلام پسندِ انام ہو
امداد گر اثر ہو زبان کو تو کام ہو — احمد نبی کا مجھسے سراپا تمام ہو

خامہ اگرچہ نخل ہو وادیِ طور کا
تحریر وصف کس سے ہو اُس حق کے نور کا

اللہ رے تنۂ سرِ سلطانِ انس و جان — ہے جسپہ زیب تاجِ فتحنا بعزّ و شان
ہے کنگرے سے عرش کے برتر وہ بیگمان — رتبے کو اُسکے دیکھکے حیران ہین قدسیان

رہوارِ کلک وصف مین پا لنگ ہو گیا
قاصر زبان ہو گئی مین دنگ ہو گیا

تھی زلف وہ کہ جسکے نہ ہمسر ہو زلفِ حور — واللیل جسکی شان ہے قرآن مین ظہور
تھا جلوہ گر جبینِ منوّر کا ایسا نور — پروانہ جسکو دیکھکے ہوتی تھی شمعِ طور

خورشیدِ چرخ اُسپہ بلا گرد ہو گیا
شرمندگی سے ماہ کا رُخ زرد ہو گیا

نرگس کی شاخ ابروئے پُرخم پہ تھی نثار
غمزہ و عشوہ اُس کا بیان ہو نہ زینہار
اور چشم پر فدا گلِ نرگس تھے بار بار
تھے اُسپہ مردمانِ جہان جان سے نثار

پلکین منافقون کے لئے تیر تیز تھین
اعدائے دینِ حق کے لئے خونریز تھین

دیکھین اگر نگاہ سے بینیِ شاہِ دین
تھی زرد رو صباحتِ رخ دیکھ یاسمین
ہون شرمناک ہوکے خود بینی سب حسین
سرخی سے داغِ رشک تھا لالہ کے دلنشین

گلہائے باغ صورتِ بلبل نثار تھے
اُس رُخکی رنگ و بو پہ فدا بار بار تھے

یحیی العظام تھے لبِ سلطانِ مرسلان
آثار تھے تمام مسیحائی کے عیان
جنبش سے جنکی آتی تھی مردون کے تنمین جان
نازک وہ لب تھے برگِ گلِ تر سے بیگمان

سرخی سے جنکی آتشِ گلزار سرد تھی
غنچون کی ساری گرمیِ بازار سرد تھی

دندان وہ ماہِ دین کے بہت تابدار تھے
لاریب غیرتِ گہرِ شاہوار تھے
انجم فلک سے جن کی چمک پر نثار تھے
ہیرے سے آب و تاب مین وہ بیشمار تھے

جلوے سے اُنکے برق کا دل بیقرار تھا
بیچین تھی مدام سدا اضطرار تھا

وصفِ زبانِ احمدِ مرسل ہو گیا رقم
دُرجِ دہن وہ چشمہ حیوان سے تھا نہ کم
ماہیِ بحرِ نور تھی وہ موجِ فیضِ یم
چاہِ ذقن کی چاہ ہو کیونکر نہ دمبدم

رہتا ہے اپنا یوسفِ دل اُسکی چاہ مین

ڈوبا ہوا ہی عشقِ رسالت پناہ مین

رشکِ شعاعِ شمس وہ ریشِ شریف تھی
بو جسکی رشکِ مشکِ خطا و ختن ہوئی
مظہر تھی گویا نورِ خدائے غفور کی
کہتے تھے اسکو دیکھکے صل علی سبھی

سنبل کو اسکے بالونپہ جینا وبال تھا
سب پیچ و خم کو بھول پریشان حال تھا

وہ گوش تھے جنابِ رسالتمآب کے
رہتے تھے آشناے سخنِ کردگار سے
دیکھے نہ آنکھ سے نہ کبھی کان سے سُنے
پردے سے رمزِ حق کے ہمیشہ دوچار تھے

رتبے مین کانِ لعل و جواہر سے فوق تھے
حلقہ بگوش اُنکے سبھی تحت و فوق تھے

اللہ رے گلوئے مبارک کی نازکی
گردن رسولِ حق کی صراحی سے کم نہ تھی
صورت دکھائی دیتی تھی جس سے کلام کی
اور شمع سان تھی ساعد و شانہ کی روشنی

تھین رشکِ شمعِ طور نبیؐ کی کلائیان
دیکھی کبھی نہ ہونگین نہ ایسی کلائیان

روشن تھین صورتِ یدِ بیضا ہتھیلیان
اور انگلیون کا اُس یدِ قدرت کے کیا بیان
ملتا تھا دست دیکھکے خورشیدِ آسمان
جن سے ہوا تھا چشمۂ آبِ روان روان

ایک فوج اُنکے آب سے سیراب ہوگئی
جنگل بھی سبز کشت بھی شاداب ہوگئی

ناخن مین بھی جنابِ محمدؐ کے وہ ضیا
اُن ناخنون پہ رنگِ حنا دیکھ خوشنما
ماہِ دو ہفتہ جن سے بنا تھا ہلال سا
لعل و عقیق ہوتے تھے سو جان سے فدا

کونین کے وہ عقدہ مشکلکشا ہوئے
مرہم عطا کا ہر خراشِ خطا ہوئے

اس سینے میں تھا علمِ لدُنی بھرا ہوا
کینہ سے خالی مہر سے حق کی بھرا ہوا

سرِّ خدائے پاک بتمامی بھرا ہوا
حلم و حیا و نورِ الٰہی بھرا ہوا

سینہ نبیؐ کا عرش خدا کا نگینہ تھا
اور روشنی میں رشک دہ طورِ سینہ تھا

حیرت ہے مجھ کو صورتِ آئینہ کیا کروں
رتبے میں عرشِ خالقِ اکبر سے ہے فزوں

تشبیہ کس سے میں دلِ شاہِ امم کو دوں
قبلہ کہوں کہ کعبۂ اہلِ صفا کہوں

نورِ خدائے ارض و سما سے بنا ہے وہ
کہیے اُسے جو خانۂ حق تو بجا ہے وہ

ٹھہرے وہ پشتِ پاک کا نزدیک دور تھا
تابندہ اُس سے صورتِ آئینہ نور تھا

جس سے نشانِ مہرِ نبوت ظہور تھا
حیران صفائی دیکھ کے اسکی بلور تھا

دیکھے جو پشتِ پاک رسولِؐ کریم کی
اُس شخص پر حرام ہو آتش جحیم کی

تحریرِ وصفِ موئے کمر مجھ اگر ہوا
پاؤں کا دستیاب وہ مضمون اگر ہوا

عنقائے کلکِ فکر ہی بے بال و پر ہوا
سردارِ انبیاؐ کا کرم بیشتر ہوا

پاؤں جو پاؤں سر پہ بلا فرق میں رکھوں
ہاتھ آئے اُن کی خاک تو کحل البصر کروں

اے ابرِ فیضِ رحمتِ حق شافعِ امم
کیجے نگاہِ لطف کہ ہو دور درد و غم

از بہرِ آلِ اطہر و اصحابِ محترم
عرضِ وفائے زار یہی ہے شاہِ ذوالکرم

دل کے نگیں پہ نقشِ محبت جما رہے
جبتک جیئے یہہ مدح سرا آپکا رہے

ولہ

حبِّ نبوی کام بہت آئیگی یارو
دکھ درد بلا رنج سے چھڑوائیگی یارو
لاریب خدا تک تمھیں پہنچائیگی یارو
جو دل کے مطالب ہیں وہ برلائیگی یارو

اللہ کا دیدار یہہ دکھلائیگی یارو

حبِّ شہِ اکرم سے ہو جنّت میں رسائی
ہو الفتِ احمدؐ سے جہنّم سے رہائی
ایمان کو تمھارے ہوا اِسی سے ہی صفائی
مشکل کی ہوا اسکے ہی سبب عقدہ کشائی

ہر حال میں ہر امر میں کام آئے گی یارو

مقبول دعا ہو گی اِسی کے ہی سبب سے
راحت تمھیں دلوائیگی یہہ رنج و تعب سے
یہہ موردِ الطاف کرے گی تمھیں سب سے
یہہ حبِّ نبیؐ تم کو ملا دیوے گی رب سے

امداد کو سب کام میں یہہ آئیگی یارو

الفت شہِ دین کی تمھیں مسرور کریگی
رنج و الم و درد کو سب دور کریگی
یہہ جلوہ نما حق کا تمھیں نور کریگی
ظلمت لحدِ تار کی کافور کریگی

یہہ روشنی اندھیارے کی بنجائیگی یارو

میزان میں جب نیکی بدی جائیگی تولی
اُسوقت کی اللہ رکھے شرم ہماری
جس دل میں محبت شہِ ابرار کی ہو گی
کردیوے گی وہ اسکا گران پلۂ نیکی

اور پل سے وہی پار اُتروائیگی یارو

خلّاقِ دو عالم کی کرو دل سے اطاعت
صلوٰۃ پڑھو شاہِ رسولانؐ پہ بکثرت
دنیا میں یہہ دو دن کی حیاتی ہی غنیمت
پھر کچھ نہیں بن آئیگی طاعت نہ عبادت

جسوقت کہ جان تن سے نکل جائیگی یارو

مقبول وفا کی یہہ دعا بارِ خدا کر
دینداروں کو حبِّ شہِ لولاکؐ عطا کر
دلشاد رہیں جان کو محمدؐ پہ فدا کر
یہہ بات میری خوب سنیں گوش کو وا کر

پڑھتے رہو صلواۃ کہ کام آئے گی یارو

وله

ہیں ارض و سما تابعِ فرمانِ محمدؐ
حور و ملک و جن ہیں ثنا خوانِ محمدؐ
ہی عرش سے رتبہ میں فزون شانِ محمدؐ
ہی رشکِ ارم روضۂ رضوانِ محمدؐ
کچھ کم نہیں رضوان سے ہی دربانِ محمدؐ — صلی اللہ علیہ وسلم

وہ سرورِ کونین ہیں سلطانِ رسل ہیں
مضمون وہ گل باغِ نبوت کے جو گل ہیں
وہ خضرِ رہِ دین ہیں وہ ہادیٔ سبل ہیں
رنگین میرے اشعار سبھی صورتِ گل ہیں
ہوں بلبلِ مداحِ گلستانِ محمدؐ

کس منھ سے کرے مدحتِ حسنِ شہِ عادل
یاقوت کا مرجان کا ہوا خون جگر و دل
ہی گنگ زبان نطق کی طاقت ہوئی زایل
بیقدر ہوئے لعل و گہر جنکے مقابل
اللہ رے قدرِ لب و دندانِ محمدؐ

وہ بارگہِ پاکِ شہِ دین ہی مکرم
حضرتؐ کا بہت رتبۂ عالی ہی معظم
تسلیم کو سر پیرِ فلک کا ہی جہان خم
خورشیدِ جہانتاب جسے کہتا ہی عالم
ہی ذرۂ خاکِ درِ ذیشانِ محمدؐ

رنگینیِ رخسارِ پیمبرؐ سے ہر اک گل
غنچہ کا جگر خون ہے لب دیکھکے بالکل
بیتاب گلستان میں ہی ہمصورتِ بلبل
شرمندہ رخ و زلف سے ہیں لالہ و سنبل
نرگس ہے خجل دیکھکے چشمانِ محمدؐ

میں بندۂ عاصی ہوں اگر لاکھ سیہ کار
آنے نہیں دیگا کبھی ظلمت کو یہ نہار
پر نام ہی پر نور تمھارا اے شہِؐ ابرار
پہنچائے گا لاریب چراغِ لحدِ تار
ہی دل میں جو داغِ غمِ ہجرانِ محمدؐ

ہم جرم سے ہیں لاکھ گر آلودۂ کلفت
حامی ہیں ہمارے وہ مہِ اوجِ نبوت
ہی اک نظر اس عینِ عنایت کی کفایت
خورشیدِ قیامت کی وفا کچھ نہیں دہشت

کافی ہی ہمین سایۂ دامانِ محمدؐ

ولہ

خورشیدِ نبوّت جو نمودار نہ ہوتا
ظلمتکدۂ دہر پُرانوار نہ ہوتا
دنیا مین چلن دین کا اظہار نہ ہوتا
باطل سے سوی حق کوئی زنہار نہ ہوتا
گر لطف جنابِ شہِ ابرار نہ ہوتا

بیشک ہین نبی چشمۂ الطاف و مروت
لاریب نبیؐ ہین گہرِ بحرِ ہدایت
ہین ابرِ عطا کانِ کرم حامیِ اُمّت
کرتے نہ اگر وہ نظرِ مہر و عنایت
بیڑا کبھی ہم عاصیونکا پار نہ ہوتا

غم دور ہی الطافِ شہِ ہر دو سرا سے
فرحت ہی میرے دلکو محمدؐ کی ولا سے
پاتا نہ رہائی بخدا حرص و ہوا سے
آزاد نہ ہوتا مین کبھی رنج و بلا سے
گر عشقِ شہِ دین مین گرفتار نہ ہوتا

ہی ذاتِ شہنشاہِ رسل سب سے مکرّم
مداح نہ کیون اہلِ جہان اسکے ہون ہردم
وہ کشورِ لولاک کا ہی شاہِ معظّم
اسکے ہی لئے حق نے بنایا ہی یہ عالم
وہ گل جو نہوتا تو یہ گلزار نہ ہوتا

الطافِ خدا سے مجھے ہوتا جو میسر
نظارۂ آئینۂ رخسارِ پیمبرؐ
ہوتا یہ مرا بخت زبون بخت سکندر
ملتی مجھے صحرائے مدینہ مین جگہ گر
گلزارِ جہان کا مین طلبگار نہ ہوتا

رلواتی ہی سلطانِ دو عالم کی جدائی
بیتابیِ دل جان مری لب پہ ہی لائی
پہنچون جو مدینہ مین تو غم سے ہو رہائی
ہوتی جو درِ پاک تلک میری رسائی
یہ رنج و الم کچھ بھی مجھے زنہار نہ ہوتا

گر عمر بسر وصف مین ہو یا شہِ ابرار
ہو بال برابر نہ ثنا آپ کی زنہار

مین اِن پہ فدا جان سے اور دل سے ہون بار بار
ہوئے نہ وفا میرے جو یہ شاہ مددگار
واعقدۂ مشکل میرا زنہار نہوتا

ولہ

بخشش احمد مرسل ہی گنہگارون پر
اُنکا احسان ہی عالم کے خطاوارون پر
اُنکو سرداری ہی کونین کے سرداروں پر
کیون نہ پھر اُن کو بزرگی ہو سب ابرارون پر
ماہ کو ہوتا ہی لاریب شرف تارون پر

حبّذا اصل علی شوکت و شانِ احمدؐ
عقل حیران ہی میری سنکے بیانِ احمدؐ
ماہی چشمۂ عرفان تھی زبان احمدؐ
غیرت مصحف ناطق تھا دہانِ احمدؐ
جب تو دانتون کو فضیلت ہوئی سیپارون پر

احمد پاک سا دنیا مین نہ ہوگا نہ ہوا
سب سے ہی اُس شہ اطہر کا دہ بالا رتبا
مثل خورشید یہہ اعجاز ہی روشن اُسکا
چشمۂ اُس بحر نبوّت کی جو انگلی سے بہا
فوقیت ہو گئی صحرا کو چمن زارون پر

نور سے اُسکے ہوئی شمعِ رسالت روشن
اُسکے عالم مین ہین اعجاز و کرامت روشن
اُسکے جلوے سے ہوا مہر ہدایت روشن
ماہ بھی دیکھکے اُس شاہ کی طلعت روشن
کبک سان لوٹتا ہی رشک کے انگارون پر

آپ پر ختم ہی ای فخر عرب چارہ گری
آپ سے سیکھی مسیحا نے ہی سب چارہ گری
آپ کی ذات سے ہی ہمکو طلب چارہ گری
یا رسولِ عربی کیجئے اب چارہ گری
وقت مشکل ہی بہت ہجر کے بیمارون پر

یہہ دعا ہی تیری درگاہ مین اے ربِ غفور
پھر نئے سر ہو بہارِ چمنِ دین کا دَور
ہو خزان گلشن دینِ شہ لولاکؐ سے دور
جلد ہو جائے کہین مہدی ہادی کا ظہور
ظلمِ کفّار بڑھا جاتا ہی دینداروں پر

عفو ہو جائینگے تیرے بھی گنہ خوف نہ کر — چشمۂ چشم ہے مت اشک بہا شام و سحر
ہین نبی شافعِ کل ساقیِ حوضِ کوثر — ای وفا آئے نکے بجز کوئی بروزِ محشر

رحم فرما نہیں ہونے کا گنہگارون پر

تضمین

تعریف کسے قیصر و فغفور کی سوجھی — تصویر ہین آئینۂ نور کی سوجھی
سرداروں کو حقیقتِ منصور کی سوجھی — زاہد کو ثنا خلد کی اور حور کی سوجھی

موسیٰ کو تجلّی جبلِ طور کی سوجھی
پر ختمِ رسالت کو بہت دور کی سوجھی

کونین کا وہ شاہ ہے سرتاجِ امم ہے — مقبولِ خدا دافع ہر درد و الم ہے
جو لکھین ثنا اسکی زیادہ سو وہ کم ہے — ہم خوب سمجھتے ہین اسیکا یہہ کرم ہے

موسیٰ کو تجلّی جبلِ طور کی سوجھی
پر ختمِ رسالت کو بہت دور کی سوجھی

مین احمدِ مختار کی الفت سے ہون شاد — غم سے الم و رنج سے بیشک ہون مین آزاد
مین انکا ثنا خوان ہون مجھے انکی ہے امداد — یہہ شعر نظیر انکی ثنا مین ہے مجھے یاد

موسیٰ کو تجلّی جبلِ طور کی سوجھی
پر ختمِ رسالت کو بہت دور کی سوجھی

تم شاہِ رسل اور خدا کے ہو پیارے — تم مہرِ منور ہو نبی سب ہین ستارے
مرغانِ چمن وصف سے سب خوش ہین تمھارے — یہہ مدح مین گلبانگ کیا کرتے ہین سارے

موسیٰ کو تجلّی جبلِ طور کی سوجھی
پر ختمِ رسالت کو بہت دور کی سوجھی

اللہ رے ضیا روے رسولِ عربی کی — تھرانے لگی دیکھ کے چشمِ فلک بھی

ذرّے کی ہوئی مہر جہاں تاب پہ ہیبتی
حضرت نے نقاب رخِ انور جو الٹ دی

موسیٰ کو تجلّی جبلِ طور کی سوجھی
پر ختمِ رسالت کو بہت دور کی سوجھی

افلاک چہارم پہ پہنچا نہ مسیحا
پا بوسیِ حضرت کو نہ پر تو اُتر آیا
دم الفت احمدؐ کا اگرچہ نہیں بھرتا
جلوہ جو ذرا دیکھ لیا ناخنِ پا کا

موسیٰ کو تجلّی جبلِ طور کی سوجھی
پر ختمِ رسالت کو بہت دور کی سوجھی

کرتا ہی یہی عرض و فا بندۂ ناچار
کام آپ کی توصیف کا اسکو رہے ہر بار
زندہ رہے جبتک کہ جہاں میں یہہ گنہگار
یہہ مدح رہے وردِ زبان یا شہِ ابرار

موسیٰ کو تجلّی جبلِ طور کی سوجھی
پر ختمِ رسالت کو بہت دور کی سوجھی

ولہ

اللہ کے ہیں محرمِ اسرار محمدؐ
ہیں اشرفِ مخلوق و خوش اطوار محمدؐ
گنجینۂ عرفان کے ہیں مختار محمدؐ
شاہانِ دو عالم کے ہیں سردار محمدؐ

بیشک ہیں دوائے دلِ بیمار محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم

لولاک کا خالق سے خطاب انکو عطا ہی
مشکل کا انھیں عقدہ کشا حق نے کہا ہی
انکے ہی سبب گلشنِ ہستی کی بنا ہی
انسے چمنِ دینِ خدا سبز ہوا ہی

بستانِ نبوت میں ہیں انہار محمدؐ

یہہ نور ہیں اللہ کے و اصل ہیں یہہ رب سے
خالق نے بڑے انکے مراتب کئے سب سے
اشراف ہیں اشراف ہیں اشراف عرب سے
اسلام نے پائی ہی بہار انکے سبب سے

ہیں گلشنِ دیں میں گلِ بیخار محمدؐ

سلطانِ رسولان شہِ ابرار ہیں بیشک
ہم دل سے محمدؐ کے پرستار ہیں بیشک

عالم کے لئے رحمتِ غفار ہیں بیشک
ہم جانتے ہیں سب کے وہ سردار ہیں بیشک

اُمت کے ہیں لاریب مددگار محمدؐ

جو اِن کا محب ہی وہ محبِ ربِّ علا کا
لاریب رضا جو ہی خدا اِن کی رضا کا

دشمن ہی جو اِنکا وہ نہیں دوست خدا کا
دلبر جو میرے نقش ہی اِس شہ کی ولا کا

ہر حال میں ہیں اپنے مددگار محمدؐ

جز یادِ رسولِ عربیؐ اور نہ کر یاد
اِس دیرِ خرابات کی قایم نہیں بنیاد

اِس یاد سے ہوگا دلِ ویران تیرا آباد
دنیا کی محبت میں نہ کر عمر کو برباد

رکھ عشق کہ ہوں تیرے مددگار محمدؐ

ہوں خاک نشین اور ہوں میں بندۂ کمتر
مقبول یہہ ہو عرض مری ای میرے سرورؐ

تم چرخِ اجابت کے ہو شاہا مہِ انور
یثرب کی زمین لاشِ وفا کو ہو میسر

کرتا ہی دعا منت سے یہہ ہر بار محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم

تضمین

حسنِ شہِ دین جس میں یوسف سے سوا ہی
حسرت سے جگر ماہ کا صد چاک بنا ہی

وہ ذرہ ہی ای مومنو یہہ شمسِ ضحیٰ ہی
خورشیدِ فلک دیکھکے محجوب ہوا ہی

کیا صلِّ علیٰ روئے رسولِ دوسرا ہی
وہ لوحِ جبین مرأتِ انوارِ خدا ہی

وہ نورِ نبیؐ کے ہی برخِ رشکِ قمر میں
جو حسن و نزاکت ہی شہِ جن و بشر میں

دیکھا نہیں یہہ نور کبھی روئے سحر میں
وہ آب نہ وہ رنگ نہ بو ہی گلِ تر میں

کیا صلِّ علیٰ روئے رسولِ دوسرا ہی
وہ لوحِ جبین مرأتِ انوارِ خدا ہی

بیشک ہیں محمد چمن آرائے ملاحت
لاریب ہیں رنگ گلِ گلزار لطافت
حورانِ جنان دیکھکے اُس شاہ کی طلعت
کہتی تھیں یہہ حیران ہو آئینہ کی صورت

کیا صلِّ علیٰ روئے رسولِ دوسرا ہے
وہ لوحِ جبین مرأتِ انوارِ خدا ہے

رُخ احمدِ مرسل کا گلِ باغِ عدن تھا
بلبل سا فدا اسپہ ہراک اہل چمن تھا
سرگرم ثناخوانی سلطانِ زمن تھا
سوسن کے زبان نہ دہنی گلشن میں سخن تھا

کیا صلِّ علیٰ روئے رسولِ دوسرا ہے
وہ لوحِ جبین مرأتِ انوارِ خُدا ہے

رتبہ ہے بڑا سرورِ اُمّی لقبی کا
سرتاج ہے لاریب وہ ہرایک نبی کا
ہے حسن غلام اُس شہِ عالی نسبی کا
یہہ قول ہے معشوقۂ مصری حلبی کا

کیا صلِّ علیٰ روئے رسولِ دوسرا ہے
وہ لوحِ جبین مرأتِ انوارِ خدا ہے

جدم شبِ معراج ہوئے جلوہ نمائم
افلاک پہ ہے ماہِ مبین حسن کے قلزم
ہرایک پیمبر ہوا وارفتہ و خود گم
عیسیٰ نے کہا دیکھکے بر چرخِ چہارم

کیا صلِّ علیٰ روئے رسولِ دوسرا ہے
وہ لوحِ جبین مرأتِ انوارِ خدا ہے

رکھئے نظرِ لطف و عطا یا شہِ ابرار
تم بن نہیں حامی کوئی اِس کا شہِ ابرار
ہے آپکا یہہ بندۂ ادنیٰ شہِ ابرار
یہہ مدح و فاکی ہو پذیرا شہِ ابرار

کیا صلِّ علیٰ روئے رسول دوسرا ہے
وہ لوحِ جبین مرأتِ انوارِ خدا ہے

ولہ

ہجر میں ہوں زار و نالاں یا رسول
رنج ہی راحت کا ساماں یا رسولؐ
وصل کا ہی عین ارماں یا رسولؐ
عیش غم ہی مجھکو ہر آن یا رسولؐ
روز و شب ہوں چشم گریاں یا رسولؐ

دن دکھا جلدی وہ رب العالمین
ہند میں رہنے سے ہوں میں دل حزین
روضۂ شمس الضحیٰ دیکھوں کہیں
آ گئی ہی یاد یثرب کی زمین
ہوں میں کیا جنت کا خواہاں یا رسولؐ

وصف مہر روئے روشن کیا کروں
توسن طبع رواں ہی سرنگوں
کیا ہی مہتاب اسکے جو تشبیہ دوں
صورت ماہ فلک حیرت میں ہوں
شکل آئینہ ہوں حیراں یا رسولؐ

دل نہ ڈانواں ڈول کر معیوب ہی
اپنے جی کو تو ہی مطلوب ہی
چاہ دلمیں رکھ بہت ہی خوب ہی
آب حیواں سے سوا مرغوب ہی
تیرے در کی خاک ہر آن یا رسولؐ

دل زر داغ نبیؐ سے ہی بھرا
گنج قاروں کو نہ دیکھوں آنکھ اٹھا
مرد مفلس ہوں اگر تو کیا ہوا
ہوں گدائے شاہ دیں میں ای وفا
نقش لوح دل ہی ہر آن یا رسولؐ

ولہ

گر میسر شہ لولاک کی رویت ہو جائے
جسپہ اے شاہ ترا ظل عنایت ہو جائے
دور سب آئینۂ دل سے کدورت ہو جائے
مہرباں اسکے لئے خالق خلقت ہو جائے
دین و دنیا میں نہ کیوں صاحب عزت ہو جائے

سرور کون و مکاں فخر عرب فخر عجم
کرم اے حال پہ الطاف کہ میں ہوں پر غم
سید جن و بشر شاہ رسل نیک شیم
رکھ عطا کا میرے اب زخم خطا پر مرہم

تاکہ اس رنج سے حاصل مجھے راحت ہو جائے

وصفِ حضرت لکھے یہہ کلک میں مقدور نہیں — آگے اُس نورِ خدا کے ایسے کچھ نور نہیں
سچ ہی مجھسا کوئی عاصی نہیں مجبور نہیں — برکت سے تیرے قدموں کی شہا دور نہیں
دفع سر سے میرے عصیاں کی یہہ زحمت ہو جائے

میرے حامی ہمارے رہبر میرے سرور تم ہو — اور بستانِ رسالت کے گلِ تر تم ہو
برجِ الطاف و عنایات کے اختر تم ہو — بالیقیں مخزنِ اوصاف کے گوہر تم ہو
آپ کی کس سے بھلا طے رہِ مدحت ہو جائے

یہی امید ہی خلاقِ بنی آدم سے — نکلیں ارمان نہیں اپنے دلِ پُر غم کے
درِ دولت پہ رسائی ہو شہِ اکرم کے — تو یقیں ہی میرے طالع کا ستارا چمکے
کوکبِ بخت کی سب دُور نحوست ہو جائے

ہوں سیہ رو میں گناہوں کی سدا شامت سے — روسفیدی کی ہی امید تیری رحمت سے
ایسے ہر دوسرا مجھ کو بچا آفت سے — کچھ نہیں دور ہی تیرے کرم و شفقت سے
مجھ گنہگار کی بخشش کوئی صورت ہو جائے

جو کہ ہی دل سے محبِ شہِ ابرار وفا — بحرِ اندوہ سے لاریب وہ ہے پار وفا
اس نصیحت کو مرے بھول نہ زنہار وفا — پڑھ درودِ احمدِ مختار پہ ہر بار وفا
حشر میں تیرے گناہوں کی شفاعت ہو جائے

تضمین غزلِ لطف

جسنے ای دوستو آنکھوں سے نہ دیکھا ہو گا — غیب کے راز سے آگاہ بھلا کیا ہو گا
جیتے جی یہہ نہیں معلوم معما ہو گا — مرتے دم عشق نہفتہ میرا افشا ہو گا
دمبدم نام نبی منہہ سے نکلتا ہو گا

جو کہ دیوانہ تیرا ایسا والا ہو گا — اسکو آسیب پری دیو نہ جن کا ہو گا

اسکو خورشید قیامت کا نہ دھوکا ہوگا | جسنے دیکھا تری دیوار کا سایا ہوگا

دھوپ سے بدتر اُسے سایۂ طوبیٰ ہوگا

ہون جو مین عاشقِ جانبازِ امامِ دین کا | دلکو اسواسطے رہتی ہی کشش صبح و مسا
آزمایش ہی یہی منظور اگر ای رفقا | گر مدینہ کے سوا مجھکو کہین دفنایا

دیکھیو نہ میرا گور مین لاشا ہوگا

نہ عرب کے ہی فصیحون مین وہ شیرینی ہی | نہ عجم کے ہی بلیغون مین وہ شیرینی ہی
نی شکر مین نہ نباتون مین وہ شیرینی ہی | احمدِ پاک کی باتون مین وہ شیرینی ہی

بخدا قند بھی ایسا نہین میٹھا ہوگا

جا کے یہہ مدح سنائینگے مدینہ کیطرف | دلکے ارمان یہ آئینگے مدینہ کیطرف
قبلۂ دین کو جو پائینگے مدینہ کیطرف | پھر بل کعبہ سے جائینگے مدینہ کیطرف

بخت واژون جو ہمارا کبھی سیدھا ہوگا

تیرے روضہ کا تصور جو وہان لاؤنگا | باغِ فردوس سے لاریب مین گھبراؤنگا
دلِ وحشی کو نہ قابو مین وہان پاؤنگا | پیرہن پھاڑ کے جنت سے نکل جاؤنگا

یاد جسدم مجھے صحرائے مدینہ ہوگا

سرورِ کون و مکان پہ ہون دل و جان سے نثار | نہین محبوب گنہ ہونگے میرے زیرِ شمار
حورین سننے کو کھڑی ہونگی وفا باندھ قطار | حشر کو پیش خدا جب یہہ پڑھونگا اشعار

لطف ہر سمت کو غل صلِّ علیٰ کا ہوگا

معجزہ

ولہ

درخت

خدا کے خاص نبی مصطفےٰ احمد ہین | جہان پہ رحمتِ ربّ العلا محمد ہین
نہین خدائے احد سے جدا احمد ہین | یہہ مسیح ہی ہان کہ امام الورا محمد ہین

ظہورِ نور ہر اک جا وہ نور حق کا ہی

ہر جا غ

چراغِ دین ہی اُسی سے ظہورِ حق کا ہی

وہ آفتابِ نبوّت ہی حامیِ دین ہی
اُسیکے رنگ سے گلزارِ دہر رنگین ہی
اُسی کے نور سے پُر نور ماہ و پروین ہی
وہ رونقِ دو جہان ہی وہ زیبِ تکوین ہی

جو وہ نہوتا تو ہوتا یہہ کب جہان پیدا
زمین نہ ہوتی نہ ہوتا یہہ آسمان پیدا

وہ مصطفےٰ ہی خدا کا وہ برگزیدہ ہی
تمام نبیون کا بیشک وہ نورِ دیدہ ہی
وہ شاہِ مُلکِ رسالت ہی حق رسیدہ ہی
محمدِؐ عربی سرورِ حمیدہ ہی

غلام اُسکا جو ادنیٰ ہو شاہ والا ہو
جو دیکھے قطرہ کو وہ مہر سے تو دریا ہو

تمام خلق کے ہادی رسولِ اکرم ہین
بنائے کشورِ ہستی رسولِ اکرم ہین
شفیعِ امتِ عاصی رسولِ اکرم ہین
بہارِ گلشنِ گیتی رسولِ اکرم ہین

شرف جو اُسکو دیا ہے کب کسی کو دیا
خطاب حق نے سراجِ منیر اُسی کو دیا

خدا نے مہرِ نبوت اُسے عنایت کی
اُسی کے نور سے ہین خلق عرش اور کُرسی
خدا نے شاہیِ اقلیمِ دین اُسے بخشی
اُسی کے نور سے ہی روئے ماہ نورانی

وہ لامکان کا مکین ہی امامِ دین ہی وہ
شفیعِ جرم و خطا ختمِ مرسلین ہی وہ

جو حق نے معجزے سب انبیا کو بخشے تھے
مجال کیا ہی زبان کو صفت جو اُن کی کرے
عطا وہ سب شہِ لولاکؐ کو خدا نے کئے
تمام عمر کرین وصف ادا نہ ہو ہم سے

ولے یہان پہ بیان مختصر مین کرتا ہُون
ظہورِ معجزہ پُر اثر مین کرتا ہُون

محبو خوب سنو اپنے گوش دل رکھکے
وہ اسطرح سے بیان کرتے ہین ولی حق کے
روایت آئی ہی نادر یہہ ایک راوی سے
کہ ایکدن شہ دین میرے خیمہ مین آئے

اور ایک لحظہ وہ بیٹھے پھر استراحت کی
کہ آنکھ لگ گئی اُس خسرو نبوت کی

ہوئے جو خواب سے بیدار وہ شہ والا
غرض وضو سے فراغت ہوئے امام ہدا
طلب وضو کو کیا آب مین نے لاکے دیا
مگر جہان پہ کہ آب وضو پڑا اُن کا

مین دیکھتا ہون وہان اک درخت پیدا ہی
اور اُسکو برگ بھی ہین اور میوہ آیا ہی

زیادہ شیرین ہین پھل اسکے شہد شیرین سے
گرسنہ کھاتے تو ہوجاتے سیر تسکین سے
اور اُسمین بو بھی فزون بوے عنبر چین سے
عجب اثر تھا کچھہ اعجاز سرور دین سے

جو اُس درخت کے پھل کو علیل کھاتا تھا
شفا خدائے صمد کے کرم سے پاتا تھا

جو اُس درخت کے پتون کو بکری کھاتی تھی
زن عقیمہ جو کھاتی تو حاملہ ہوتی
تو شیر بڑھتا تھا اور دور ہوتی بیماری
عجب وہ جھاڑ مین تاثیر حق نے تھی بخشی

دوا برائے مریضان جملہ عالم تھا
کہ فیض معجزہ شاہ جن و آدم تھا

وہ راوی کہتا ہی اک روز کا بنی فزالیا
تو دیکھتا ہون مین کیا ماجرائے ہوش ربا
علی الصباح مین بستر سے جسگھڑی اُٹھا
کہ اُس درخت سے ہین برگ و بار سارے جدا

درخت خشک وہ ہمشکل بید مجنون ہی
سیاہ صورت لیلی ہی اور محزون ہی

یہہ شکل دیکھہ مین آئینہ سان ہوا حیران
پریشان ہوگیا دل مثل زلف محبوبان

جگر مین درد تھا اور لب پہ میرے آہ و فغان
کہ اتنے مین خبرِ فوتِ شاہِ کون و مکان

سنائی آ کے کسی نے جو ناگہان مجھ کو
غش آ گیا مجھے تیرہ ہوا جہان مجھ کو

پھر اسطرح سے ہے راوی وہ راویِ شغال
پھر ایک روز بوقتِ سحر ہوا یہہ حال
کہ جب یہہ واقعہ گذرے تھے تیس ہجرے سال
شجر ہوا شجرِ خار دار کی تمثال

اور اُس کا ایک قلم میوہ گر پڑا سارا
لباسِ برگ سے عریان وہ ہو گیا سارا

مجھے یہہ دیکھ کے اک تازہ غم ہوا پیدا
خبر سنی کہ ہوئے قتل شیرِ ربِّ عُلا
ہنوز دل میرا اس رنج سے نہ سنبھلا تھا
پھر اُسکے بعد کبھی وہ شجر نہ پھل لایا

مگر ذرا اُسے کچھ برگ آتے تھے
انھین سے فیض جو بیمار تھے وہ پاتے تھے

پھر ایک روز بوقتِ سحر شفق پھولی
کہ اسکی ساق سے تھی نہر خون کی جاری
مین دیکھتا ہون کہ حالت یہہ ہو گئی اسکی
برنگِ بید ہر اک شاخ خشک تھی اسکی

زمین پہ برگ و ثمر اُسکے گر پڑے ہین سب
جو اُسکے فیض تھے موقوف ہو گئے ہین سب

یہہ حادثہ میرے جب دم ظہور مین آیا
کہ کربلا کے بیابان مین ہمرہِ رُفقا
سنا ہے حالِ شہادت حسینؑ بیکس کا
پیاسا اہلِ جفا نے اُسے شہید کیا

پھر اُسکے بعد نہ پھولا نہ اُسکو پھل آیا
درخت پر وہ عجب طرح کا خلل آیا

یہہ معجزہ تو سنا تم نے مہربان میرے
خدا امان مین رکھے مکر و شر سے شیطان کے
جنابِ خالقِ اکبر مین اب دعا کیجے
ہر اہلِ دین کو ولائے نبی نصیب کرے

بحقِ احمدِ مرسل شفیعِ جرم و خطا

رسولِ پاک پہ صلوٰۃ پڑھو و ثنا ہر دم
اور اُن کی آل و صحابہ پہ رہو فدا ہر دم
زبان سے کرشہ لولاک کی ثنا ہر دم
یہہ کام نیک ہمارہ اِسمیں مبتلا ہر دم

تیرے پہ لطفِ خداوندِ انس و جان ہوگا
شفیعِ روزِ جزا تجھپہ مہربان ہوگا

تضمین

ہے کون بشر جسپہ کہ رحمت نہیں تیری
ممنونِ عطا کونسی خلقت نہیں تیری
کس قوم میں کس ملک میں شہرت نہیں تیری
حیوان ہے وہ انسان جسے اُلفت نہیں تیری

پتھر ہے وہ دل جسمیں محبت نہیں تیری
ہے خار وہ گل جسمیں کہ نکہت نہیں تیری

تو یوسفِ مصرِ کرم و جود و عطا ہے
خورشید نے اور مہ نے تجھے سجدہ کیا ہے
مداح تیری خلقتِ کُل ارض و سما ہے
تو قبلۂ دین کعبۂ اربابِ صفا ہے

پتھر ہے وہ دل جس میں محبت نہیں تیری
ہے خار وہ گل جس میں کہ نکہت نہیں تیری

مُردوں کو تیرے پانوں کی ٹھوکر نے جلایا
قدموں پہ تیرے سر کو درختوں نے جھکایا
انگشت اُٹھانیسے تیرے مہ اُتر آیا
لب پر یہہ ہر اک بُت تیرے اوصاف میں لایا

پتھر ہے وہ دل جس میں محبت نہیں تیری
ہے خار وُہ گل جس میں کہ نکہت نہیں تیری

مطلوب رضا ہے تیری خلّاقِ زمن کو
بیسایہ کا خالق نے بنایا تیرے تن کو
شاداب کیا تو نے رسالت کے چمن کو
سب جانتے ہیں صاحبِ ایمان یہہ سخن کو

پتھر ہے وہ دل جسمیں محبت نہیں تیری

ہی خار وہ گل جسمین کہ نکہت نہین تیری

تھا علم لدنی تجھے ای شافع محشر
تو قدرت خلاق دو عالم کا ہی مظہر
پنہان کا بھی حال عیان ہوتا تھا تجھپر
شک اسمین جسے ہی وہ ہے کافر کے برابر

پتھر ہی وہ دل جسمین محبت نہین تیری
ہی خار وہ گل جس مین کہ نکہت نہین تیری

دوزخ سے بچینگے تیری شفقت سے شہ دین
پائی رہ دین تیری ہدایت سے شہ دین
بخشیگا خدا تیری شفاعت سے شہ دین
ایمان کی ضیا ہی تیری الفت سے شہ دین

پتھر ہی وہ دل جس مین محبت نہین تیری
ہی خار وہ گل جس مین کہ نکہت نہین تیری

یا شاہ تیرا عشق نہین دلمین ہی جسکے
محروم رہے رحمت خلاق زمان سے
وہ آتش دوزخ سے رہائی نہین پاوے
گر لاکھ نمازی ہی پہ نزدیک ہمارے

پتھر ہی وہ دل جسمین محبت نہین تیری
ہی خار وہ گل جس مین کہ نکہت نہین تیری

جز تیرے نہین اور کوئی دین کا مختار
ہی پاس تیرے مرہم لطف ای شہ ابرار
خالق نے کیا ہی تجھے کل نبیونکا سردار
یہہ خوب سمجھتا ہی وفا نے جگر افگار

پتھر ہی وہ دل جسمین محبت نہین تیری
ہی خار وہ گل جس مین کہ نکہت نہین تیری

ولہ

رحمۃ للعالمین ذات شہ لولاک ہی
زیب افلاک و زمین ذات شہ لولاک ہی
زینت دنیا و دین ذات شہ لولاک ہی
نور حق ماہ مبین ذات شہ لولاک ہی

معدن جود و عنایت ہین محمد مصطفیٰ ؐ
صلی اللہ علیہ وسلم

مخزنِ کشف و کرامت ہین محمدؐ مصطفیؐ

سرورِ کل مرسلین ہین حضرتِ خیرالورا
سب پہ روشن ہی امین ہین حضرتِ خیرالورا

مالکِ تاج و نگین ہین حضرتِ خیرالورا
نورِ حق ہین مہ جبین ہین حضرتِ خیرالورا

خاص اپنے نور سے حق نے اُنھین پیدا کیا
پیشوا ہادی و رہبر سارے عالم کا کیا

مالکِ ملکِ نبوت ہین محمدؐ مصطفیؐ
راحتِ رنجِ قیامت ہین محمدؐ مصطفیؐ

سالکِ راہِ ہدایت ہین محمدؐ مصطفیؐ
حشر کو حامیِ اُمت ہین محمدؐ مصطفیؐ

حقتعالیٰ سے گناہِ عاصیان بخشائینگے
سب کو دوزخ سے چھڑا کر خلد مین لیجائینگے

معنیِ طٰہٰ ہین روشن ماہِ پُر انوار سے
کوثر و تسنیم اُسکے قلزمِ ذخار سے

مزرعِ رنگین سبز اُس ابرِ رحمت بار سے
ہی بہارِ باغِ اعطینا شۂ ابرار سے

عقل وصفِ شہ سوارِ دین مین اپنی دنگ ہی
توسنِ فکرِ رسا جولان ہو کیا یا لنگ ہی

شمعِ بزمِ مصطفیٰ ہی آفتابِ آسمان
باغِ فردوسِ جہان ہی میرے شہ کا بوستان

بندہ داعی مہ انور نہی بے وہم و گمان
کیا رفیع الشان ہی شانِ شفیعِ عاصیان

عرشِ اعلا فرش ہی اُس شاہِ عالیجاہ کا
کیا بڑا ہی مومنو رتبہ رسول اللہ کا

جسکو دیدارِ رسولِ بحر و بر حاصل ہوا
انفراغِ سوزشِ نارِ سقر حاصل ہوا

اُسکو دریائے کرامت کا گہر حاصل ہوا
لطفِ باغِ خلد اُسکو سر بسر حاصل ہوا

یا الٰہ العالمین مقبول ہو میری دعا
مومنونکو دولتِ دیدارِ احمدؐ کر عطا

دلمین ارمان ہے یہی پر جان قربان کیجئے
مبتلائے جرم ہین بخشش کا سامان کیجئے
عرض یہہ در بارگاہِ شاہِ ذیشان کیجئے
یا رسول اللہ مشکل میری آسان کیجئے

موردِ رنج و الم رہتا ہون ہر دم یا نبیؐ
کیجئے لطف و کرم سے شاد و خرم یا نبیؐ

ای صبا گر روضۂ احمدؐ پہ ہو تیرا گذر
بے نہایت اولاً تسلیم میری عرض کر
بعد ازان ہو کر مودب کہہ کہ ای خیر البشر
دردِ دوری سے تڑپتا ہے وفا خستہ جگر

اسکو اب جلدی در دولت پہ بلوا لیجئے
ہے بہت بیچین تسکین اسکی شاہا کیجئے

ولہ

صلی اللہ علیہ وسلم

یا مصطفیٰ محمدؐ تم سب پہ مہربان ہو
کل مومنون کے سر پہ تم سایۂ امان ہو
محبوب کبریا ہو اور فخرِ دو جہان ہو
شوکت نشان تمہین ہو سرتاجِ مرسلان ہو

تم صاحبِ لوا ہو اور شاہِ انس و جان ہو

سو جان سے تصدق حضرت پہ ہر زمان ہو
غافل نہ رہ کسی دم ہر وقت مدح خوان ہو
مقبولِ بارگاہِ خلاقِ دو جہان ہو
مقتولِ تیغ عشق سلطانِ انس و جان ہو

نارِ سقر سے ای دل بیشک تجھے امان ہو

دریائے لطف و احسان ہین مصطفیٰ محمدؐ
حامیٔ اہلِ عصیان ہین مصطفیٰ محمدؐ
مفتاحِ بابِ ایمان ہین مصطفیٰ محمدؐ
ممدوحِ خاصِ سبحان ہین مصطفیٰ محمدؐ

بندہ مین کیا ہے طاقت جو انکا مدح خوان ہو
صلی اللہ علیہ وسلم

ادنیٰ غلامِ احمدؐ ہے شاہِ ہفت کشور
خاکِ درِ نبیؐ کا ذرہ ہے مہرِ انور
بدر الدجیٰ ہین احمدؐ تارے ہین سب پیمبرؐ
پرتو فگن ہون انکے اقدامِ با شرف گر

لاریب سر زمین وہ پھر رشکِ آسمان ہو

تم نورِ کبریا ہو بیشک نبی والا
کعبے سے آپ ہی نے ہر ایک بت نکالا
ظلمات کفر کا منہہ تم نے کیا ہی کالا
تم نے ہی لات و عزیٰ کا کفر توڑ ڈالا
تم شاہِ بت شکن ہو اور دین کے پہلوان ہو

تا لامکان گئے تم معراج میں شہِ دین
حق نے تمھیں پکارا کر کے خطاب آمین
عرشِ خدا کو بخشی خاکِ قدم سے تزئین
مُہرِ نبوت از بس تمکو ہی دی بہ تمکین
تم خاتم النبی ہو سالارِ مرسلان ہو

جسپر عطا ہی تیری اُسپر ہی لطفِ باری
یا شاہ غم کے مارے ہی دلکو بیقراری
عاری ہی جو کہ تجھسے بیشبہہ ننگ ہی عاری
اب ہو رہی ہی حالت نوعِ دگر ہماری
ای مہربانِ عالم للہ مہربان ہو

گل میں ہزار جان سے روئے نبی پہ قربان
غنچون کے لب ہیں ذکرِ مدحِ نبی میں جنبان
ہی داغِ عشقِ احمد لالہ کے دل میں پنہان
پھرتی صبا نہ کیونکر ہر وقت اور ہر آن
بلبل چمن میں وصفِ احمد میں گلفشان ہو

خوفِ گناہ سے ہون جون ابرِ چشم پُر نم
رہتا ہی دل وفا کا بیطرح اسپہ پُر غم
ہی عین بیقراری مانندِ برق ہر دم
از بہر اہلِ بیت و اصحابِ پاک و اکرم
عاجز پہ رحم فرما اے شاہِ لامکان ہو

ولہ

ہو عنایت یہہ بہت مجھ پہ نہیں تھوڑی سہی
رہ گئی غم سے مری جانِ حزین تھوڑی سہی
دلِ رنجور کو راحت ہو کہیں تھوڑی سہی
کر نظر لطف کی ای سرورِ دین تھوڑی سہی
دے مری لاش کو یثرب کی زمین تھوڑی سہی

حق نے وہ سیدِ ابرار کو بخشا ہی جمال
کج نگاہی سے اگر دیکھے ذرا بدرِ کمال
نہ زمین پر نہ فلک پر ہے کوئی اُنکے مثال
نور کا فور ہو بن جائے ابھی مثلِ ہلال

ہمسری بھی تو کرے ماہ مبیں تھوڑی سی

حرص دنیا سے کسی دن ہمیں فرصت نہ ہوئی
زندگی لہو و لعب ہی میں تھی بسر ہونے کی
خواب غفلت سے کبھی آنکھ ہماری نہ کھلی
نظر آیا نہ کبھی جلوۂ رخسار نبی

نکلی حسرت بھی مرے دل کی نہیں تھوڑی سی

نہ ہمیں روز قیامت کی ہو سختی سے ڈر
نہ اندھیرے سے شب گور کے ہو ہم کو ضرر
نہ تو پل سے نہ تو دوزخ سے ہی کچھ ہمکو خطر
باغ جنت میں اڑاوینگے مزے خوش ہو کر

مہربانی جو تیری ہو مہ دیں تھوڑی سی

آپ ہیں شمس ضحیٰ ماہ مبیں نور الٰہ
آپ سے عرض وفا کی ہے یہی شام و پگاہ
خاتمہ خیر ہو شیطان کے شر سے ہو پناہ
نزع کے وقت میں دیدار دکھا دو للہ

جان جب تن میں ہو باقی شہ دیں تھوڑی سی

ولہ تضمین غزل کافی

تیغ حب مصطفیٰ کا زخم کھانا چاہیئے
زندگی جاوداں قبضے میں لانا چاہیئے
اس سعادت کو نہ ہاتھوں سے گنوانا چاہیئے
بار عشق احمدی کافی اٹھانا چاہیئے

گر نہیں یہ غم تو غم سے مر ہی جانا چاہیئے

کرتی ہے مقبول یزداں حب محبوب خدا
عفو کرواتی ہے عصیاں حب محبوب خدا
دل میں اپنے رکھے ہر آن حب محبوب خدا
جب کہ ٹھہری عین ایماں حب محبوب خدا

الفت حضرت بھلا پھر کیا چھپانا چاہیئے

عشق یزداں آپ کی الفت سے ہوتا ہے حصول
نور عرفاں آپ کی الفت سے ہوتا ہے حصول
قرب رحماں آپ کی الفت سے ہوتا ہے حصول
دین و ایماں آپ کی الفت سے ہوتا ہے حصول

طالب ایماں کو یہ باتیں سنانا چاہیئے

دشمنان دیں جو ہیں ملعون حسد سے بے سبب
کچھ کا کچھ بکدیتے ہیں در شان سلطان عرب

خوب ہی کرنا تھا ہیں یہہ و لہو لعب
شاید آجاہیں طریقِ راستی پر بے ادب

درسِ عشقِ مصطفائی کو سنانا چاہیے

یہہ دعا ہی رات دن خلاقِ مہر و ماہ سے
دل ہمارا روشن ہو حبِ شہِ ذیجاہ سے
ہی وہ بندہ حق کی بیشک راندۂ درگاہ سے
جسکو کچھہ بہرہ نہیں حبِ رسول اللہ سے

اسکو جھوٹا دعوئے ایمان میں جاننا چاہیے

آل و اصحابِ نبی پر جو فدا ہر بار ہے
مومنِ کامل وہ ہی لاریب اور دیندار ہے
گوشِ دل رکھکر سنو گر مغفرت درکار ہے
قول یہہ میرا نہیں قولِ شہِ ابرار ہے

مخبرِ صادق کے فرمانیکو ماننا چاہیے

جانکر گمراہ جو ہو وہ بڑا نادان ہی
عقل سے رکھتے ہو بہرہ اور بجا اوسان ہے
احمدِ مرسل کی سمجھو سب سے عالی شان ہی
کچھہ بھی گر دلمیں تمہارے خواہشِ ایمان ہے

ہر بشر سے آپ کو محبوب جاننا چاہیے

مثلِ گل خندان رہو گے خلد کے گلزار میں
جرم ہونگے عفو پاؤگے نہ جلنے نار میں
سرخرو ہو جاؤگے اللہ کے دربار میں
جان و دل قربان کرو حبِ شہِ ابرار میں

مغفرت کے واسطے کچھہ تو ٹھکانا چاہیے

ہیں جنابِ مصطفےٰ آئینۂ سرِ خدا
ہو سکے کب انکے حسنِ پاک کی مدح و ثنا
دیکھتے ہی ہو گئے حیران سارے انبیا
روئے اطہر خوب ہے والاحسن اصلِ علیٰ

ایسے محبوبِ خدا پر دل لگانا چاہیے

بحرِ اشفاق و کرم کے تھے نبی درِ یتیم
ان کو خالق نے کیا تھا معدنِ لطفِ عمیم
شک ہو جسکو دیکھہ لے قرآن میں وہ بیخوف و بیم
شاہدِ اخلاقِ حضرت آیۂ خلقِ عظیم

والضحیٰ وصفِ رخِ پُر نور جاننا چاہیے

ہاتھہ آتے ہیں وفا مضمون بلند افلاک سے
لکھتے ہیں اشعار برجستہ بہت ادراک سے

ربط ہی گور و نزو شب مدح شہ لولاک سے
سیری کافی نہین ممکن ہی نعت پاک سے

عندلیب زار کو گل کا فنا چاہیے

ولہ

ای شفیع المذنبین خیر الامم
ہو رہی ہی معصیت دل کو الم
ای نبی المحترم نیکو شیم
ہو رہا ہون مبتلائے درد و غم

یا رسول بحر و بر کیجے کرم
شامت اعمال سے ہون چشم نم

تم ہو بیشک لامکان کے نازنین
کوئی تم بن حامی امت نہین
تم ہو ارباب کرم ای شاہ دین
جرم سے ہو نہین بہت اندوہگین

یا رسول بحر و بر کیجے کرم
شامت اعمال سے ہون چشم نم

ہون غم دوری سے شاہا بدحواس
آرزو یہہ ہی شہ نیکو اساس
اپنے جینے کی نہین ہی مجھ کو آس
ہو رسائی روضۂ اقدس کے پاس

یا رسول بحر و بر کیجے کرم
شامت اعمال سے ہون چشم نم

ہورہی ہی خوف سے حالت تباہ
معصیت سے ہوگیا ہون روسیاہ
اسلئے روتا ہون مین شام و پگاہ
آپ کی بخشش پہ ہی میری نگاہ

یا رسول بحر و بر کیجے کرم
شامت اعمال سے ہون چشم نم

مین ہون عاصی یا رسول نیکفال
کیا خدا جانے وہان ہو میرا حال
ہی گناہون کا بہت سر پر وبال
گور مین ہو جسگھڑی مجھسے سوال

یا رسولِ بحر و بر کیجے کرم
شامتِ اعمال سے ہون چشم نم

ہوگئی آخر مری عمرِ رواں
تم سوا کوئی نہین دار الامان

معصیت مین ای شفیع عاصیان
آپ کا در چھوڑ کر جاؤن کہان

یا رسولِ بحر و بر کیجے کرم
شامتِ اعمال سے ہون چشم نم

حرزِ جان کر اپنا نامِ مصطفیٰ
گردشین ہون لشو مگر بچ جائے گا

دلمین رکھ حبِ امامِ الانبیا
ہر گھڑی تسبیح پڑھ یہ ای وفا

یا رسولِ بحر و بر کیجے کرم
شامتِ اعمال سے ہون چشم نم

صلی اللہ علیہ وسلم

تضمین — واہ — شعر لطف

خدا کیواسطے ای نورِ حق جلوہ دکھا مجکو
نہین دیتی ٹھہرنے بیقراری اب ذرا مجکو

رہا کرتی ہی سوزش شمع سان صبح و مسا مجکو
پیاسا ہون گیا ہون قرب کا شربت پلا مجکو

تیری دوری ستاتی ہی حبیبِ کبریا مجکو
بہت دلتنگ رہتا ہون مدینے مین بلا مجکو

رسول اللہ کی فرقت مین آہِ سرد بھرتا ہون
نظر آتے ہین کانٹے گل جو گلشن مین گذرتا ہون

ندی غم نے کبھی فرصت ہمیشہ نالے کرتا ہون
تغیر رنگ چہرے کا ہے جیتا ہون نہ مرتا ہون

تیری دوری ستاتی ہی حبیبِ کبریا مجکو
بہت دلتنگ رہتا ہون مدینے مین بلا مجکو

خدا وہ دن دکھائے جو مدینہ مین رسائی ہو
رسولِ بت شکن کے آستان سے جبہ سائی ہو

جمالِ پاک سے آنکھونکو میرے روشنائی ہو
بہ تکلیفِ مدامی سے کہین میری رہائی ہو

تیری دوری ستاتی ہی حبیبِ کبریا مجکو
بہت دلتنگ رہتا ہون مدینے مین بلا مجکو

تمھارے ہجر سے مین صورتِ سیماب مضطر ہون
کبھی کرتا ہون نالے اور کبھی حیران و ششتدہ ہون
پریشان حال ہون اور مثلِ موئے زلف لاغر ہون
کبھی تو آہ کرکے یہہ سخن لاتا مین لب پر ہون

تیری دوری ستاتی ہی حبیبِ کبریا مجکو
بہت دلتنگ رہتا ہون مدینے مین بلا مجکو

جدائیِ رسولِ حق مین مجکو بیقراری ہی
جگر مین ہجر کی جب سے لگی میرے کٹاری ہی
الم ہی غم ہی بیتابی ہی اور سینہ فگاری ہی
برنگِ زخم آنکھون سے ہمیشہ خون جاری ہی

تیری دوری ستاتی ہی حبیبِ کبریا مجکو
بہت دلتنگ رہتا ہون مدینہ مین بلا مجکو

برنگِ غنچہ گلشن سدا ہون تنگدل غم سے
ٹپکتے ہین ہمیشہ اشکِ لعلین چشمِ پرنم سے
ہمیشہ بیکلی ہی فرقتِ شاہِ دو عالم سے
لبون پر آئی ہی واللہ جانِ زار ماتم سے

تیری دوری ستاتی ہی حبیبِ کبریا مجکو
بہت دلتنگ رہتا ہون مدینہ مین بلا مجکو

میسر خواب مین گر ہو لقائے سیدِ اکرم
ملون آنکھون سے اپنے خاکپائے سرورِ عالم
امیدین سب بر آئین یہہ دلِ مغموم ہو خورم
کرون یہہ عرض ہو کر دست بستہ یا ابوالقاسم

تیری دوری ستاتی ہی حبیبِ کبریا مجکو
بہت دلتنگ رہتا ہون مدینہ مین بلا مجکو

وله

دین اور دنیا کے سرور احمدِ مختار ہین
قلزمِ رحمت کے گوہر احمدِ مختار ہین
مرتبے مین سب سے برتر احمدِ مختار ہین
بحرِ عرفان کے شناور احمدِ مختار ہین

ابرِ احسان سب کے سر پر احمدِ مختار ہیں

تھے وہ عالیجاہ محبوبِ خدائی ذوالجلال
حسنِ حیرت خیز اُنکا تھا جہا ں میں بے مثال
رشکِ خورشیدِ جہانتاب اُنکا تھا روشن جمال
جانفدا ہو کیون نہ اُنکے ناخن پا پر بلال

نورِ ذاتِ ربِّ اکبر احمدِ مختار ہیں

ہیں رسولُ اللہ بیشک زینتِ دنیا و دین
اُنکا ثانی گلشنِ کونین میں کوئی نہین
ہیں بہارِ باغِ دین وہ رحمۃ للعالمین
گلشنِ امکان میں یکتا گل وہی ہیں بالیقین

جو حدِ باطن میں ظاہر احمدِ مختار ہیں

اُسپہ حق نے وا درِ رحمت کیا ہی دوستو
دور اُس سے زحمت و رنج و بلا ہی دوستو
خانۂ جنت مکان اُس شخص کا ہی دوستو
جو محبِ اہلِ بیتِ مصطفیٰ ہی دوستو

اُسکے حامی اور یاور احمدِ مختار ہیں

مبتلائے جرم و عصیان ہم رہے ہیں عمر بھر
رکھتے ہیں امیدِ بخشش آپکے الطاف پر
آسرا ہی آپکا ہمکو شہِ خیرالبشر
کیجئے للہ اب اشفاق کی ہم پر نظر

ہم بہت حیران و ششدر احمدِ مختار ہیں

بخشوانا عاصیونکا آپ کو منظور ہے
رحم کرنا بیکسوں پر آپکا دستور ہے
شامِ عصیان صبحِ بخشش سے تیرے کافور ہے
نور سے تب تو جہان کی ساری ظلمت دور ہے

مہر طلعت خور پیکر احمدِ مختار ہیں

خسروِ ملکِ نبوت زینتِ عرشِ بریں
مشتہر ہی عام وہ ہیں خاص خالق کے امین
صفحۂ دل پر رقم ہی حرفِ حبِ شاہِ دین
ای وفاوا اللہ دھوکا مجھ کو دوزخ کا نہین

میرے حامی روزِ محشر احمدِ مختار ہیں

تضمین — ولہ — غزل کافی

جوشِ بحرِ لطفِ خلاقِ زمان میں آ گیا
باعثِ بخشائشِ عصیان جہان میں آ گیا

دل ہوا خوش جب یہہ مژدہ گوش جان مین آگیا
جو پناہ سید کون و مکان مین آگیا
وہ بلا شک حقتعالی کی امان مین آگیا

حق نے دا ہر ایک اُس کا عقدۂ مشکل کیا
باز رکھا قہر سے ایمان کو کامل کیا
بندگان خاص مین اُس عبد کو داخل کیا
جسنے حضرتؐ کا وسیلہ دوستو حاصل کیا
مین یہہ کہتا ہون کہ وہ دار الامان مین آگیا

سرکش و کفار سب پامال خاک آسا ہوئے
سرنگون شہر مندگی سے لات اور عزی ہوئے
تازہ ہستی ہوگئی گلزار سب صحرا ہوئے
رحمۃ للعالمین جس روز سے پیدا ہوئے
اور ہی اک فیض کا عالم جہان مین آگیا

مرحبا صلِّ علیٰ کہتے ہین سب خورد و کلان
ہین مبارکباد مین مصروف کل پیر و جوان
بلبلین یہہ چہچہے کرتی ہین ہو کر شادمان
ہوگیا کیا رشک جنت یہہ گلستان جہان
جب سے اُس گل کا قدم اِس گلستان مین آگیا

پڑھلیا کلمہ امان پائی سقر کی نار سے
نفی اور اثبات کے واقف ہوئے اسرار سے
کفر کی ظلمت ہوئی باطل دل کفار سے
فیض انوار قدوم سید ابرارؐ سے
نور کا عالم زمین و آسمان مین آگیا

شکر ہو کس سے ادا اُس صاحب ادراک کا
ہوگیا ممنون عالم ارض اور افلاک کا
فیض تو دیکھو محبوب سید لولاک کا
جب تصور بندھ گیا نظرون مین روے پاک کا
دیدۂ مشتاق گلزار جنان مین آگیا

بخش دیگا حقتعالی اُسکو اپنے فضل سے
جنت الفردوس مین وہ عیش عشرت سے رہے
لاکھ گرچہ مبتلاے جرم و عصیان ہووے
یہہ نہین ممکن جلاوے آتش دوزخ اُسے
کلمۂ دین محمدؐ جس زبان مین آگیا

دل سے ہون مین آپکا وارفتۂ برق جمال
باعث دوری ہمیشہ مضطرب ہے میرا حال

میری آنکھون مین بھرے کیونکر یہ تسنیم و زلال
اس تبسم کا تصور مسکرانے کا خیال

صورت آب بقا اس نیمجان مین آگیا

جو نبیؐ کی نعت مین مصروف رہتا ہی سدا
بات یہہ تحقیق ہی اسمین نہین ہے شک و فا
کیا عجب خلاق بحر و بر کرے ختم عطا
جب لکھے کاتب قسیم حوض کوثر کی ثنا

آب کوثر سا دہان مدح خوان مین آگیا

ولہ

گلزار دین کی مدح مین جب تر زبان ہوئی
سنکر ہر اک کی روح اسے شادمان ہوئی
پھولون کی بو کلام سے اپنے عیان ہوئی
مجلس تمام غیرت باغ جنان ہوئی

سب مومنون کے چہرون پہ نزہت عیان ہوئی
جدم بیان ثنائے رسولؐ زمان ہوئی

تیری زبان مین آئی شہ دین کی مدح سے
دوزخ سے ہی رہائی شہ دین کی مدح سے
شہرت سخن نے پائی شہ دین کی مدح سے
خوش کیون نہو خدائی شہ دین کی مدح سے

غم دل کا دور ہو گیا مسرور جان ہوئی
جدم بیان ثنائے رسولؐ زمان ہوئی

راز نہان خدا نے سب اسپر عیان کیا
مقبول اسکو اپنا کیا شادمان کیا
اور سرفراز اسکو بہر دو جہان کیا
نام نبیؐ کو جسنے کہ ورد زبان کیا

آفت سے درد دکھ سے بلا سے امان ہوئی
جدم بیان ثنائے رسولؐ زمان ہوئی

مصروف مدح سرور عالم رہو سدا
دیکھو تو کیا اثر ہی ثنائے رسولؐ کا
ای مومنو کرے گا نظر مہر کی خدا
کی مدح آفتاب نبوت جو اک ذرا

ماہی بحر نور ہماری زبان ہوئی

جدم بیان ثنائے رسول زمان ہوئی

مین بھی ہون اک غلام غلامان مصطفیٰ ۔ اور دل سے ہون خدام ثناخوان مصطفیٰ
کیونکر کرون نہ جان مین قربان مصطفیٰ ۔ جب کی دعا بدرگہ ذیشان مصطفیٰ
مشکلکشائی اپنی وفا بے گمان ہوئی
جدم بیان ثنائے رسول زمان ہوئی

ولہ

محمد بادشاہ دوجہان ھے ۔ محمد تاج فرق مرسلان ھے
تن دنیا مین وہ لاریب جان ھے ۔ وہی بیشک شفیع عاصیان ھے
کرون تعریف کیا قاصر زبان ھے

وہ حامی سب کا ہی اور دین و ایمان ۔ نہین شان کسکی اسکے ہمشان
وہی دردِ گناہان کا ہی درمان ۔ ریاضِ مغفرت کا ہی وہ ریحان
چمن لاتقنطوا کا باغبان ھے

محبو دل مین رکھو اس کی الفت ۔ تمھارے واسطے ہی یہہ حمایت
ہوا ہی جو کہ پابند محبت ۔ تو اسکے واسطے بے شک ہی جنت
اسے نارِ جہنم سے امان ھے

سبھی دینون سے اسکا دین ہی برتر ۔ تمامی انبیا کا ہی وہ سرور
ہوا ایسا نہ پھر ہوگا پیمبر ۔ دلا اس بن نہ کس سے التجا کر
وہ بیشک دستگیر بیکسان ھے

خیال و خواب دنیا کو سمجھیو ۔ تو اپنی عمر مت برباد کیجیو
سخن یہہ خوب میرا یاد رکھیو ۔ محمد پر سدا الصلوٰۃ پڑھیو
وفا جب تک تیرے منہہ مین زبان ھے

ولہ

خدا نے بندوں پہ اپنے یہہ التفات کیا — ظہورِ نورِ شہنشاہِ کائنات کیا
اسیکو فخرِ رسولانِ نیکذات کیا — برائے اہلِ جہان باعثِ نجات کیا

بند ۲

اسی کی شان مین نازل ہی والضحیٰ والتین — اسی کی شان مین نازل ہہا طٰہٰ و یٰسین
خدا نے اپنا اُسے کر کے مالک اور امین — جہان مین سب کے لئے موجبِ نجات کیا

بند ۳

بلند حملہ مدارج سے اُسکے ہین درجات — کیا ہی حق نے اُسے سب کا قاضی الحاجات
وہی تو دور کرے گا ہماری کل آفات — اُسی کو حق نے بہارِ گلِ نجات کیا

بند ۴

تمہارے وصف کا دریا تہا ہی بے پایان — شناوری کرے غواصِ فکر کیا امکان
تمہارے ابرِ عنایت نے ہو کے دُر افشان — دلِ جہان کو ہرا صورتِ نبات کیا

بند ۵

تمہارے نام کی برکت سے پادشہِ عالم — بچے بلا سے خلیلؑ اور نوحؑ اور آدمؑ
بجز تمہارے نہین دافعِ مصیبت و غم — خدا نے کل کا تمہین حلِ مشکلات کیا

بند ۶

مسیح نامِ خدا لے کے زندہ کرتا تھا — کرے یہہ چاہے تو ٹھوکر سے مردہ کو زندا
خدا نے رتبہ احمدؐ کیا ہی سب سے بڑا — شہِ حیات کیا مالکِ ممات کیا

بند ۷

گناہگار ہون عاصی ہون گرچہ کیسا ہون — مگر مین بندہ بیدام تیرا شاہا ہون
ترے کرم ہی کا امیدوار رہتا ہون — شفیع حق سے نے تجھے شاہِ نیکذات کیا

بند

اندھیری گور کو روشن مری بنا دینا
جمال پاک کا جلوہ وہاں دکھا دینا
ملک عذاب کے بیٹھے ہوں تو اٹھا دینا
وفا نے عمر کو سب صرفِ واہیات کیا

تضمین غزل صوفی

موجود گشت ارض و سما از برائے تو
خورشید ذرہ وار بہ پیشِ ضیائے تو
قربان چرا نہ ماہ شود بر لقائے تو
ای عالمی فدا ابرجِ جانفزائے تو
صد سجدہ فرضِ عین بہر نقش پائے تو

ہی تیغِ رشک سے جگرِ آفتاب ریش
کیا تاب ہے ترے رخِ روشن کے ہو وہ پیش
نورِ خدائے پاک ہی تو ای مہِ قریش
عاشق رقیب را نہ پسندد بجائے خویش
بیند چگونہ سایہ بقدّست خدائے تو

تو اشرفِ خلائقِ خالق ہی بے گمان
تیرے سبب سے خلق ہوئے ارض و آسمان
شک اسمیں کچھ نہیں ہی شہنشاہِ انس و جان
ذاتِ تو ہست باعثِ تخلیقِ دو جہان
در مہر و ماہ ہست نمایان ضیائے تو

ای سرورِ دو کون شہنشاہِ بحر و بر
ای گوہرِ عطا و کرم ای خلیق تر
ای ماہ آسمانِ ہدا شاہِ خوش سیر
چون از رخِ تو نورِ خدا ہست جلوہ گر
بیگانہ جز خدا نبود آشنائے تو

مرسل ہو یا اگرچہ اولوالعزم کوئی ہو
شانِ بلند کے ترے ہمسر کبھی نہ ہو
ظاہر ہی سب جہان پہ یہ اے شاہِ نیکخو
موسیٰ بطور رفت و ہمین است اوجِ او
بر لامکان و عرشِ معلیٰ است جائے تو

ہر شب ترے فراق میں مجھ کو نہیں ہے کل
تڑپوں ہوں مثلِ طائرِ بسمل ہر ایک پل
تو حسن میں ہی شہرۂ آفاق و بے بدل
ولہا مقید اند بدامِ تو از ازل

کونین بستہ است بزلفِ رسائے تو

ایشافعِ گناہ غریبوں کے دادرس — نظارۂ جمالِ مبارک کی ہے ہوس
بیمار ہے فراق سے عاجز و خار زبس — از آب وصلِ خویش دوا کن کہ ہر نفس

آتش زند بسینۂ صوفی ہوائے تو

ولہ

سرسبز باغِ جود ز ابرِ سخائے تو — ممنون کائنات ز لطف و عطائے تو
حدِ بشر کجا کہ نویسد ثنائے تو — برتر ز عقل و فہم و خیال است جائے تو

عرشِ خداست زینۂ دولتسرائے تو

نورِ خدائے پاک سے ملتی ہے تیرا نور — یا شمعِ ماہتاب ہو یا ہو چراغِ طور
ہو روبرو یہ تیرے تو خجالت سے بالضرور — ای نورِ حق ز نور شود مثلِ ذرہ دور

بیند چو آفتاب رخِ پرضیائے تو

بیشک ہے نور رسولِ خدا ای مہ مبین — نورِ چراغِ لم یزلی جز تیرے نہیں
کیونکر نہ تیرے جلوے سے روشن ہو سب زمین — مہرِ سپہر جاہ توئی ای امامِ دین

پر نور چشم کور شد از خاکِ پائے تو

روشن ہے آفتاب سا سب پہ تیرا کرم — پیدا ہوا نہ ہوگا کوئی تجھسا محترم
آنکھوں سے اک ذرا بھی رسولِ نکو شیم — دیدے اگرچہ جاہ و جلالِ تو شاہِ جم

گشتے زجان و دل بخدا آن گدائے تو

حیران ہوں مہر و ماہ جو اس سے تو کیا عجب — حیرت فزا ہے حسن تیرا ایشہِ عرب
جن و ملک یہ دیکھکے کتنے ہیں سب کے سب — بادا درود و رحمتِ خلاق روز و شب

بر روئے روشن تو بزلفِ رسائے تو

ایمان لاکے سب نے قبولی رہِ نجات — بن آئی کافروں سے نہ کچھ زینہار بات

جو تن

جو وقت سب جہان مین ایستادہ کائنات
روشن چو مہر و ماہ شدند این دو معجزات
نہ سایہ ات بود نہ بود نقش پاے تو

واصل ہوا خدا سے رہا کچھ نہ اسکو ہجر
اسکو نہ موت کی نہ قیامت کی کچھ ہی فکر
جاری ہی تیری ثنا کا ہوا جسکے لب پہ ذکر
واللہ یافت زندگی جاوداں چو خضر
ہر کس کہ یا شفیع امم شد فداے تو

نیکون مین داخل اسکو کرے خالق احد
جنت مین اسکے واسطے آرام ہو ابد
عاصی ہو پر گناہ ہو یا لاکھ ہو وہ بد
ہرگز ہراس نار سعیرش نمی شود
ورد زبان کسیکہ کند گر ثناے تو

چمکے میرا ستارہ اقبال بالیقین
بر آئے آرزوئے دلی اسمین شک نہین
ذرہ نگاہ مہر ہو گر ای مہ مبین
یابد اگر وفاے جگر خستہ و حزین
کحل البصر کند بخدا خاک پاے تو

ولہ

تم ہو بہار باغ اسرار یا محمدؐ
دنیا و دین مین ممتاز ہار یا محمدؐ
ہی سبز تم سے دین کا گلزار یا محمدؐ
کوئی ہوا نہ ہوگا سردار یا محمدؐ
ہو رحمت جناب غفار یا محمدؐ

تم نے ہی کی جہان سے اقلیم کفر ویران
تم کو کیا ہی حق نے دونون جہان کا سلطان
ہی ذات سے تمھارے آباد ملک ایمان
ہین انس و جن تمھارے بیشک مطیع فرمان
کونین کے تمھین ہو مختار یا محمدؐ

ہو رشک ماہ کنعان تم ای نبی خوشخو
تم نور کبریا ہو لاریب شاہ نیکو
کیا تاب ہی قمر کی چہرے کے روبرو ہو
ہو کیون نہ عالم غش خورشید آسمانکو
دیکھے اگر تمھارا رخسار یا محمدؐ

عقدہ تمہیں سے سب کی مشکل کا وا ہوا ہے
حق نے تمہیں کو خضرِ راہِ ہدیٰ کیا ہے
عقبیٰ میں آپ ہی کی بخشش کا آسرا ہے
دنیا میں آپ ہی کی کوشش سے ہو گیا ہے
دینِ خدائے اکبر اظہار یا محمدؐ

زہرہ و مشتری و مہتاب سب ستارے
روشن ہیں سب پہ لیے قرباں ہیں تم پہ سارے
تم ختمِ مرسلیں ہو اور حق کے ہو پیارے
پُرنور بزمِ انجم جلوے سے ہے تمہارے
بیشبہ تم ہو نورِ غفار یا محمدؐ

ذرہ نواز تم ہو خورشیدِ اوجِ دیں ہو
بیشبہ آسمانِ دیں کے مہِ مبیں ہو
محبوبِ کبریا ہو اللہ کے امیں ہو
سرتاجِ دو جہاں ہو سلطانِ مرسلیں ہو
سب انبیا کے تم ہو سالار یا محمدؐ

حاجت روائے کل ہو تم ای شفیعِ محشر
جز آپ کے ہمارا کوئی نہیں ہے یاور
ہر دم یہی ہے تم سے عرضِ وفائے مضطر
حل کر دو مشکلوں کو بلوا لو اپنے در پر
رہنے سے ہند میں ہوں بیزار یا محمدؐ

ولہ

مصروفِ مدحِ سیدِ عالی مقام ہو
اس کے سوا زباں کو نہ کچھ اور کام ہو
نعتِ رسولِ پاک سے مملو کلام ہو
مقبول یہ دعا مری رب الانام ہو
جبتک بنائے ارض و سما کا قیام ہو
صلوٰۃ اور سلام نبیؐ پر مدام ہو

حق نے بلند کی ہے بہت شانِ مصطفیٰؐ
مرسل ہیں سارے تابعِ فرمانِ مصطفیٰؐ
مخلوق پر تمام ہے احسانِ مصطفیٰؐ
کر دو بیاں ہوں کیوں نہ ثناخوانِ مصطفیٰؐ
جبتک بنائے ارض و سما کا قیام ہو
صلوٰۃ اور سلام نبیؐ پر مدام ہو

جز ذاتِ مصطفیٰ نہیں محبوبِ کبریا
پیر و جوان و خورد و کلان شوق سے سدا
تابان ہی انکے نور سے رخ مہر و ماہ کا
کرتے رہینگے مدحتِ سلطانِ انبیا

جبتک بنائے ارض و سما کا قیام ہو
صلوٰۃ اور سلام نبیؐ پر مدام ہو

یارو جو شئی یہہ گنبدِ چرخِ کہن میں ہے
مداحِ جنابِ رسولِ زمن میں ہے
جو عندلیب و غنچہ و گل اس چمن میں ہے
ہر حور فرطِ شوق سے گویا عدن میں ہے

جبتک بنائے ارض و سما کا قیام ہو
صلوٰۃ اور سلام نبیؐ پر مدام ہو

تم شوق سے غلامیِ شاہِ زمان کرو
مدحِ شفیعِ کون و مکان حرزِ جان کرو
سب دل سے اپنے دور یہہ وہم و گمان کرو
اس زمزمہ کو مومنو وردِ زبان کرو

جبتک بنائے ارض و سما کا قیام ہو
صلوٰۃ اور سلام نبیؐ پر مدام ہو

مجھپر نگاہِ مہر تری کبریا رہے
میرا گلِ مراد شگفتہ سدا رہے
تیرا ہی ذوق و شوق ہو تیری ولا رہے
دلمیں مدام الفتِ خیر الورا رہے

جبتک بنائے ارض و سما کا قیام ہو
صلوٰۃ اور سلام نبیؐ پر مدام ہو

سب انبیا کے ذاتِ نبیؐ سے بڑھے وقار
ادیانِ کل پہ دین کو ہی انکے افتخار
ہیں جان و دل سے نامِ محمدؐ پہ سب نثار
یہہ سب کے پیشوا ہیں یہہ ہیں شاہِ نامدار

جبتک بنائے ارض و سما کا قیام ہو
صلوٰۃ اور سلام نبیؐ پر مدام ہو

چشمانِ دل کو اپنی عنایت سے بخش نور
دنیا کے درد و غم سے عطا کر مجھے سرور

عاجز کی عرض ہے یہی اے خالق غفور ۔۔۔ مدحِ نبیؐ کا شوق ہو میرے دل سے دور

جبتک بنائے ارض و سما کا قیام ہو
صلوٰۃ اور سلام نبیؐ پر مدام ہو

جسکو وفا نہ عشقِ رسولِ کبار ہو ۔۔۔ دیدارِ حق کا اسکو نہ روزِ شمار ہو
جو دشمنِ نبی ہے ذلیل اور خوار ہو ۔۔۔ نازل محب پہ رحمتِ پروردگار ہو

جبتک بنائے ارض و سما کا قیام ہو
صلوٰۃ اور سلام نبیؐ پر مدام ہو

ولہ

دلمیں ہے گلزارِ دین کا وصف انشا کیجئے ۔۔۔ شاخ گلہائے چمن سے کلک پیدا کیجئے
صفحۂ قرطاس رنگین گلستان سا کیجئے ۔۔۔ شعرِ رنگین فکرِ رنگین سے اب املا کیجئے

دل برنگ گل شگفتہ سامعین کا کیجئے

ای محبانِ نبیؐ ای دوستانِ مصطفیٰ ۔۔۔ تم کو ہو جب عزمِ مدحِ سیدِ ہر دو سرا
پہلے کر لیجے گلاب و عطر سے منہہ کو صفا ۔۔۔ بعد ازان صلوٰۃ پڑھئے شوق سے بے انتہا

پھر ثنائے سرورِ دین کا ارادا کیجئے

مومنو دیکھو گے تم اسکے سبب دیدارِ رب ۔۔۔ اسکے ہی باعث تمھارے ہونگے عصیان عفو سب
ہے یہی لاریب یارو دافعِ رنج و تعب ۔۔۔ ہے یہی ای دیندارو رستگاری کا سبب

تحفۂ صلوٰۃ شاہِ دین پہ بھیجا کیجئے

آفتابِ اوجِ دین ہو خاص حق کے نور ہو ۔۔۔ آپکے جامِ مئ الفت سے جو مخمور ہو
گر وہ گیا ہی مغموم پھر مسرور ہو ۔۔۔ کیسی ہی آفت ہو فضلِ حق سے بیشک دور ہو

نام آنحضرتؐ کا ہر دم ورد رکھا کیجئے

جان و دل سے آپ پر قربان اگر ہو ہمنشین ۔۔۔ شمع پر پروانہ ہے یون شیفتہ تم ہو ہمنشین

آپ کی کچھ یاد سے خالی نہین دم بھر نہو نہین | آپکے در کا گدا ہون عاجز و کمتر ہون مین
مجھپہ اپنا لطف اے سلطان والا کیجئے

ہجر مین اے ماہِ دین آرام ہم پاتے نہین | کونسی شب ہے نہین روتے ہین چلاتے نہین
آرزوئے دل ہماری آپ بر لاتے نہین | خواب مین بھی چہرۂ پر نور دکھلاتے نہین
تا کجا اس غم کے مارے آہ مارا کیجئے

آپکے روزِ ازل سے طالبِ دیدار ہین | حسرتِ دیدار مین جون نرگسِ بیمار ہین
یا رسول اللہ ہم مجبور ہین ناچار ہین | آپ کی فرقت مین اپنی جان سے ہم بیزار ہین
موت بھی آتی نہین مجبور ہین ہم کیا کیجئے

ہے تمھین سے بیقراری بیقرارونکی قرار | ہے نہین تم بن دوائے درد کوئی زینہار
تم مسیحائے زمان ہو اے رسولِ کردگار | کردیا ہے تیرِ عصیان نے میرے دلکو فگار
مجھکو اب جلدی عطا مرہم عطا کا کیجئے

سب کا بیڑا آپ ہی کے لطف سے ہوویگا پار | تم سوا مشکلکشا ہے کون شاہِ نامدار
آپ ہین حاجت روائے کل نبی با وقار | یہہ وخاکی ہے دعاگو از برائے چاریار
اِس مخمس کو میرے مقبول شاہا کیجئے

ولہ

رہبرِ دنیا و دین اب رہنمائی کیجئے | قیدِ حرص و ہوا ہون مین رہائی کیجئے
جرم سے بیمار ہون میری دوائی کیجئے | مہربانی کیجئے دلکی صفائی کیجئے
یا رسولِ کبریا حاجت روائی کیجئے
سخت مشکل مین ہون مین مشکلکشائی کیجئے

آرزوئے دل یہی ہے اے بہارِ باغِ دین | مرقدِ پر نور دیکھون اپنی آنکھون سے کہین
سر کے بل چل کر مین پہنچون تیرے روضہ کے قرین | اور پڑھون یہہ شعر رکھکر آستانے پر جبین

یا رسولِ کبریا حاجت روائی کیجئے
سخت مشکل مین ہو نمین مشکلکشائی کیجئے

ای شہنشاہِ امم ای مالکِ ہر دو سرا
اسمِ اعظم سے نہین کم نامِ اقدس آپکا
ہو مخفین سب خلق کے بیشتہ و شک عقدہ کشا
ٹل گئین ساری بلائین ورد جب مین نے کیا

یا رسولِ کبریا حاجت روائی کیجئے
سخت مشکل مین ہو نمین مشکلکشائی کیجئے

کیا کہون مین حال میرا آپ پر اظہار ہی
لب پہ آہ سرد ہی سینہ میرا افگار ہی
جائے اشک آنکھون سے میرے خون رواں ہر بار ہے
بیکلی سے تنگدل جون غنچۂ گلزار ہی

یا رسولِ کبریا حاجت روائی کیجئے

ہین رسول اللہ بیشک دافعِ رنج و بلا
وقت مشکل کو سہی جب پڑتا ہے تو مین ہاتھ اٹھا
دین و دنیا مین نہین حامی میرا اُنکے سوا
بارگاہِ پاک مین اُن کی یہہ کرتا ہون دعا

یا رسولِ کبریا حاجت روائی کیجئے
سخت مشکل مین ہون مین مشکلکشائی کیجئے

دل اگر حبِ رسول اللہ سے معمور ہو
گرچہ کیسے ہی غم و اندوہ سے رنجور ہو
موردِ لطفِ خدا ہو خوب ہی مسرور ہو
یہہ اگر وردِ زبان رکھے تو وہ غم دور ہو

یا رسولِ کبریا حاجت روائی کیجئے
سخت مشکل مین ہو نمین مشکلکشائی کیجئے

عفو عصیان ہون نگاہِ مہر ہو سرکار کی
دولتِ دیدار حاصل ہو مجھے غفار کی
جائے نیکون مین ہو روزِ حشر مجھ بدکار کی
یہہ دعا مقبول کر لیجے وفائے زار کی

یا رسولِ کبریا حاجت روائی کیجئے
سخت مشکل مین ہو نمین مشکلکشائی کیجئے

ولہ

یہہ مدح کسکی ہی ای کلک دیکھ بھال کے لکھ
ہین تجھسے کہتا ہون دلکی ہوس نکال کے لکھ
ثنائے احمد بے میم ہی سنبھال کے لکھ
یہہ جا ادب کی ہی سجدہ مین سر کو ڈال کے لکھ
رسولِ پاک ہی وہ اور شفیعِ محشر ہی
گناہگارونکا حامی ہی سب کا رہبر ہی

وہ آفتابِ رسالت ہی نورِ یزدان ہی
ہر ایک ذرہ مین اُسکا ہی نورِ لمعان ہی
وہ آسمانِ ہدایت کا ماہِ تابان ہی
وہ ہادیِ دو جہان ہی وہ دین ایمان ہی
شرف اُسی سے ہی آدم کو نوح و عیسیٰ کو
نہین مجال لکھین اُسکی شانِ اعلیٰ کو

چراغِ دینِ خدا اُسنے کر دیا روشن
فلک پہ خور کا لقا اُسنے کر دیا روشن
مہِ سپہرِ ہُدا اُس نے کر دیا روشن
زمین و ارض و سما اُس نے کر دیا روشن
اُسی کے نور کا دنیا مین سب اجالا ہی
وہ شمعِ دین کا پُر نور کرنے والا ہی

وہ شاہِ ہر دو سرا ہی نبیِ اکرم ہی
جسے کہ وردِ زبان اُس کا اسمِ اعظم ہی
گدائے در ہی جو اُس کا وہ غیرتِ جم ہی
حرام اُس کے لئے آتشِ جہنم ہی
سدا رہیگا وہ فرحت سے باغِ جنت مین
کٹینگے اُسکے سب اوقات عیش و عشرت مین

حبیبِ خاصِ خداوندِ دو سرا ہین نبیؐ
محمدؐ احمد و محمود و مصطفیٰ ہین نبیؐ
خدا کے دوست ہین سالارِ انبیا ہین نبیؐ
قسیمِ کوثر و بخشندۂ خطا ہین نبیؐ
بہارِ باغِ شفاعت ہمین ہی اُنکے سوا
شفیعِ روزِ قیامت نہین ہی اُنکے سوا

ہر ایک گل میں اُنھیں کی ہی رنگ و بو پنہان
تمام مرغِ گلستان ہین انکے مدحت خوان
ہر ایک غنچہ کی تر انکی مدح مین ہی زبان
اُنھین کے لطف سے ہی سبز بوستانِ جہان

ہر ایک سرو چمن مین ہی مدح خوانِ نبیؐ
عجب ہی قامتِ رعنائے لسانِ نبیؐ

نبیؐ کا نام ہی تفریح بخش ہر دل کا
ادا ہو کس سے بیان اُس نکو شمایل کا
نبیؐ سے عقدہ کھلا ہی ہر ایک مشکل کا
نبیؐ کے نور سے ہی نور ماہ کامل کا

اِسی سبب سے ہے شمس الضحیٰ لقب اُن کا
نسب سے سب کے ہی عالی بہت نسب اُن کا

میرے تو یوسفِ دلکو مدام ہی یہہ چاہ
یہ کیا کروں کہ بہت دور ہون مین یا اللہ
کہ دیکھوں آنکھوں سے مین روضۂ حبیبِ الٰہ
امیدوار ہون الطاف کی ہو مجھپہ نگاہ

کہ در پہ سرورِ کونین کے رسائی ہو
اُس آستانِ مقدس پہ جبہ سائی ہو

ولہ

کیا وصف ادا ہو شہِ ابرار تمھارا
جلوہ ہی ہر اِک شئ سے نمودار تمھارا
مداح ہی خود ایزدِ غفار تمھارا
شق کردہ ہی یہہ ماہِ پُر انوار تمھارا

اعجاز ہی سب خلق مین اظہار تمھارا

تم احمدِ بے میم ہو یکتا ہو شہِ دین
تم مہرِ ہدایت ہو مبرا ہو شہِ دین
یوسف سے بھی تم حسن مین اعلیٰ ہو شہِ دین
تم نورِ خداوندِ تعالیٰ ہو شہِ دین

شرمندہ ہی مہ دیکھکے رخسار تمھارا

تم صاحبِ قرآن ہو ای آیتِ رحمت
ہی سبز تمھارے ہی سبب باغِ ہدایت
لاریب ہو تم نزہتِ گلزارِ شفاعت
تم وہ چمن آرا ہو گلستانِ نبوت

مداح ہی ہر ایک گل و خار تمھارا

تم نورِ خدا ہو دو جہاں ہو شہِ یکتا — سب ارض و سما میں ہی تمھارے سے اجالا
یہہ جانتے ہیں خورد و کلان اعلیٰ و ادنیٰ — ہی آپکا دل عرش سے رتبے میں معلیٰ

سینہ ہی شہا مخزنِ اسرار تمھارا

ای مہرِ عطا ماہِ کرم راحتِ رنجور — روتا رہے اب تابکجا غم سے یہہ مہجور
کیجے کرم و لطف سے اپنے اسے مسرور — دکھلائیے از بہرِ خدا چہرۂ پرنور

مشتاق ہی یہہ طالبِ دیدار تمھارا

افضل ہو تمھیں خلقِ خداوند زمانمیں — مصروف ہیں سب آپکے اوصاف بیانمیں
پوشیدہ نہیں بات یہہ کچھ کون و مکانمیں — معلوم ہی تم چشمۂ رحمت ہو جہانمیں

فیض و کرم و لطف ہی اظہار تمھارا

ای رشکِ مسیحائے زمان سرور و سالار — ای چارہ گرِ زخم و دوائے دلِ بیمار
نی مال کی حسرت ہے نہ دولت سے سروکار — امید یہہ رکھتا ہی وفائے جگر افگار

اللہ دکھائے مجھے دیدار تمھارا

تضمین غزل قدسی

زینتِ عرشِ بریں سرورِ عالی نسبی — خسروِ ملکِ نبوت شہِ ذا لا حسبی
نامِ اقدس پہ ہی قربان ترے ہر ایک نبی — مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی

جان و دل باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

سورۂ نور کی کہتا ہوں میں اب کھاکے قسم — مہ و خورشید میری چشم میں تیرے سے ہیں کم
جب سے دیکھا ترے آئینۂ رخ کا عالم — من بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بو العجبی

تیرے ہی نور سے ہی آئینۂ مہ کی جلا — صورتِ شمس ہی روشن کہ تو ہی نورِ خدا

سب فرشتوں نے تجھے سجدہ کیا سر کو جھکا ۔ نسبتی نیست بذاتِ تو بنی آدم را

بہتر از عالم آدم تو چہ عالی نسبی

ای دُرِ بحرِ کرم شافعِ جنّ و آدم ۔ خوف کے مارے مِرا حال ہوا ہے برہم
سر بزانو ہوں کبھی گاہ ہوں چشمِ پُر نم ۔ نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگِ کوئے تو شد بے ادبی

لب ہر بت پہ ہوا تیری ثنا کا مذکور ۔ لات پر لات پڑی عزتِ عزّیٰ ہوئی دور
سرنگوں ہو گئے یکبار تمامی مغرور ۔ ذاتِ پاکِ تو دریں ملکِ عرب کرد ظہور

زاں سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی

ہے یہی عرضِ گدا اب تو نہ پھروا گھر گھر ۔ مجھ کو بلوا لے شہا اپنے درِ دولت پر
عین مشکل میں گرفتار ہوں دل ہے مضطر ۔ چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

ای قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

عام ہے گلشنِ آفاق میں تیرا انعام ۔ فیض پاتے ہیں تیری ذات سے سب خاص و عام
تو ہے ابرِ کرم و لطفِ شہنشاہِ انام ۔ نخلِ بستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام

زاں شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

تو ہے خضرِ رہِ دین ای مہِ عالی درجات ۔ نور سے تیرے ہوئی دفع جہاں کی ظلمات
لے خبر بہرِ خدا دے ہمیں آفت سے نجات ۔ ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات

لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

حق نے بخشا ہے وہ رتبہ تجھے ای سیدِ پاک ۔ نہ جہاں عقل کا ہے دخل نہ دخلِ ادراک
انبیا دیکھتے ہی ہو گئے سب حیرتناک ۔ شبِ معراج عروجِ تو گذشت از افلاک

بمقامی کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

تو مسیحا ہے تیرے سے ہے دوا سب دکھ کی ۔ چرخِ چارم سے ہے عالی تیری شانِ عالی

اب وفائے جگر افگار کی کر چارہ گری
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی

تضمین شعر خواجہ وزیر .

وہ تیری ذات ہی اے سید عالی نسبی
ہر گنہگار کو ہی تجھسے شفاعت طلبی
شانِ ارفع کو تیرے خسروِ والا حسبی
دیکھہ کر کہتے ہین بے ساختہ یہہ سارے نبی

مرحبا احمدِ بے میم محمد لقبی
عین ربی بحقیقت و مجازاً عربی

جز تیرے کوئی نہین رنج و بلا مین حامی
تجھسے یونس کو امن ماہیِ دریا سے ملی
قہرِ طوفان سے بچی نوحِ نجی کی کشتی
تیرے باعث سے ہوئی عفو خطا آدم کی

مرحبا احمدِ بے میم محمد لقبی
عین ربی بحقیقت و مجازاً عربی

تو ہی خورشید نبوت شہِ اقلیم عطا
مہ و انجم نے تیرے نور سے پائی ہی ضیا
جلوہ پاک تیرا جسنے نظر سے دیکھا
بے تحاشا یہہ سخن اپنی زبان پر لایا

مرحبا احمدِ بے میم محمد لقبی
عین ربی بحقیقت و مجازاً عربی

عرش اعلیٰ پہ شہا حق نے تمھین بلوایا
اپنی قدرت کا تماشا تمھین سب دکھلایا
آپ کی شان مین لولاک لما فرمایا
انبیا مین نہین تھا کوئی رتبہ پایا

مرحبا احمدِ بے میم محمد لقبی
عین ربی بحقیقت و مجازاً عربی

آپ ہین صاحب معراج خدا کے ہمراز
مرتبہ مسجدِ اقصیٰ کا کیا تم نے فراز
ہین امامِ دو جہان آپ شہِ بندہ نواز
سارے نبیون نے پڑھی آپ کے ہی پیچھے نماز

مرحبا احمدِ بے میم محمدؐ لقبی
عینِ ربی بحقیقت و مجازاً عربی

یوسفِ مصرِ نبوت ہو شہِ عرش جناب
تم وہ دریائے عنایت ہو شہِ نیک خطاب
آپ کی چاہ میں ہیں غرق سبھی شیخ و شباب
چشمہ انگلی سے بہا کر کیا لشکر سیراب

مرحبا احمدِ بے میم محمدؐ لقبی
عینِ ربی بحقیقت و مجازاً عربی

تم ہو سلطانِ رسل اور خدا کے مقبول
عرض کرتا ہے یہی آپ سے ای حق کے رسول
یہ ہی اک بندۂ ناچار و گنہگار و ذلول
کیجئے مدح گنہگار و ثنا کی یہ قبول

مرحبا احمدِ بے میم محمدؐ لقبی
عینِ ربی بحقیقت و مجازاً عربی

تضمین شعر جامیؒ

تم وہ گلزار نبوت ہو نبیِ زمنی
ہے تمھارے سے بہارِ گلِ باغِ عدنی
سجدہ کرتے تھے تمھیں دیکھ کے سروِ چمنی
یا رسولِ عربی شاہسوارِ مدنی

بلبلِ مکہ و بطحی و سہیلِ یمنی

آپ کی ذات سے ہے باغِ ہدایت کی بہار
آپ کی مدح میں ہیں نغمہ سرا لیل و نہار
سوسن و یاسمن و قمری و سرو گلزار
یا رسولِ عربی شاہسوارِ مدنی

بلبلِ مکہ و بطحی و سہیلِ یمنی

چرخ پر جب شبِ معراج گئے تم شاہا
نقرئی پھولوں کے ہاروں کو نذر کر یہ کہا
فوج انجم سے قدمبوسی کو مہتاب آیا
یا رسولِ عربی شاہسوارِ مدنی

بلبلِ مکہ و بطحی و سہیلِ یمنی

تم وہ ہو گلشنِ اعجاز نبیِ اطہر
پڑ گیا آبِ وضو آپ کا تو خشک شجر

ہوگیا ہے وہین یک آئین لبِ تازہ و تر
یا رسولِ عربی شاہسوارِ مدنی

بلبلِ مکہ و بطحیٰ و سہیلِ یمنی

نورِ غفار جبین سے ہے تمھارے تابان
نظر آجائے ذرا تو بخداوند جہان
مہر ہو دل سے فدا ماہ ہو جان سے قربان
یا رسولِ عربی شاہسوارِ مدنی

بلبلِ مکہ و بطحیٰ و سہیلِ یمنی

آپ کی مدح رقم کس سے ہوا شاہِ زمن
آپ کے فیض سے تازہ ہوا عالم کا چمن
بنگیا ایک قلم ملکِ جہان سب گلشن
یا رسولِ عربی شاہسوارِ مدنی

بلبلِ مکہ و بطحیٰ و سہیلِ یمنی

نظرِ مہر و عطا کیجئے اے شاہِ انام
دیکھئے مجھ کو دکھا اپنا رخِ ماہِ تمام
شمع سان ہجر مین و ذرات مین جلتا ہون مدام
یا رسولِ عربی شاہسوارِ مدنی

بلبلِ مکہ و بطحیٰ و سہیلِ یمنی

آپ ہین بحرِ سخا مہرِ کرم فخرِ انام
روزِ محشر ہو عطا لطف سے کوثر کا جام
چشمِ امید یہی آپ سے رکھتا ہے غلام
یا رسولِ عربی شاہسوارِ مدنی

بلبلِ مکہ و بطحیٰ و سہیلِ یمنی

ہے یہی عرض وفا آپ کی الفت ہو نصیب
گلِ امید ہو خندان مجھے رویت ہو نصیب
آپ کے روضۂ اقدس کی زیارت ہو نصیب
یا رسولِ عربی شاہسوارِ مدنی

بلبلِ مکہ و بطحیٰ و سہیلِ یمنی

ولہ

سب مرسلون نے بڑھکے ہے عزت رسولؐ کی
کل انبیا نے کی ہے اطاعت رسولؐ کی
روشن ہے مثلِ مہر شرافت رسولؐ کی
ہے ارض و آسمان مین حکومت رسولؐ کی
کی ہے تمام خلق نے بیعت رسولؐ کی
وردِ زبان مدام ہے مدحت رسولؐ کی

روز ازل سے دلکو ہی چاہت رسول کی | ہی مغز جان مین بوئے محبت رسول کی

ہون منتظر کہ ہو کہین رویت رسول کی
یارب دکھادے اب مجھے طلعت رسول کی

ظالم تمام دیکھ عدالت رسول کی
کرتے ہین جان و دل سے اطاعت رسول کی
ہی آشکار سب پہ سخاوت رسول کی
خلق عظیم صاف ہی خلقت رسول کی

بھولے ہین ظلم ہی وہ کرامت رسول کی
سب جانتے ہین شوکت و حشمت رسول کی
مشہور دو جہان مین ہے مروت رسول کی
پھر کیون نہ مدح خوان رہے خلقت رسول کی

اللہ آپ کرتا ہی مدحت رسول کی
سب مرسلون سے بڑھکے ہی عزت رسول کی

کس سے بیان ہو مرتبہ شان مصطفی
ہی رشک باغ خلد گلستان مصطفی
غلمان و حور کیون نہون قربان مصطفی
سفرہ جو ہی زمین تو فلک خوان مصطفی

خلاق دو جہان ہی ثناخوان مصطفی
رضوان سے ہین ہزارون ہی دربان مصطفی
ہی ماہتاب شمع شبستان مصطفی
مثل خلیل لاکھون ہین مہمان مصطفی

اے مومنو وہ شان ہی حضرت رسول کی
کل انبیا نے کی ہی اطاعت رسول کی

اعجاز شاہ دین نے ہزارون دکھائے ہین
اندھے ہزارون آپ نے بینا بنائے ہین
اور انگلیون سے آب کے چشمے بہائے ہین
حکم نبی پہ دوڑ کے اشجار آئے ہین

گمراہ سیکڑون ہی رہ حق پہ لائے ہین
مردے بھی زندہ کرکے لحد سے اٹھائے ہین
پیاسونکو پانی بھوکھونکو کھانے کھلائے ہین
کفار بیحساب مسلمان بنائے ہین

پوشیدہ کچھ نہین ہی کرامت رسول کی
روشن ہی مثل مہر شرافت رسول کی

احمدؐ فلک جناب ہین بدر الکمال ہین
بندہ نواز شاہِ اُمم نیک فال ہین
شیرین زبان ہین اور وہ شیرین مقال ہین
خورشید انبیا ہین وہ روشن جمال ہین

نورِ احد ہین نیرِ جاہ و جلال ہین
شمعِ حریمِ لم یزل و بے مثال ہین
افصح ذکی بلیغ ہین نیکو خصال ہین
اور آسمانِ دینِ مبین کے ہلال ہین

لولاک سے عیان ہی صداقت رسولؐ کی
ہی ارض و آسمان مین حکومت رسولؐ کی

جس راہ سے گذرتے تھے سلطان بحر و بر
کرتا تھا ابر سایہ وہ عالی مقام پر
اُنکو سلام کرتے تھے کہسار اور حجر
جابرؓ کی میزبانی مین جابرؓ کے دو پسر

تسلیم کو جھکاتے تھے سر اپنا سب شجر
شمس الضحیٰ پہ دھوپ کا تا ہو نہ کچھ اثر
نقشِ قدم پڑا نہین اُن کا زمین پر
اُس شاہِ دین نے زندہ کئے ہین بکرو جر

دیکھی ہی آنکھ سے یہہ کرامت رسولؐ کی
لی ہی تمام خلق نے بیعت رسولؐ کی

محوِ لقائے سیدِ عالی وقار ہون
گردش مین مہر و ماہ سا لیل و نہار ہون
نالہ کنان کبھی تو کبھی اشکبار ہون
عاجز ہون مین غریب ہون تقصیر وار ہون

آنکھین کھلی ہوئی ہین سدا بیقرار ہون
سوزان ہمیش صورتِ شمعِ مزار ہون
اور باعثِ گناہ بہت شرمسار ہون
پر جان و دل سے اُس شہِ دین پر نثار ہون

گر ہو تو کیا عجب ہی عنایت رسولؐ کی
وردِ زبان مدام ہی مدحت رسولؐ کی

یارب فریبِ نفسِ شقی سے بچا مجھے
دے شوقِ مدح خوانیِ خیر الوریٰ مجھے
روضہ شفیعِ کون و مکان کا دکھا مجھے

شیطان لعین کے شر سے امان دے خدا مجھے
کر الفتِ جنابِ محمدؐ عطا مجھے
دنیا کے قید خانے سے جلد ہی چھڑا مجھے

عشق رسول پاک مین کردے فنا مجھے
محشر کو خادمانِ نبی مین اٹھا مجھے

رہتی ہی مجھ کو یاد نہایت رسولؐ کی
روز ازل سے دلکو ہی چاہت رسولؐ کی

سلطانِ دوجہان ہین شہنشاہ کائنات
سرتاجِ انس وجان ہین شہنشاہ کائنات

عالم پہ مہربان ہین شہنشاہِ کائنات
جسمِ جہان مین جان ہین شہنشاہِ کائنات

جان بخش مردگان ہین شہنشاہ کائنات
اور عیسیِٔ زمان ہین شہنشاہِ کائنات

رحمت ہین اور امان ہین شہنشاہ کائنات
حامیِ عاصیان ہین شہنشاہِ کائنات

پھر کیون نہو بھلا مجھے الفت رسولؐ کی
ہی مغز جان مین بوئے محبت رسولؐ کی

خستہ جگر ہون غم سے شہا اشتیاق مین
ہی عین درد دل بخدا اشتیاق مین

جان ہو رہی ہی اپنی فنا اشتیاق مین
ہی شور نالہ حد سے سوا اشتیاق مین

ہی تلخ زندگی کا مزا اشتیاق مین
کرتا ہون روز آہ و بکا اشتیاق مین

رہتا ہون رات بھر مین وفا اشتیاق مین
آنکھین کھلی ہوئی ہین سدا اشتیاق مین

مطلوب ہی نگاہِ عنایت رسولؐ کی
یارب دکھادے اب مجھے طلعت رسولؐ کی

معجزہ

ولہ

فرزندان جاگ

مداح ہون جنابِ رسولِ گرام کا
شہرہ نہ کیون جہان مین ہو میرے کلام کا

بلبل ہون باغ نعت شہِ خاص و عام کا
ہر شعر گل ہی گلشن دار السلام کا

لطف خدائے پاک سے دل شاد شاد ہے
گل سا شگفتہ غنچۂ باغِ مراد ہے

غواص فکر بحر ہی طبع روان میری
ہی ماہیِ بحارِ فصاحت زبان میری

رنگینی کلام ہی سب پر عیان میری
مدح رسولؐ مین ہی زبان گلفشان مری

صفحہ ہر ایک صفحۂ رخسارِ حور ہے
ہر بیت سطر کو کہنا ضرور ہے

طوبی کی شاخ خامۂ جادو نگار ہی
نقطہ ثمر سے کم نہین یہہ آشکار ہی
ظاہر گلِ حروف سے رنگِ ہزار ہی
گلدستۂ سخن سے نمایان بہار ہی

مضمون بلند ماہِ فلک کی مثال ہی
بیتُ الہلال بیت ہی مصرع ہلال ہی

ظاہر ہی سب پہ رستمِ میدانِ نظم ہون
رونق دِہِ گلِ چمنستان نظم ہون
اور ضیغمِ دلیرِ نیستانِ نظم ہون
رنگین بیان ہون بلبلِ بستان نظم ہون

ہون سرفراز مہر و عطائے رسولؐ سے
پایا ہی فیض سب یہہ ثنائے رسولؐ سے

لکھتا ہون اب ثنا وہ شہِ دین پناہ کی
یوسف نے گر کے چاہ مین جب اُسکی چاہ کی
سلطانِ کائنات حبیبؐ اِلٰہ کی
مشکلکشائی ہوگئی اُس رشکِ ماہ کی

سب انبیا کو نامِ محمدؐ عزیز ہی — صلی اللہ علیہ وسلم
وہ ای عزیز و مصرِ عطا کا عزیز ہی

مسرور جلد اب مجھے ربِّ غفور کر
طبعِ روان کو میری عنایت سرور کر
زنگِ ملالِ آئینۂ فکر دور کر
امداد شوقِ نعتِ رسولِ غیور کر

دلمین ہی اہلِ بزم کو اب شادمان کرون
اِک معجزہ رسولِ خدا کا بیان کرون

یہہ معجزہ عجب ہی رسولِ کریم کا
جابرؓ ہین اک صحابۂ سلطانِ انبیا
ای سامعین سنو اسے تم خوب دل لگا
فرماتے ہین وہ بندۂ مقبولِ کبریا

عادت تھی یہہ جناب رسالتمآب کی
دعوت قبول کرتے تھے ہر شیخ و شاب کی

ازبسکہ تھے رحیم و کریم و خلیق تر ۔ جاتے تھے ہر کسی کے مکان پر وہ خوش سیر
اک روز مین بخدمت سلطان بحر و بر ۔ تسلیم کر کے حرف یہہ لایا زبان پر

دعوت مری قبول کرین گھر پہ آئین آپ
بندہ کا خانہ رشک گلستان بنائین آپ

جابر کا جبکہ وعدہ موعود ہو چکا ۔ تشریف لائے گھر پہ شہنشاہ انبیا
پانی چھڑک کے حضرت جابر نے مشک کا ۔ اور دست بستہ پیش نبی آ کے یون کہا

ای آفتاب دین کے تشریف لائیے
بیت الشرف مکان کو ہمارے بنائیے

القصہ آ کے بیٹھے شہنشاہ نیک خو ۔ جابر نے جا کے ذبح کیا ایک بکری کو
اور کہدیا کہ خوب سا بریان اسے کرو ۔ اب طرفہ ماجرا ہی سنو تم یہہ مومنو

تھے جابر وحید زمانہ کے دو پسر
اک رشک آفتاب تھا اک غیرت قمر

اُن مین سے ای محبو پسر جو بزرگ تھا ۔ اُسنے سخن برادر کوچک سے یہہ کہا
دکھلاؤن کچھ تماشا تجھے بھائی جلد آ ۔ آیا وہ پاس بھائی کا جب یہہ سخن سُنا

اُسوقت ہاتھ پیر وہ بھائی کے باندھ کر
کر ڈالا ذبح اُسنے اُسے ہو کے بے خطر

اور سر کو اُسکے ہاتھ مین اپنے اُٹھا لیا ۔ دیکھا جو اُسکی مان نے یہہ آنکھون سے ماجرا
دوڑی وہ سُوئے بام کہا ہائے کیا ہوا ۔ تب ڈر سے ما کے بام سے لڑکا وہ گر پڑا

اور مرغ روح جسم سے پرواز کر گیا

تا ہم

یہہ دوسرا پسر بھی جہان سے گذر گیا

پر اُس زنِ عفیفہ نے نالہ کیا نہین
دل مین مگر یہہ غم سے نہایت ہوئی حزین
بولی اگرچہ نالہ کرون مین تو ہے یقین
آزردہ ہونگے سرورِ کونین شاہِ دین

بچون کو دونون اپنے وہ لائی مکان پر
کملی سے اک طرف کو رکھے اُن کو ڈھانپ کر

اِس بات سے وہ زن نے کسی کو خبر نہ کی
ظاہر مین تھی خموش مگر دل ملول تھی
جابر کو بھی یہہ بات سے مطلق نہ آگہی
القصہ لاکے حضرتِ جابر نے اُس گھڑی

بریان کیا تھا بچہ بُز ذبح کر کے جو
رکھا وہ پیشِ احمدِ مختار شاد ہو

حکمِ خدا سے حضرتِ جبرئیل جلد آ
بولے رسولِ حق سے کہ اے شاہِ انبیا
لڑکون کو دونون حضرتِ جابر کے لو بلا
اور ساتھ اُنکے کھاؤ طعام اے شہِ ہدا

بولے رسول حضرتِ جابرؓ سے جائے
کھانے کو دونون بچون کو جلدی لائے

جابرؓ نبیِ پاک کے کہنے سے تب اُٹھے
چارون طرف وہ دونونکو یہہ ڈھونڈھنے لگے
بی بی سے اپنی پوچھا کہ بچے کدھر گئے
بولی وہ زن کہ دیکھو کہین ہونگے کھیلنے

جابر نے اپنی بی بی سے جب یہہ سخن سُنا
لڑکے کہین گئے ہین شہِ دین سے کہدیا

بولے رسولِ مجھ کو ہے فرمان کبریا
ہمراہ دونو لڑکون کو لے کر طعام کھا
جابرؓ نے باہر آکے پھر اُس زن سے یون کہا
حکمِ خدا نبی کو ہے تو جاکے ڈھونڈھ لا

یہہ بات اُن کی سنتے ہی عورت نے آہ کی
آنسو بہائے آنکھون سے حالت تباہ کی

لملی وہ لائی حضرت جابر کے سامنے
اس ماجرے کو دیکھکے بیتاب ہو گئے
بہتا تھا خون دونون برادر کی لاش سے
کسواسطے کہ یہہ بات سے آگاہ وہ نہ تھے

دونون نے آکے پائے رسالتماب پر
خود کو گرایا اور ہوئے گریان و نوحہ گر

جبرئیل آئے لیکے وہین حکمِ ایزدی
کہتا ہے حق کہ زندہ کرینگے انھین ابھی
بعد از سلام عرض یہہ سالارِ دین سے کی
بالین پہ اُنکے جاکے دعا کیجیے یا نبیؐ

تب آکے دونون لاشون پہ حضرت نے کی دعا
زندہ وہ دونون ہو گئے از حکمِ کبریا

بس اے وفائے زار ہوا معجزہ تمام
اور اُن کی آل پاک و صحابہ پہ بھی مدام
اب بھیج روحِ سرورِ کونین پر سلام
صلوٰۃ پڑھکے کر یہہ دعا یا شہِ انام

ایمان کی اس فقیر کو دولت حصول ہو
دنیا کے درد و غم سے فراغت حصول ہو

ولہ

مدحتِ سرورِ ذیجاہ بیان کرتا ہون
کشورِ نظم مین اب حکم روان کرتا ہون
جوہرِ تیغِ زبان اپنا عیان کرتا ہون
ملکِ معنی مین علم اپنا نشان کرتا ہون

کیون نہ اب معرکۂ نظم کے سر ہاتھ رہے
جب نشانِ ظفرِ ملکِ سخن ساتھ رہے

توبہ کر فخر نہی بیجا ہے بڑی بے ادبی
کیونکہ وہ شافعِ کل ہے شہِ اُمی لقبی
گر گنا ہون کی شہِ دین سے شفاعت طلبی
اپنا سرتاج سمجھتے ہین اُسے سارے نبیؐ

مسند آرائے نبوت ہین جناب احمدؐ
رونقِ تختِ رسالت ہین جناب احمدؐ

نخلبندِ چمنستانِ ہدایت ہے وہ
رونقِ باغچۂ لطف و عنایت ہے وہ
نو بہارِ گلِ گلزارِ کرامت ہے وہ
رنگ روئے گلِ بستانِ سخاوت ہے وہ

سارے عالم پہ اسے فخر دیا ہے حق نے
نور سے اپنے اسے خلق کیا ہے حق نے

اسکے باعث سے نشان کفر کا برباد ہوا
شرک سے کفر سے اور جہل سے آزاد ہوا
شرع سے اسکی دلِ اہلِ جہان شاد ہوا
حق سے نیکی کا طریقہ ہمین ارشاد ہوا

رحمتِ ایزدِ غفار ہو نازل اسپر
اور تحیات بھی ہر بار ہو نازل اسپر

اسکے اعجاز تو لاکھون ہین مگر اے یارو
حنظلہؓ ایک تھے اصحابِ نبیؐ خوشخو
ان سے مین ایک بیان کرتا ہون تم اسکو سنو
ایک دن سرورِ عالم نے نہایت خوش ہو

فرق پر ہاتھ پھرا انکے لئے کی یہہ دعا
برکت تمکو خداوند جہان سے ہو عطا

کرتے ہین راویِ خوش قال بیان حال ایسا
یا کسی بکری کے پستان پہ ورم آجاتا
کوئی بھی درد کسی شخص کے گر ہوتا تھا
کرکے دم نامِ نبیؐ ملتے تھے وہ ہاتھ اپنا

کرمِ شافیِ مطلق سے شفا ہوتی تھی
لاکھون بیمارون کی اسطرح دوا ہوتی تھی

اے محبانِ نبیؐ غور کرو دلمین ذرا
اسکے سر پر شہِ اکرمؐ نے ذرا پھیر دیا
کیا اثر دستِ شہنشاہِ دو عالم مین تھا
دستِ اصحابؓ بنا جسکے سبب دستِ شفا

اے وفا خوبیِ قسمت سے اگر ہاتھ وہ پاؤن
بخدا سر پہ رکھون اور انھین آنکھون سے لگاؤن

ولہ

مد حیات و وفات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حجرۂ عایشہ تھا جن سے برنگِ گلشن
یا جہاں عاشق و معشوق میں تھے لطفِ سخن
یا اُنھیں کا وہ مکان آج ہوا ہی مدفن
یا اُسی جا سے ہی آج بپا ہی شیون

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

رخِ گلرنگ جو تھا تازگیِ باغ و بہار
ہر گھڑی پیشِ نظر رہتا تھا وہ لیل و نہار
خارِ غم سینے کرے ہی دلِ اصحاب فگار
کرتے ہیں اب یہی نالے صفتِ بلبلِ زار

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

چھپ گیا گلشنِ دنیا سے جو وہ رشکِ پری
خاک اڑانے لگی ماتم کی نسیمِ سحری
چشمِ نرگس کو نظر آئی پریشان نظری
سرو پر قمری لگی کرنے یہی نوحہ گری

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

جامہ ماتم میں سیہ پیرِ فلک نے پہنا
جگرِ لالہ بھی اِس صدمے سے خون ہونے لگا
داغِ ہجران مہ و خورشید نے دل پر کھایا
بلبلِ زار نے رو رو کے یہی نالہ کیا

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

حالِ جبریل پریشان ہوا مثلِ کاکل
سب گیا چین مرا جب سے گیا غیرتِ گل
پیچ کھا کھا کے لگے کہنے برنگِ سنبل
تو بھی ہمراہ مرے نالے کر اب اے بلبل

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

بولے صدیق کہ میں جان فدا کیون نہ کرون / جانِ جانان ہی گیا آہ و بکا کیون نہ کرون
باغ ویران ہوا میرا عزا کیون نکرون / ضعفتِ بلبلِ غمگین نہہ نوا کیون نہ کرون

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

ہو گیا درد و الم آج میرا عیش و طرب / روز روشن نظر آتا ہے مجھے تیرہ شب
صبح سان چاک گریبان ہین خوبان عرب / ہو کے کعبہ بھی سیہ پوش یہہ کرتا ہی لعب

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

اسی اندوہ سے تھے جان آزردہ بلالؓ / تھے وہ پروانۂ آن شمعِ شبستانِ جمال
سبب زیست تھا یس اُنکا حضوری و وصال / کہتے تھے ابتو مرا جینا جہان مین ہی محال

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

اِک طرف عایشہ تھین رنج و الم سے نالان / اِک طرف فاطمہ کے آنکھون سے تھے اشک روان
ایک جانب کو تھے صدیق و عمر بھی گریان / اِک طرف بھی لبِ عثمانؓ و علیؓ پر بہہ فغان

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

تھے اسی غم مین گرفتار اویسِ قرنی / کوہ و صحرا مین بھٹکتے تھے غریب الوطنی
سُن جو پائی خبرِ فوتِ نگارِ مدنی / کیا ہیہات بصد جانکنی و سینہ زنی

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

یہی رو رو کے وہ کہتے تھے کہ اے بادِ صبا / بو بھی مجھے اُس گلِ بستانِ نبوت کی سونگھا

سیدسا تھا تپِ فرقت سے بدن میں لرزا
دیکھکر یثرب و بطحی کو یہہ کرتے تھے صدا

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

شمع کی طرح کوئی روکے بصد سوز و گداز
کہتے تھے ہائے ہمیں کون پڑھاویگا نماز
رونقِ مسجدِ نبوی ہوئی ہی ہائی پرواز
در و دیوار سے آتی تھی چلی یہہ آواز

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

کوئی کہتا تھا کہ گنجینۂ لولاک لٹا
مارکر دستِ الم سر پہ کوئی روتا تھا
شورِ محشر کوئی کعبے میں کرے تھا برپا
کوئی مینار حرم پر یہہ کرے تھا نالا

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

اب نہیں آگے وفا تاب بیانِ تحریر
ارّہ غم نے قلم سا ہی جگر ڈالا چیر
رحلتِ احمدِ مختار سے ہیں سب دلگیر
رنگِ رخ کیون نہو تبدیل یہہ سنکر تقریر

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر نہ دیدیم و بہار آخر شد

ولہ

سمومِ غم چل رہی ہی ہر جا خوشی کا برباد اب نشان ہے
بلند ارض و سما میں ہر سو غم و الم آہ کی فغان ہے
نسیمِ سحری ہی چاک دامن ہر ایک گل غم سے نیمجان ہے
صبا اڑاتی ہی خاک رو کر بہارِ عالم پہ اب خزان ہے

جہان میں ہے شورِ حشر برپا وفات شاہِ انس و جان ہے

وفاتِ بدر الدجی کی سنکر خجل سیہ ہوگئے ستارے
جہان میں اندھیر ہو رہا ہی نشانِ محشر عیان ہیں سارے
ہر ایک جا برپا ہی ہے غوغا کہ آہ سالارِ دین سدھارے
زمین کی بھی ہو رہی ہی مٹی خراب و خستہ یہہ غم کے مارے

جہانمین ہی شور حشر برپا وفات سردار انس و جان ہے

ہر ایک مومن کی چشم گریان سے اشک کی جا ہی خون جاری — بصورت گل ہی چاک دامن برنگ غنچہ ہی دلفگاری
یہہ غم وہ غم ہی کہ جس سے ہر ایک انس و جانکو ہی بیقراری — تو ہو الم کیون نہ مجتبیٰ کو خالق بھلا ہماری

جہانمین ہی شور حشر برپا وفات سردار انس و جان ہے

غروب خورشید دین ہوا ہی سرخ اہل ایمان کا فق ہوا ہے — ستارہ اس غم سے آسمان پر ہر ایک بے نور ہو گیا ہے
یہہ غم سے سب حاملان عرش خدا مین شور بکا مچا ہے — فنا کے آثار ہین نمایان زمین کو بھی آیا زلزلہ ہے

جہانمین ہے شور حشر برپا وفات سردار انس و جان ہے

غم شہنشاہ بحر و بر سے ہی آہ و زاری مین سب خدائی — کسیکو ہی غم سے دلفگاری کسیکو ہی غم سے سینہ چاکی
ہی دامن دشت چاک چاک اور اڑاتے ہین غول خاک غم کی — تمام کہسار نالے کرتے ہین آنسوؤنکی بہاکے ندی

جہانمین ہی شور حشر برپا وفات سردار انس و جان ہے

سب آل اطہار اور اصحاب سارے احباب ہوکے نالان — یہہ غم سے رو رو کے کہہ رہے ہین کہ آہ گلزار دین ویران
مدینہ مکہ مین آچکے دن نشان قیامت کے ہین نمایان — نبی کے ماتم مین روتے ہین سب وہ اپنی حالت کو کر پریشان

جہانمین ہی شور حشر برپا وفات سردار انس و جان ہے

جناب روح الامین و نمین چھپاکے منہہ روتے ہین یہہ غم سے — پریشان ہے حال حور و غلمان کا باغ جنت مین اس الم سے
ملائک و انبیا و مرسل کے اشک جاری ہین چشم نم سے — ہر ایک ذی روح کو ہوئی ہے وبال اب زندگی یہہ غم سے

جہانمین ہے شور حشر برپا وفات سردار انس و جان ہے

کوئی یہہ کہتا ہی کیون نہ روؤن اٹھا ہمارے ہی سر سے والی — کوئی تو بیٹھا کرے ہے نالہ فلک پہ چھائی گھٹا ہی کالی
خزانکی ہی دہوم گلستان مین اڑی ہی رخ سے گلون کے لالی — گئے ہین یاس غم سے آشیانے چمن سے بلبلون نے خالی

جہانمین ہی شور حشر برپا وفات سردار انس و جان ہے

محبوب ہو جو حق کا سبھونکا ہو جو کہ دین و ایمان — جو سب کے سر پر ہوا ابر رحمت جو ہو باعث نزول قرآن
جو موجب تازگی دین ہو وہ جاجب سوئے باغ رضوان — تو پارہ پارہ ہو مثل سینا کیون نہ غم سے دل مسلمان

جہان مین ہی شور حشر برپا وفات سرور انس و جان ہے

تمام کہاتے اہل دین کو ہی صورت شمع بیقراری
ہی مثل پروانہ کوئی سوزان تو خون ہی روتے
کوئی ہی جون مرغ نیم بسمل کوئی ہی تیر الم سے زخمی
وفا ہو خاموش اب یہان ہی تباہ حالت ہی جگر

جہان مین ہی شور حشر برپا وفات سرور انس و جان ہے

تضمین بر غزل

ولہ

کافی علیہ الرحمہ

عجب اس غم کا عالم مین اثر ہی
کہ ہر اک صاحب دل نوحہ گر ہی
کوئی غمگین ہی کوئی چشم تر ہی
جہان مین شور محشر گھر بگھر ہی

قیامت رحلت خیر البشر ہی

سنا جب آفتاب اوج ایمان
گئے دنیا سے سوئے باغ رضوان
گریبان چاک کر کے تا بدامان
ملک جن و بشر ہین زار و نالان

زمین و آسمان بھی نوحہ گر ہی

ستارے ٹوٹتے ہین آسمان سے
لہو جاری ہی چشم آسمان سے
پریشان ہو یہہ کہتے ہین زبان سے
وفات سید کون و مکان سے

سر شوریدہ عین درد سر ہی

وہ شاہنشاہ کا نظرون سے چھپنا
شہ ذیجاہ کا نظرون سے چھپنا
وہ رشک ماہ کا نظرون سے چھپنا
رسول اللہ کا نظرون سے چھپنا

اگر سمجھو بڑا داغ جگر ہی

گلون کے چاک ہین اس غم سے دامن
دل غنچہ مین ہی اس غم سے روزن
زبان پر ہی ہی سوسن کے شیون
نہین گر سامنے وہ رشک گلشن

رگ گل چشم تر مین نیشتر ہی

رخ پر نور سرور کا تصور
قد رشک صنوبر کا تصور

سراپائے منور کا تصور
کسیکے روئے اطہر کا تصور
ہمین تو رات دن آٹھون پہر ہی

غمِ ہجرِ نبیؐ ہی دل پہ طاری
تغیر کیون نہ ہو حالت وفا کی
لہو کی بہتی ہی چشمون سے ندی
تڑپنا ہی تپِ فرقت مین کافی
کوئی وان تک نہین کرتا خبر ہی

تمام شد

مدحیات حضرت سید الشہدا امام حسنین رضی اللہ عنہم

تمھین ہو والیِ ملکِ عطا امام حسینؓ
یہی ہی عین مری التجا امام حسینؓ
تمھین ہو مالکِ شہرِ سخا امام حسینؓ
نگاہِ لطف رکھو مجھپہ یا امامِ حسینؓ
تمھارے در کا ہون ادنی گدا امام حسینؓ

نبیؐ کی جان و جگر اور علیؓ کی راحتِ دل
تمھارے فیض سے ہی فیض خلق کو حاصل
امامِ ہر دو سرا اور مرشدِ کامل
تمھارے جود پہ دولت آپہ ہوا سائل
ملا اُسے گہرِ مدعا امام حسینؓ

تمھین ہو راکبِ دوشِ رسولؐ اے سرور
تمھارا رتبۂ عالی ہی شاہِ دین برتر
جنابِ فاطمہ زہراؓ کے تم ہو لختِ جگر
یہہ سچ ہی اوجِ شہادت کے ہو مہرِ انور
نہین ہی شبہ و شک اسمین یا امام حسینؓ

ولائے سبطِ نبیؐ روشنی ہی ایمان کی
جسے نصیب ہی یہہ دو جہان کی بہبودی
حصول ہوتی ہی اُس سے سعادتِ ابدی
خدا بھی راضی ہی خوش اُس سے ہین نبیؐ و علیؓ
رکھے جو دل مین تمھاری ولا امامِ حسین

خدا کے نورِ ولایت کے ماہِ تابان ہین
ریاضِ مہر و عنایت کے تازہ ریحان ہین
امامِ جن و بشر ہین یہ شہِ شہیدان ہین
دوائے عفو برائے مریضِ عصیان ہین

شفیع جرم ہین روزِ جزا امام حسین

انھین کے نور سے ہی چشمِ دل کی بینائی — چراغِ دین نے انھین سے ہے روشنی پائی
گئی خزان چمنِ دین نے پائی رعنائی — بہارِ باغِ شہادت مین آپ سے آئی
ادا ہو کس سے تمھاری ثنا امام حسین

بچانا انکو تھا منظور نارِ دوزخ سے — گناہگارون کو نانا کی اپنی امت کے
نہ سہنے تھے وہ شریرونکے ظلم و جور سہے — ذرا نہ حرفِ شکایت زبان پہ لائے
عزیزو دیکھو تو صابر تھے کیا امام حسین

غریب و بیکس و عاجز کے آپ ہین حامی — تمھین سے ہووے گی سب مشکلون کی آسانی
تمھین ہو ابنِ یدُ اللہ اے شہِ عالی — امید آپ سے رکھتا ہے دستگیری کی
غلام آپ کا ہے یہہ وفا امام حسین

ولہ

تضمین سلام — میان ہمت

سرحدِ کوفہ سے جب سبطِ پیمبر آئے — غل ہوا چار طرف شیرِ دلاور آئے
خوف مین شام کے سب مردمِ لشکر آئے — کربلا مین جو سلامی شہِ صفدر آئے
صیغمِ دینِ نبی ساتھ بہتر آئے

رعب سے انکے تحیر مین دلاور آئے — بولے روباہو نمین واللہ غضنفر آئے
ابنِ شبیر جو رہوار بڑھا کر آئے — فوجِ اعدا نے کہا رن مین پیمبر آئے
جبکہ میدان مین سلامی علی اکبر آئے

جرأتِ سرورِ کونین جو دیکھی رن مین — روح ہر شیر جوانمرد کی کانپی تن مین
ہو گئی لشکرِ اعدا کی خرابی رن مین — ذوالفقارِ اسدُ اللہ جو چمکی رن مین
دیکھتے ہی فلکِ پیر کو چکر آئے

جنگ مین قاسمِ نوشہ کے جو دیکھے حملے — شکلِ روباہ مقابل سے لعین سب بھاگے

کیا بہادر تھے علی شیرِ خدا کے پوتے
ذکر ازرق کا تھیں چارون پسر بھی اسکے
رن مین قاسم کی تہِ تیغ دو پیکر آئے

صورتِ برق لگے تیغ دو دم چمکانے
رعد سان شور جو نعرے کا لگے دکھلانے
پڑ گیا تفرقہ مردود لگے گھبرانے
نہر پر پہنچے علمدار کہا اعدا نے
کس کا مقدور کہ عباس کے ہمسر آئے

حالِ سردار شہیدان ہوئے سب بیچین
کوئی تو رونے لگا کوئی لگا کرنے بین
ہو گیا عالمِ امکان مین بپا شیون و شین
بعد قتلِ شہِ دین آہ عزادارِ حسین
آگ خیمہ کے لگانے کو ستمگر آئے

تیر جس وقت لگا حلق پہ اُس کم سِن کے
آب دیدہ ہو شہِ بحرِ کرم گھر کو پھرے
شور برپا ہوا خیمے مین زیادہ حد سے
اسقدر اہلِ حرم روئے کہ غش ہو کے گرے
اب پیکان سے جو سیراب ہوا اصغر آئے

سچ ہے جس شخص کا رہبر ہو خدائے اکبر
خود بخود کیون نہ رہِ راست سے آئے نظر
یا تو کج رو تھا و یا راہ پہ سیدھی آ کر
جان کس شوق سے شبیر کے دی قدمو نپر
جبکہ جنت کے کھلے حر کو نظر در آئے

ای وفا شورِ قیامت ہے بپا عالم مین
غرق کونین ہے اندوہِ شہِ اکرم مین
کیون نہ دل صورتِ ماہی ہو طپان ماتم مین
گوہرِ اشک شہِ بحرِ کرم کے غم مین
صدفِ چشم سے ہمت کے ہین باہر آئے

ولہ

تم شہادت کے فلک کے ہو شہا بدرِ منیر
آپ کے پرتو سے دنیا مین ہین سب روشن ضمیر
کشورِ تطہیر کے ہو بادشاہِ بے نظیر
داد خواہ بیکسان و عاجزون کے دستگیر
ہین جگر بندِ اسد زہرہ کی جان حضرت حسین

اور جناب مصطفیٰ کے ہیں یہ بیشک دلکے چین

تم امامِ دوسرا ہو بادشاہِ اتقیا — ملکِ تسلیم و رضا کے آپ ہیں فرمانروا
رونقِ تختِ ولایت عارفوں کے پیشوا — منبعِ جود و عطا اور سالکِ راہِ خدا

ہیں جگر بندِ اسد زہرا کی جان حضرت حسین
اور جنابِ مصطفیٰ کے ہیں یہ بیشک دلکے چین

کون تم بن ہے شبابِ اہلِ جنت یا امام — سبز ہے تم سے ہی ریحانِ شہادت یا امام
رنج کیا تم نے سہے ہیں بہرِ امت یا امام — آپ سے ہوگی ہمیں عقبیٰ کی راحت یا امام

ہیں جگر بندِ اسد زہرہ کی جان حضرت حسین
اور جناب مصطفیٰ کے ہیں یہ بیشک دلکے چین

چومتے آنکھیں کبھی اور گہ جبینِ رشکِ ماہ — نیرِ برجِ رسالت کو تھی ان سے عین چاہ
یوسفِ مصرِ شہادت ہیں یہی نورِ اِلٰہ — سب شہیدوں کے اگر پوچھو عزیز و بادشاہ

ہیں جگر بند اسد زہرہ کی جان حضرت حسین
اور جناب مصطفیٰ کے ہیں یہ بیشک دلکے چین

حضرتِ بوبکر انپر تھے ہمیشہ جان نثار — دوست رکھتے تھے عمر عادل انھیں لیل و نہار
مونس و ہمدم بہت انکے تھے عثمان نامدار — راز یہ پنہاں نہیں سب خلق پر ہے آشکار

ہیں جگر بندِ اسد زہرہ کی جان حضرت حسینؓ
اور جناب مصطفیٰ کے ہیں یہ بیشک دلکے چین

لشکرِ کین پر چلائی شاہِ دیں نے تیغ جو — روح و قالب میں گئی لاکھوں جدائی قوم میں ہو
آدم و عیسیٰ سے لے سارے نبیِ نیک خو — دیکھ کر کہنے لگے شہ کی شجاعت کیوں نہ ہو

ہیں جگر بندِ اسد زہرہ کی جان حضرت حسین
اور جنابِ مصطفیٰ کے ہیں یہ بیشک دلکے چین

حضرتِ غوث الورا کی جسپہ شفقت ہوگئی
دین و دنیا کی اُسے حاصل سعادت ہوگئی

وُہ نگاہِ غوثِ صمدانی کا یارو تھا اثر
ہوگیا آگاہ رازِ مَن عَرَف سے سربسر

اِک سرِ مو کے برابر پڑ گئی جس شخص پر
دامِ نفسِ شوم سے پائی رہائی بیخطر

حضرتِ غوث الورا کی جسپہ شفقت ہوگئی
دین و دنیا کی اُسے حاصل سعادت ہوگئی

گلشنِ دینِ محمدؐ کے یہہ ہین سرو رواں
ہین یہی لختِ دلِ شبیر اور شبرؑ کی جاں

سبز ہی اِن سے علیؑ و فاطمہ کا بوستاں
اِسمین شک مطلق نہین تحقیق ہی یہہ بیگماں

حضرتِ غوث الورا کی جسپہ شفقت ہوگئی
دین و دنیا کی اُسے حاصل سعادت ہوگئی

اولیا محتاج ہین اے سرورِ دین آپکے
جو تمھارے وردِ اسمائے معظم کا کرے

پائے احمدؐ تمنے اپنے دوشِ اقدس پر رکھے
منزلِ مقصود کو پہنچے خدا کے فضل سے

حضرتِ غوث الورا کی جسپہ شفقت ہوگئی
دین و دنیا کی اُسے حاصل سعادت ہوگئی

حُبِّ غوثِ پاک کردیگی ہر اِک مشکل کو دُور
ہی یہہ جسکے دلمین وہ ہے جنتی مومن ضرور

غم سے دوزخ کے گنہگارو نکو خشے گی سرور
جامِ کوثر خود دیگا اُسکو خالقِ بے قصور

حضرتِ غوث الورا کی جسپہ شفقت ہوگئی
دین و دنیا کی اُسے حاصل سعادت ہوگئی

رطب و یابس کا تمھین حق نے شہا مالک کیا
جدّ تمھارے فخرِ مرسل تم ہو فخرِ اولیا

مرغ و ماہی انس و جن کے آپ ہی ہین پیشوا
قطب و غوث ابدال سب یہہ جانتے ہین برملا

حضرتِ غوث الورا کی جسپہ شفقت ہوگئی

دین و دنیا کی اُسے حاصل سعادت ہوگئی

غرق ہون دریائے عصیانمین و خطامین سربسر
ہی یقین وہ رحم فرمائینگے میرے حال پر

پر سدا رکھتا ہون وردِ نامِ قطبِ بحر و بر
اِس بھروسے پر عذابِ قبر سے ہون بیخطر

حضرتِ غوث الورا کی جسپہ شفقت ہوگئی
دین و دنیا کی اُسے حاصل سعادت ہوگئی

ولہ

مرغوبِ طبع مدح ہی پیرانِ پیر کی
مطلع مین شان ہی مطلعِ بدرِ منیر کی

فکرِ رسا ہی محوِ ثنا دستگیر کی
کیا مہربانی ہی وہ بشرِ بے نظیر کی

صفحہ جو آسمان ہی تو نقطے ستارے ہین
جدول ہی کہکشان تو حرف ماہ پارے ہین

قطبِ زمان کا لطف میرے حال پر ہوا
شاداب باغِ فکرِ رسا سر بسر ہوا

نخلِ امید آج میرا بارور ہوا
رنگین گلِ چمن سے سخن بیشتر ہوا

آج ابرِ طبع سے میرے گوہر ٹپکتے ہین
دریا دلوں کے دیدۂ دل جن کو تکتے ہین

گلزارِ دین کی مدح سے توقیر ہوگئی
آئینۂ کلام کی تنویر ہوگئی

رنگین برنگِ گل مری تقریر ہوگئی
بے زنگ اب زبان کی بھی شمشیر ہوگئی

دشمن کٹینگے مدحتِ غوث الانام سے
بھڑکیگا اُن کا دم میری طرزِ کلام سے

عشقِ جنابِ غوث سے دل باغ باغ ہی
اُلفت کا میرے دلمین جو روشن چراغ ہی

رشکِ گلِ چمن میرے سینے کا داغ ہی
ظلمتِ لحد سے دور ہی غم سے فراغ ہی

حامی جو غوث پاک ہین محشر کا غم نہین

میزان و پلصراط کا کچھ بھی الم نہین

دریائے لطف و جود و عطا غوثِ پاک ہین
ماہِ منیر و مہرِ لقا غوثِ پاک ہین
لولوئے بحرِ فیض و سخا غوثِ پاک ہین
اور شمعِ بزمِ دین کی ضیا غوثِ پاک ہین

اُن کی ضیا سے ماہِ ولایت کو تاب ہے
برجِ اسد کا مہر اُنھین کا خطاب ہے

دلبندِ مصطفیٰ کے شہِ دستگیر ہین
سالارِ اصفیا کے شہِ دستگیر ہین
جانِ شاہِ لافتیٰ کے شہِ دستگیر ہین
سرورِ کُل اولیا کے شہِ دستگیر ہین

کاندھے پہ اُنکے پائے رسالتمآب ہے
ولیون مین اُنسا کوئی نہ عالی جناب ہے

اللہ رے کرامتِ سلطانِ اولیا
بوسیدہ استخوانون کو گویائی کی عطا
عیسیٰ بھی دیکھ لین تو ہون حیرت مین مبتلا
ڈنکا بجایا خلق مین یحی العظام کا

مردے کئی اُٹھائے ہین حضرت نے گور سے
بانجھون کو بچے بخشے کرامت کے زور سے

غوث الورا کا شہرۂ بذل و کرم ہوا
دارا خجل شکوہ سے صولت سے جم ہوا
ہستیِ نامِ حاتمِ طی کا عدم ہوا
اور عدل اُنکا دیکھکے کسریٰ کو غم ہوا

رستم کا زہرہ اُن کی شجاعت سے آب ہے
لرزان لحد مین رعب سے افراسیاب ہے

خادم تھا ایک حضرتِ غوث الانام کا
اور اُسکے تن پہ کاٹ کے سر شیر کا رکھا
اُسنے کسی ہرن کا کیا تن سے سر جدا
پھر لب کو جو لگایا تو وہ زندہ ہوگیا

وہان عیسوی تھے جمع وہ حیران ہوگئے
کلمہ نبیؐ کا پڑھکے مسلمان ہوگئے

ایسے کرشمے بعد دو بے حساب ہین
واقف سب اُن سے خورد و کلان شیخ و شاب ہین
یہہ پر باغِ دین مین گلِ آفتاب ہین
ذِکرِ سوالِ وصف مین ہم لاجواب ہین
رفتار تیز لاکھ سمندِ قلم کرے
طی کب رہِ ثنائے شہِ ذوالکرم کرے

لیکن مین اک کرشمۂ سلطانِ دوجہان
کرتا ہون اس مقام پہ اب مختصر بیان
فرزند ایک تھا کسی بڑھیا کا نوجوان
الفت جنابِ پیر کو بھی اُس سے بیکران
رہتا تھا خدمتِ شہِ عالی جناب مین
مشغول ایک لحظہ نہوتا تھا خواب مین

نفرت تھی اُسکو دُنیوی کامون سے بیشمار
بیٹھا تھا سارا چھوڑ کے اپنا وہ روزگار
مان نے بھی اُسکی دلمین کیا تھا یہی قرار
لڑکا رہا نہ کام کا اب کچھ یہہ زینہار
بہتر یہی غوث پاک کی عالی جناب مین
رہوے تو ہو مشغول یہہ اہلِ صواب مین

اِک روز وقتِ صبح وہ لڑکے کی مان نے آ
کی عرض یہہ بخدمتِ خورشیدِ اولیا
یا غوث نذر مین نے یہہ لڑکا تمھین کیا
اور سب کیا معاف جو حق اِسپہ تھا مرا
شاگرد کیجئے اِسے ممتاز کیجئے
اور درسِ باطنی سے سرافراز کیجئے

القصہ اُسکو دینے لگے غوث سرمدی
الطاف کی نگاہ سے تعلیم باطنی
جب چند روز اُسنے ریاضت کی مشق کی
دل تو ہوا قوی پہ بہت چھائی لاغری
عقدے تمام ظاہر و باطن کے وا ہوئے
اظہارِ رمزِ معرفتِ کبریا ہوئے

پھر بعد چند روز کے بڑھیا وہ ناگہان
آئی بہ بارگاہِ شہنشاہِ دوجہان

دیکھا

دیکھا جو لڑکے کو تو بہت ہی وہ ناتوان ۔ باقی نہ جسم مین ہی بجز مشت استخوان

حضرت تو بیٹھے کھاتے ہین مرغی کا گوشت خود
لڑکا وہ چاہتا ہی کھڑا اِک طرف نخود

بڑھیا یہہ حال دیکھکے یون حرف زن ہوئی ۔ یا شاہ یہہ تو بات ہی انصاف سے بری
لڑکے کو دو چنے مرے تم کھاؤ گوشت بھی ۔ قطب زمان نے بات یہہ بڑھیا کی جب سنی

کین جمع ہڈیان وہ جو تھین منتشر تمام
پھیرا جو ہاتھ بن گئی مرغی وہ لاکلام

بڑھیا یہہ دیکھ کر ہوئی حیرت مین مبتلا ۔ پوچھا جناب غوث سے نوشہ نے یون کہا
جبتک ترا پسر نہ یہہ تبے کو نہ پہنچے گا ۔ تب تک چنے کی خشک سدا کھائیگا غذا

بڑھیا یہہ بات سنکے بہت شاد ہوگئی
لڑکے کے قیدِ غم سے وہ آزاد ہوگئی

یارو سنا کرشمۂ سردار اولیا ۔ اب صدق دل سے اُنپہ کرو اپنی جان فدا
سچ ہی وہ ایسے پیر ہین محبوب کبریا ۔ ذرّہ نگاہِ مہر سے کرتے ہین ماہ سا

مومن کو دلمین چاہئے ان کی ولا رکھے
اِس آئینے کو زنگ حسد سے صفا رکھے

تب تو یقین ہی جلوہ نما روئے یار ہو ۔ اظہار رازِ معرفتِ کردگار ہو
آسان مشکلین ہون مصیبت فرار ہو ۔ دھوکا نہ کوئی بات کا پھر زینہار ہو

ہو دلمین داغِ عشق شہِ دستگیر کا
اِس گھر مین ہو چراغ وہ روشن ضمیر کا

یارب برائے احمدِ مرسل شہِ ھدا ۔ از بہر آلِ امجد و اصحاب باصفا
کر لطف کی نگاہ پئے قطب اولیا ۔ فسق و فجور مین ہی شب و روز مبتلا

عرض وفائے زار خدایا قبول ہو
رویت جناب غوث کی جلدی حصول ہو

ولہ

گوہرِ بحرِ سخا قادر محی الدین ہیں — دُرِّ دریائے عطا قادر محی الدین ہیں
رازدارِ کبریا قادر محی الدین ہیں — واقفِ رمزِ خدا قادر محی الدین ہیں
پیشوائے اولیا قادر محی الدین ہیں

بوستانِ کنت کنزا کے یہی ہیں باغبان — عارف انکے جان و دل اور رہنمائے سالکان
انسے ہی آباد ہی لاریب گلزارِ جہان — کیا بشر کیا دیو کیا جن و پری کیا انس و جان
سب کے حامی پیشوا قادر محی الدین ہیں

وہ اثر ہی قطب عالم کی نگاہِ فیض کا — پڑ گئی جس پر ذرہ وہ مہ سا روشن ہوا
صورتِ خورشید روشن سب پہ ہے یہہ ماجرا — ہوگیا ابدال دیکھا دزد کو جب آنکھ اٹھا
نورِ چشم اولیا قادر محی الدین ہیں

کیا لکھوں اوصاف حضرت کے رخِ پرنور کے — مطلعِ شمس الضحی تابان ہی جسکے نور سے
نیرِ اعظم جو دیکھے نکلے تارا گر پڑے — دیکھ کر پروانہ ہو شمعِ ید بیضا جسے
نورِ ذاتِ کبریا قادر محی الدین ہیں

انسے پائی ہی گلِ باغِ کرامت نے بہار — دینسے ہی قندیلِ عرشِ کبریا سی تابدار
کشتِ دینِ سرورِ عالم کے یہہ ہیں آبشار — ان کے ہی فیضِ قدم سے اولیا ہیں برقرار
مالکِ ملک و لا قادر محی الدین ہیں

تم سوا کسکو ملا ہی قطب ربانی لقب — گلشنِ ابدالیت تمسے ہوا ہی سبز سب
غوثِ صمدانی ہوا و رلختِ دلِ شاہِ عرب — جانتے ہیں آپ کو سب اولیا عالی نسب
خاصِ محبوبِ خدا قادر محی الدین ہیں

کیا کروں مین شاہِ جیلاں کی سخاوت کا بیان
مثلِ حاتم جنکے در پر ہین ہزاروں پاسبان
معدلت سے زیب پایا جسکے ہی نوشیروان
انکو کہتے ہین شجاعت مین شجیعانِ جہان
بازوئے شیرِ خدا قادر محیّ الدین ہین

مومنوں مین وہ ہوں محو کوئے غوث العالمین
آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھوں جانبِ خلدِ برین
گر خراشِ ناخنِ عصیان سے ہون مین دلحزین
مرہمِ بخشش کی امید آپ بن مجھکو نہین
دردِ عصیان کی دوا قادر محی الدین ہین

گھسگئے پائے تمنا اس طلب مین شاہِ دین
پر غبارِ فرش اس عاجز کے ہاتھ آیا نہین
یاس کے نالے نکر اب ای دلِ اندوہگین
کوئی محروم اس جنابِ پاک سے پھرتا نہین
سب کے ہی حاجت روا قادر محیّ الدین ہین

پہیر جاہی رات دن اے خالقِ لیل و نہار
الفتِ غوث الورا مین تن سے نکلے جان زار
ہی نگینِ دل پہ نقشِ نامِ غوث نامدار
کسطرح مجھکو جلاویگی بھلا دوزخکی نار
میرے حامی اے وفا قادر محیّ الدین ہین

ولہ

چمکا دے ایسے تیغِ زبان جوہرِ کلام
اقلیمِ نظم زیرِ نگین ہو میرے تمام
گلچینِ فکر وہ گلِ مضمون کر ازدہام
خوشبو سے جسکی ہووے معطر مرا مشام
لکھتا ہی وصف مجھکو شہِ دستگیر کا
محبوبِ حق رسولِ خدا کے وزیر کا

بوئے گلِ ریاضِ پیمبر ہین دستگیر
بستانِ احمدی کے صنوبر ہین دستگیر
برجِ شرف کے مہرِ منور ہین دستگیر
قتلِ عدو کو تیغِ دو پیکر ہین دستگیر
مردود ہین جو رکھتے ہین بغض اس جناب سے
نمرود سے جلینگے وہ نارِ عذاب سے

یہہ مصطفیٰ کے گلشنِ دل کے نہال ہین
بیشبہہ و شک یہہ برجِ اسد کے ہلال ہین
زہرہ کے آسمان کے یہہ ماہِ کمال ہین
اور اوج مکرمت کے ہما نیک فال ہین
شاہِ حسن حسین کے یہہ دو لکے چین ہین
یہہ پنجتن کی جان ہین اور نورِ عین ہین

سرتاج اولیائے جہان میرے پیر ہین
مفتاحِ قفلِ رمزِ نہان میرے پیر ہین
باغِ ولا کے سروِ روان میرے پیر ہین
ہر آفت و بلا کی امان میرے پیر ہین
عیسیٰ اگرچہ انکو کہو نہین تو کیا برا
اکدم مین جسنے سیکڑون مردے دئے جلا

جود و عطا پہ انکے مری جان و دل فدا
ادنیٰ سے ایک چور کو ابدال کر دیا
پینسٹھ برس کی بانجھہ کو بچے کئے عطا
ڈوبا ہوا جہاز ملا بیس سال کا
مطرب کو گانا تمنے لحد سے اٹھایا ہے
دکھلاکے عیسوی کو مسلمان بنایا ہے

ابرِ عطا ہو منبعِ جود و سخا ہو تم
دونوجہان کے قطب ہو غوث الوریٰ ہو تم
دریائے معرفت کے دُرِ بے بہا ہو تم
اور جملہ کائنات کے حاجت روا ہو تم
رتبے مین کوئی آپ سے برتر ہوا نہین
باغِ ولا مین تم سا گل تر ہوا نہین

اب راویِ فصیح زبان کا ہے یہہ بیان
بیٹھے تھے ایکدن کہین سلطانِ انس و جان
کرتا ہے یون کرشمۂ غوث الوریٰ عیان
اک شخص اصفہان سے وارد ہوا وہان
بھر لایا اشک درد سے چشم پر آب مین
کی عرض اسنے غوث کی عالی جناب مین

زوجہ ہے ایک میری پری زاد و مہ لقا
پہنچے نہ جسکے حسن کو خورشید کی ضیا

فاطمہ کی جان ہین اور لخت دل خیر الامم ۔ دوش پر جسکو بٹھاتے تھے نبی المحترم
ہی پیاسا تین دن کا کچھہ نہ آیا انکو غم ۔ یہہ نہ سمجھے اہل شر کرتے ہین ہم کس پر ستم

ہین جگر بند اسد زہرہ کی جان حضرت حسین
اور جناب مصطفی کے ہین یہہ بیشک دلکے چین

برق دم وہ تیغ بھی شہ کی جسکو دیکھہ کر ۔ کانپتا تھا خوف سے مریخ کا تن اور جگر
امت عاصی کی بخشش تھی انھین مد نظر ۔ اسلیئے سہارے سہے جور و جفائے اہل شر

ہین جگر بند اسد زہرہ کی جان حضرت حسین
اور جناب مصطفی کے ہین یہہ بیشک دلکے چین

نونہالان چمن روتے تھے ڈاڑہین مار مار ۔ پھول اس غم سے ہوئے تھے سوکھکر مانند خار
ہو گئی ہی ہی خزان باغ نبوت کی بہار ۔ بلبلین کہتی تھین اب ہم کیون نہ روئین زار زار

ہین جگر بند اسد زہرہ کی جان حضرت حسین
اور جناب مصطفی کے ہین یہہ بیشک دلکے چین

شاہ کا سر ستمگر جب کرنے لگا تن سے جدا ۔ مچگیا کہرام ہر ذی روح تھرانے لگا
اسگھڑی جن و ملک نے روکے یہہ نعرہ کیا ۔ ای لعین بے حیا کچھہ بھی تو کر خوف خدا

ہین جگر بند اسد زہرہ کی جان حضرت حسین
اور جناب مصطفی کے ہین یہہ بیشک دلکے چین

انکو کل ہو وینگی عقبی مین ہشت حد سے خوشی ۔ آج دنیا مین جو غم کہاتے ہین شہ کا ہر گھڑی
اشک آنکھون سے جو گرتے ہین پئے سبط نبی ۔ باعث عفو گنہ ہو وینگے محشر مین یہی

ہین جگر بند اسد زہرہ کی جان حضرت حسین
اور جناب مصطفی کے ہین یہہ بیشک دلکے چین

بھیج انپر کبریا لاکھون تحیات و سلام ۔ اور اپنی خاص رحمت انپہ نازل کر مدام

بہر امت سر کٹایا جسنے ہو کر تشنہ کام — شافع عصیان شہنشاہ شہیدان نیکنام

ہین جگر بند اسد زہرہ کی جان حضرت حسین
اور جناب مصطفیٰ کے ہین یہہ بیشک دلکے چین

ای خدا کے برگزیدے سب شہیدونکے امام
مہربانی کی نظر اپنی رکھو اسپہ مدام
یہہ وفا عاجز تمھارے ہے غلامونکا غلام
ورد ہی اسکو تمھارے نام کا یہہ صبح و شام

ہین جگر بند اسد زہرہ کی جان حضرت حسین
اور جناب مصطفےٰ کے ہین یہہ بیشک دلکے چین

ولہ

جسدم کیا ہی جام شہادت کا شہ نے نوش
کروبیون مین شہ کے الم کا ہوا تھا جوش
بیہوش ہو کے غم سے گرے سارے اہل ہوش
سب حاملان عرش بہی کرتے تھے خروش

واحسرتا کہ نیر برج ہدیٰ برفت
چشم و چراغ حضرت خیر النسا برفت

مین اسگھڑی کی نوحہ گری کیا رقم کرون
کانپی زمین ہو گیا حال سما زبون
جسدم کہ حلق پاک سے شہ کے بہا ہی خون
جبریل رو کے کہتے تھے مین کیون نہ جان دون

واحسرتا کہ نیر برج ہدیٰ برفت
چشم و چراغ حضرت خیر النسا برفت

بیتاب ہو کے ماہیِ دریا اچھل پڑی
غم سے یہہ گردن فلک پیر ڈھل پڑی
بجلی تڑپ کے ابر سے باہر نکل پڑی
کہرام یہہ مچا تو زمین ساری ہل پڑی

واحسرتا کہ نیر برج ہدیٰ برفت
چشم و چراغ حضرت خیر النسا برفت

ثابت قدم نہ مہر فلک کا تھا چرخ پر — سیارے آسمان سے گرتے تھے ٹوٹ کر

اہلِ زمین تھے سب الم شہ مین نوحہ گر
اختر شناس کہتے تھے رو رو کے سر بسر

واحسرتا کہ نیّرِ برجِ ھُدا برفت
جشم و چراغِ حضرتِ خیرالنسا برفت

گل تھے تمام غم سے گلستان مین چاک چاک
غم کی اُڑا رہی تھی صبا ہر روش پہ خاک
غنچون کے دل ہوئے تھے الم سے بہہ دناک
بلبل بھی نالے کر کے یہی ہوتی تھی ہلاک

واحسرتا کہ نیّرِ برجِ ہُدا برفت
چشم و چراغِ حضرتِ خیرالنسا برفت

جب ہر طرف سے تیر و سنانِ عدو چلے
غش کھا کے آہ گھوڑے سے جو وقت گر پڑے
زخمون سے چور چور امامِ امم ہوئے
نوحہ حرم نے خیمے مین اسدم یہی کئے

واحسرتا کہ نیّرِ برجِ ہُدا برفت
چشم و چراغِ حضرتِ خیرالنسا برفت

غم کی چلے نہ کیون چمنِ دہر مین ہوا
روتے ہین نعرہ مار کے شیدائی وفا
برباد ہو گیا ہی گلستانِ مصطفیٰ
آتی یہی ہی کوچہ و بازار سے صدا

واحسرتا کہ نیّرِ برجِ ھُدا برفت
چشم و چراغِ حضرتِ خیرالنسا برفت

تمام شد

مدحیات حضرت قطب الاقطاب شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہٗ العزیز

حسام الدین ہین بیشک جناب غوث صمدانی
کیا کر روز و شب اُنکے درِ دولت کی دربانی
بسر ہین ہر بلا و رنج کی وہ قطب ربانی
خدا کے فضل سے ہوگی تیرے مشکل کی آسانی

مکن تشویش و باش ایدل غلامِ شاہِ جیلانی

غلامش را بود در ہر دو عالم فر سلطانی

یہہ شیخ امت احمد ہین رمز حق سے ماہر ہین
یہہ بیشک نور چشم حضرت شبیر و شبر ہین
شریعت اور طریقت اور حقیقت کے یہہ رہبر ہین
چراغ معرفت کے یہہ ضیا ہین ماہ انور ہین

مکن تشویش و باش ایدل غلام شاہ جیلانی
غلامش را بود در ہر دو عالم فر سلطانی

محبت غوث کی رکھہ دلمین تا فضل خدا ہوگا
تیرے پر سایۂ لطف جناب مصطفی ہوگا
بت پندار ٹوٹے گا حصول مدعا ہوگا
قسم اللہ کی محکم تیرا ایمان رسوا ہوگا

مکن تشویش و باش ایدل غلام شاہ جیلانی
غلامش را بود در ہر دو عالم فر سلطانی

مجتو رتبہ عالی جناب غوث کا دیکھا
کہ جنکی پشت پر شاہ رسالت نے قدم رکھا
نہین خاصان رب ذو المنن مین کوئی انکا سا
اک ادنی ذرہ کو ابدالیت کا مرتبہ بخشا

مکن تشویش و باش ایدل غلام شاہ جیلانی
غلامش را بود در ہر دو عالم فر سلطانی

نبی کے نور دیدے ہین سراج الاولیا ہین یہہ
امام العارفین ہین سالکون کے پیشوا ہین یہہ
ہزارونکو ہین رہ پر لائے یکتا رہنما ہین یہہ
کرین ذرونکو رشک مہ وہ مہر پر ضیا ہین یہہ

مکن تشویش و باش ایدل غلام شاہ جیلانی
غلامش را بود در ہر دو عالم فر سلطانی

گدائے غوث صمدانی ہو تا شاہ جہان ہوگا
تیرے پر رحم فرما خالق کون و مکان ہوگا
جو کچھہ راز نہان ہی سو وہ سب تجھپر عیان ہوگا
مقرب ہوگا مقبول خدائی انس و جان ہوگا

مکن تشویش و باش ایدل غلام شاہ جیلانی
غلامش را بود در ہر دو عالم فر سلطانی

مریدی لاتخف ہے قولِ شاہِ اولیا یارو
وہ ایسے پیر ہیں عالی ہمم بحرِ کرم خوشخو

وفا کو خوف روزِ حشر کی سختی کا کیونکر ہو
نگاہِ مہر اُن کی ایک بس ہے سب گناہوں کو

مکن تشویش و باش ای دل غلام شاہ جیلانی
غلامش را بود در ہر دو عالم فر سلطانی

کرشمہ

ولہ

معلم

خاقانِ نظم مدحتِ غوث الوریٰ سے ہوں
جوہر شناس جوہرِ فکرِ رسا سے ہوں

قطبِ سخن ثنائے شہِ اولیا سے ہوں
سیفِ زبان وہ پیر کی مدح و ثنا سے ہوں

ہے فضلِ حق سے اخترِ اقبال اوج پر
شاہِ سخن ہوں قبضہ ہے مضموں کی فوج پر

کیا کیا نسیمِ فکر شگوفے کھلاتی ہے
خوشبو عجیب گلشنِ مضمون سے آتی ہے

رنگینیاں بہارِ طبیعت دکھاتی ہے
کیا کیا نہ روح حظِ فراواں اُٹھاتی ہے

حاصل ہے مدحِ غوث سے یہ عز و شان مجھے
رنگین بیان سمجھتے ہیں رنگین بیان مجھے

ادنیٰ گدائے قطبِ زمان فخرِ شاہ ہے
جو ہے حبیبِ غوث حبیبِ الٰہ ہے

خورشیدِ اولیا کا جو ذرہ ہے ماہ ہے
دشمن جو اُس جناب کا ہے روسیاہ ہے

خوشنود اُس لعین سے رسولِ خدا نہیں
راضی علی نہیں ہیں شہِ کربلا نہیں

شمشادِ بوستانِ نبی غوثِ پاک ہیں
ظاہر ہے شاہِ قطب و ولی غوثِ پاک ہیں

سروِ ریاضِ مرتضوی غوثِ پاک ہیں
آگاہِ جملہ سرِ خفی غوثِ پاک ہیں

زہرہ کی جان ہیں اخترِ برجِ کمال ہیں
شبیر کے جگر ہیں یہ شبر کے لال ہیں

یہہ خاص آلِ پاکِ رسولِ کبار ہین — مشہورِ عام ہی یہہ شہِ ذو الفقار ہین
حسنین کی چمن کے گلِ نو بہار ہین — قطبِ زمان ہین اور فضیلت شعار ہین

سب جانتے ہین سیدِ عالی نسب ہین یہہ
اور شیخ جملہ امتِ شاہِ عرب ہین یہہ

کرتا ہون اک کرشمہ یہان انکا اب بیان — سُننے سے جسکے شاد ہون دلہائے سامعان
کہتے ہین ایک شخص مریدِ شہِ زمان — بغداد شہر مین تھا بڑا عالم و جوان

پیشہ معلّمی کا اُسے صبح و شام تھا
لڑکون کو درس دیتا تھا یہہ اُسکو کام تھا

صحرا کی سیر کیلئے اک روز وہ جوان — شاگرد اپنے ساتھ لئے اور ہوا رواں
رستے مین چلتے چلتے مقابل سے ناگہان — اک اژدہا بزرگ ہوا دفعتاً عیان

دیکھا اُسے تو خوف سے لرزے مین آگئے
دہشت کے مارے سارے وہ سکتے مین آگئے

اُسوقت اپنے دلمین معلّم نے یون کہا — یہہ اژدہا یقین ہی کہ ہم سب کو کھائیگا
بہتر ہی اِسکو مار کے اب کیجئے فنا — تا جان کی ہو امان ٹلے سر سے یہہ بلا

لاٹھی سے اژدہے کو معلّم نے مار کر
شاگرد سے کہا اِسے پھینکو اُٹھا کر

مرنا تھا اژدہے کا کہ آندھی عیان ہوئی — جنّون کی فوج آکے معلم کو لے گئی
جسجائے پر کہ بستی شہنشاہِ جن کی تھی — حاضر وہان پہ کرکے شہنشہ سے عرض کی

قاتل تمھارے لڑکے کا حاضر ہی لیجئے
جو مرضی حضور ہو تعزیر دیجئے

جنون کے بادشہ نے معلم کو دیکھ کر — لی تیغ ہاتھ مین کہ کرے دور تن سے سر

ہوکر وہان معلم صبیان نے نوحہ گر
بولا کہ الغیاث ہی یا قطب بحر و بر

اسوقت مین تمھارے سوا آسرا نہین
میرا بچانیوالا کوئی دوسرا نہین

کہنا تھا یہہ کہ قطب زمان کو خبر ہوئی
خادم کو اک روانہ کیا اپنے گھر ہی
وہ آیا اور شاہ سے اسطرح بات کی
ای بادشاہ جن تیری شامت ہی آگئی

یہہ تو مرید حضرت غوث الانام ہی
شاہنشہ زمین و زمان کا غلام ہی

خادم سے اس سخن کو شہ جن نے جب سنا
قدمو نپہ اس معلم صبیانکے گر پڑا
اور دست بستہ ہوکے وہین اس سے یون کہا
میری خطا معاف کر از بہر کبریا

حضرت کا یہہ مرید ہی آگاہ مین نتھا
واقف ذرا یہہ بات سے واللہ مین نتھا

تب فاخرانہ خلعت اُسے دیکے شاہ نے
بولا نماز پڑھئے یہہ میت کیواسطے
القصہ جب نماز سے فارغ وہ سب ہوئے
اور جن تمام دفن وہ میت کو کر چکے

بولا وہ شاہ فوج سے تم جس مکان سے
لائے ہو چھوڑ آؤ وہان عزو شان سے

سلطان جن کا فوج نے جب یہہ سنا پیام
صحرا مین لاکے چھوڑ دیا ہی باحتشام
شاگرد اک شجر کے تلے تھے کھڑے تمام
دیکھا اُنھون نے آتے ہین استاد نیکنام

دوڑے وہ سب اور انکے گلے سے لپٹ گئے
اور بعد تھوڑی دیر کے سارے وہ ہٹ گئے

پھر پوچھنے لگے وہ گذشتہ جو حال تھا
استاد نے وہ اُنسے بیانوار سب کہا
جسوقت کل حال کما حقہٗ سنا
شکر خدائے پاک سبھون نے کیا ادا

لڑکے وہ سب مرید شہ اولیا ہوئے
اور جان و دل سے قطب زماں پر فدا ہوئے

ای مومنو وہ شہ کی کرامت کو دیکھنا
اک لمحہ مین خبر ہوئی سرعت کو دیکھنا
بغداد و ملک جن کی مسافت کو دیکھنا
تھرایا شاہ غوث کی ہیبت کو دیکھنا

یہہ کشف کس مین قطب زمانہ کے سوا نہین
جز آل مصطفیٰ یہہ کسی کو ملا نہین

یا رب جناب غوث کی الفت نصیب ہو
اعدائے غوث پاک سے نفرت نصیب ہو
شوق ثنائے شاہ ولایت نصیب ہو
اور دوستان غوث سے قربت نصیب ہو

لطف جناب غوث وفا پر سدا رہے
دل مین مدام قطب زماں کی ولا رہے

ولہ

قطب ربانی کی حاصل جب محبت ہوگئی
معرفت کی سربسر ظاہر حقیقت ہوگئی
دور سب آئینۂ دل کی کدورت ہوگئی
منزل عقبیٰ کی ساری دور دہشت ہوگئی

حضرت غوث الوریٰ کی جسپہ شفقت ہوگئی
دین و دنیا کی اُسے حاصل سعادت ہوگئی

خسرو ملک ولایت تاج فرق اولیا
انکے سنگ آستان پر جسنے اپنا سر رکھا
سرور ہر دو سرا نسل شہید کربلا
آتش دوزخ سے وہ آزاد مثل حر ہوا

حضرت غوث الوریٰ کی جسپہ شفقت ہوگئی
دین و دنیا کی اُسے حاصل سعادت ہوگئی

تم بجز ہی کون شاہ عارفان یا دستگیر
جسکے سر پہ ہاتھہ پھیرا پا شہ روشن ضمیر
ہین تمھارے حکم کے پابند کل برنا و پیر
ہوگیا دل اُسکا روشن صورت ماہ منیر

مدت سے بیمار صنہ مین جنون کے ہی مبتلا | لاکھون کیئے علاج نہ کچھ فایدہ ہوا

نام مبارک آپکا مین سنکے آیا ہون
فرمایئے جناب علاج اُس کا کیا کرون

سنکر یہہ بات بولے شہنشاہِ نیک ذات | اک دیو ہی مقیم سراندیپ خوش صفات
یہہ سارا فتنہ اُسکا ہی جو کچھ ہی واردات | گر اب کے ہو جنون تیری عورت کو سن یہہ بات

پاس اُسکے جاکے لیجیو تو میرے نام کو
پھر اسطرح سے کہیو میرے اس پیام کو

گر اب کے آئیگا تو گرفتہ رہو ئیگا | شیشے مین بند دیکھ پری وار ہوئیگا
اس زن کے پھر جو درپیئے آزار ہوئیگا | جلکر ہلاک ہوئیگا فی النار ہوئیگا

وہ شخص سُن یہہ بات وطن کو چلا گیا.
حضرت نے جو کہا تھا اُسی پر عمل کیا

فرماتے اسطرح سے ہین سالارِ دو جہان | جب دس برس کے بعد ملا مجھکو وہ جوان
تب پوچھا مین نے اُس وہ پہلے کی داستان | یون قصۂ گذشتہ کیا اپنا سب بیان

نکلا یہان سے مین تو صفاہان کو گیا
دیکھا جو اپنی زن کو بلا مین ہی مبتلا

جب اُس سے جاکے مین نے کہا نام آپکا | مثلِ پری وہ دیو ہوا سنتے ہی ہوا
چلّایا اور ہوکے سراسیمہ یہہ کہا | جاتا ہون مین برائے خدا کیجئے رہا

آؤن جو پھر یہان تو نبی جان کی ہی قسم
لون نام تو نگینِ سلیمان کی ہی قسم

دہشت کے مارے آج تلک پھر وہ بدساس | دس سال سے نہ آیا کبھی میری زن کے پاس
کیا نام سے تمہارے ہوا ہی اُسے ہراس | آہن تھا موم ہو گیا اور اڑ گئے حواس

ہیبت سے نامِ پاک کے روپوش ہو گیا
شاید کہ وہ قضا کا ہم آغوش ہو گیا

یارو ذرا تو غور کرو غور کی ہے جا
جس نام سے کہ دیو کو بھی خوف آ گیا
غوث الوریٰ کی کیا ہی جلالت کا دبدبا
سلطانِ جن کا داب سے خود زہرہ آب تھا

ملکِ وِلا میں ایسا سلیمان ہوا نہیں
دنیا میں کوئی ہمسرِ غوث الوریٰ نہیں

سنئے یہاں سے اور ہی اک طرفہ ماجرا
رستے میں چلتے چلتے کوئی شہر آ گیا
تھے عازمِ سفر کہیں سلطانِ اولیا
سالارِ انس و جان نے مقام اپنا واں کیا

جنسِ خوراک کے لئے بازار میں گئے
کی جستجو تو مرغ کے انڈے پکے ملے

قیمت ادا کی اور وہ سب انڈے لے لئے
بچے نکلتے خام یہ ہوتے تو اس میں سے
اور دل میں اپنے عزم کیا غوثِ پاک نے
کرنا تھا یہ خیال کہ وہ بیضے سب پھٹے

بچے نکلے اڑنے لگے ان سے یکبیک
پہنچائی یہ خبر وہیں لوگوں نے شہر تک

شہرت پذیر شہر میں جب یہ خبر ہوئی
نخوت جو انکے کاسۂ سر میں سما گئی
رہتے تھے اک ولی وہاں جو تند خو و متقی
آیا جو رشک دل میں تو جھنجھلا کے وہ ولی

گھر سے نکلے آئے شہِ اولیا کے پاس
کہنے لگے کہ آپ کو کچھ بھی نہ آیا پاس

تم ہو مسافر اور یہ ہی ملک غیر کا
سنکر یہ بات اسکی شہنشاہِ اولیا
بے پوچھے میرے تمنے یہاں دخل کیوں دیا
بولے تمام ملکوں کا مالک ہے کبریا

لیکن تجھے تو موت نے صورت دکھائی ہے

معلوم ہوتا ہی کہ تیری شامت آئی ہی

کہنا تھا یہہ کہ پیک اجل کا ہوا ظہور۔ اور دفعتاً ولی کی ہوئی روح تن سے دور
کھویا سبھی لباس ولایت ہوا وہ غرور پہنچا سزا کو اپنی کیا اُسنے جب غرور

دیکھو تو۔ کیا جلال شہنشاہِ دین کا تھا
ذرّہ مین کیسے مہ کو تہِ خاک کر دیا

وردِ زبان کرے جو کوئی اُنکے نام کو۔ آسان کرینگے کیسی ہی مشکل مین گرِدہ ہو
گر چاہتے ہو حشر کی آفات سے بچو ای مومنو ولائے شہِ اولیا رکھو

اُنکے محب پہ آتشِ دوزخ حرام ہی
جنت مین اُسکے واسطے عالی مقام ہی

اب عرض ہی وفا کی یہی غوث عالمین بر لاؤ میرے مقصدِ کونین شاہِ دین
تم بن کوئی وسیلہ مجھے دوسرا نہین آیا ہون در پہ آپکے مین ہوکے دلحزین

اِس مدح کے عوض مین مجھے یہہ صلا ملے
روزِ نشور زیرِ لوا مجھہ کو جا ملے

وله

جب عندلیبِ کلک میرا گلفشان ہوا کاغذ کا صفحہ رشکِ دہِ بوستان ہوا
غواص مین جو قلزمِ طبعِ روان ہوا تب فکر سے یہہ گوہرِ مضمون عیان ہوا

دلمین ہی اِک کرشمہ غوث الوریٰ لکھون
طوطی کی شاخ سے قلم دو زبان کرون

راوی نے یون دکھایا ہی جوہر کلام کا تھا اِک یہود ساکنِ اطرافِ شام کا
مدت سے شہرہ سنتا تھا حضرت کے نام کا مشتاق تھا زیارتِ غوث الانام کا

خواہش تھی یہہ مریدون مین داخل ہو غوث کے

فیض قدم سے کچھ مجھے حاصل ہو غوث کے

القصہ وقت صبح وہ نکلا جو شام سے
جنس خوراک زاد سفر سارا ساتھ لے
طے کرتے کرتے کتنے سفر کے مراحلے
بغداد بارے پہنچا بڑی خاک چھانکے

سلطان اولیا کا پتا پوچھنے لگا
پروانہ بنکے شمع و لا ڈھونڈھنے لگا

کیا دیکھتا ہے اتنے مین وہ مرد متقی
جم غفیر سامنے سے آتی ہے چلی
رونے کی ہے بلند صدا اور نالہ کی
بادل نے غم کے کالی گھٹا سب پہ چھائی تھی

کوئی برنگ گل کے گریبان چاک تھا
مثل صبا اڑاتا کوئی سر پہ خاک تھا

تب اس نے ایک شخص سے رونیکا پوچھا حال
اسنے کہا یہہ حال بڑا ہی پڑا اختلال
دن تین ہو گئے کیا حضرت نے انتقال
یہہ زیست ہو گئی ہے سراسر ہمین وبال

یہہ سنتے ہی یہود وہ غش کھا کے گر پڑا
تھا دلمین اسکے جان کرنے نذر شہ ہدا

لوگون نے لا کے اتنے مین شیشہ گلاب کا
منہہ پر جو اسکے چھڑکا تو کچھ ہوش آ گیا
اٹھا تو اسنے پوچھا شہ غوث کا پتا
بولے ہمارے ساتھ چلو دین تمھین بتا

وہ لوگ اسکو روضۂ اقدس پہ لیگئے
یہہ پاس بیٹھا اور وہ سارے کھڑے رہے

تعظیم کو یہود نے اپنا جھکایا سر
تھا راسخ العقیدہ وہ بڑا مرد معتبر
کہنے لگا یہہ بات وہ تب ہو کے بیخطر
سمجھون محی دین تمھین جب قطب بحروبر

زندہ لحد سے اٹھکے مسلمان کرو مجھے
اپنا مرید یا شہ جیلان کرو مجھے

یہہ کہتا تھا کہ شق ہوئی قبر فلک جناب
تب یہہ یہود اور وہ سب لوگ پھر شتاب
اور ہوگیا طلوع ولایت کا آفتاب
ہوکر مرید شاہ ہوئے سارے کامیاب
دونون جہان مین سب وہ سرافراز ہوگئے
فیضِ جناب غوث سے ممتاز ہوگئے

پھر زیب بخشِ قبر ہوئے شاہ سرمدی
ہمرہ جو اُس یہود کے جمِ غفیر تھی
اور قبر اپنی حالتِ اصلی پہ آگئی
ہوکر مریدِ غوث وطن کو چلی گئی
عازم ہوا یہود بھی آخر کو شام کا
خورشیدِ صبح جیسا کہ راہی ہو شام کا

یہہ التجا دو فاکی ہے خلاقِ بحر و بر
سب مومنوں کو مجھہ کو بھی کر اُس سے بہرہ ور
تھا اعتقاد جیسا یہودی کا غوث پر
اُلفت مین اُنکی خاتمہ بالخیر میرا کر
تا روزِ باز پرس میری آبرو رہے
ہو بخششِ گناہ نہ کچھہ جستجو رہے

تمام شد

آمد ماہ رمضان المبارک

مومنو پھر سببِ رحمتِ سبحان آیا
غم ہوا دور قرینِ عیش کا سامان آیا
دردِ عصیان کے لئے عفو کا درمان آیا
وجد مین سنکے یہہ ہر مردِ مسلمان آیا
للہ الحمد مبارک مہِ رمضان آیا
شکر صد شکر کہ رونق دہِ ایمان آیا

آج ہے گلشنِ ہستی مین مسرت کا وفور
مسجد و منبر و محراب ہین سارے پُرنور
چمنِ چہرہ مومن ہے گلستانِ سرور
ہر مصلی ہے کرتا ہے خوشی سے مذکور
للہ الحمد مبارک مہِ رمضان آیا

شکر صد شکر کہ رونق دہِ ایمان آیا

مژدہ ای مومنو بر آئی تمنائے دلی — خواب غفلت سے اُٹھو مہر ہوئی سبحانگی
بعد اک سال کے اس ماہ کی صورت دیکھی — سجدۂ شکر کرو اب بجنابِ احدی

للہ الحمد مبارک مہِ رمضان آیا
شکر صد شکر کہ رونق دہِ ایمان آیا

یکبیک صبح کو میں جانبِ گلشن جو گیا — گلِ خورشید کا اور نسترن و نسرین کا
ہر روش خوب سا پھر پھر کے تماشا دیکھا — گوش زد ہوتی تھی ہر گل کے دہن سے یہ صدا

للہ الحمد مبارک مہِ رمضان آیا
شکر صد شکر کہ رونق دہِ ایمان آیا

تہنیت میں تیری مرغانِ چمن خوش ہو کے — شادمانی کے اُڑاتے تھے سبھی گلچھرے
نونہالانِ چمن میں بھی یہی تھے چرچے — دہنِ بلبلِ گلشن سے یہ گل جھڑتے تھے

للہ الحمد مبارک مہِ رمضان آیا
شکر صد شکر کہ رونق دہِ ایمان آیا

تیری آمد سے خوشی ایسی ہے در باغِ جناں — جامۂ تن میں نہیں پھولے سماتے غلمان
حوریں بھی گل کی روش ہو کے خوشی سے خنداں — مثلِ بلبل یہی کہتی ہیں وہ ہو کر شاداں

للہ الحمد مبارک مہِ رمضان آیا
شکر صد شکر کہ رونق دہِ ایمان آیا

ختم کر یہاں سے وفا آگے نہ دے طولِ کلام — مجھ میں کیا تاب جو لکھے صفتِ ماہِ صیام
بھیج اب احمدِ مختار پہ صلوٰۃ و سلام — عفو عصیاں کی دعا کیوں نہ کریں حق سے مدام

للہ الحمد مبارک مہِ رمضان آیا
شکر صد شکر کہ رونق دہِ ایمان آیا

ولہ

صلوٰة و صوم کا چرچا ہر ایک سو آیا
جہان کے باغ مین گلزارِ رنگ و بو آیا
گنہ کے چاک کو کیا عفو کا رفو آیا
یہہ سنکے رقص مین ہر مرغِ خوش گلو آیا

ہزار شکر کہ رمضانِ نیک خو آیا
برائے داغِ گنہ بحرِ شست و شو آیا

ہلال چرخ پہ اِس مہ کا جب ظہور ہوا
ہر ایک منبر و مینار رشکِ طور ہوا
مثالِ بدر کے عالم مین نور نور ہوا
خوشی سے غم دلِ عالم کا سارا دور ہوا

ہزار شکر کہ رمضانِ نیک خو آیا
برائے داغِ گنہ بحرِ شست و شو آیا

ہوئے اسیر شیاطین سب سلاسل مین
تمیز ہونے لگی صاف حق و باطل مین
منافقون کے پڑی برق خرمنِ دل مین
یہہ ذکر ہونے لگا مومنونکی محفل مین

ہزار شکر کہ رمضانِ نیک خو آیا
بر ئے داغِ گنہ بحرِ شست و شو آیا

بڑھا ہی ایسا مسلمان کے نور چہرے کا
ہر ایک جائے پہ سامانِ عیش ہی برپا
کہ جسکو دیکھکے ماہِ دو ہفتہ گھٹنے لگا
فرشتے کرتے ہین سانون فلک پہ سب یہہ ندا

ہزار شکر کہ رمضانِ نیک خو آیا
برائے داغِ گنہ بحرِ شست و شو آیا

ہی زور و شور سبھی مسجد و نمین طاعت کا
کہے ہی کوئی یہہ مہ ہی خدا کی رحمت کا
نماز کا کوئی مایل کوئی تلاوت کا
پڑا ہی گردنِ شیطان مین طوق لعنت کا

ہزار شکر کہ رمضانِ نیک خو آیا
برائے داغِ گنہ بحرِ شست و شو آیا

ہی آفتاب سا روشن ہر ایک جبین کا داغ
خوشی کی بُو سے معطر ہی مومنو کا دماغ
مئی سجود سے پُر ہی ہر اہلِ دین کا ایاغ
یہہ نغمہ کرتے ہین ہر دم بر نگِ بلبلِ باغ

ہزار شکر کہ رمضانِ نیک خو آیا
برائے داغِ گنہ بحرِ شست و شو آیا

وفا کو ہی یہی امید تجھسے ماہِ کرام
نہو گی مجھسے نہ ہو گی تمنا تیری ارقام
کہ بخشوا دے خدا سے مِرے گناہ تمام
ابس میرا یہی ہر لحظہ ہر گھڑی ہی کلام

ہزار شکر کہ رمضان نیک خو آیا
برائے داغِ گنہ بحرِ شست و شو آیا

الوداع ماہِ رمضان

دل میرا غم سے پریشان ہوا چاہتا ہی
نالہ و آہ کا سامان ہوا چاہتا ہی
مثلِ گل چاک گریبان ہوا چاہتا ہی
سینہ داغوں سے گلستان ہوا چاہتا ہی

الوداع اب تو یہہ رمضان ہوا چاہتا ہی

باغِ عالم مین عجب تھی تیرے آنیسے بہار
اب وہ عالم ہی کہ ظاہر ہین خزاں کے آثار
شاد رہتے تھے مسلمانوں کے دل لیل و نہار
نالہ کرتا ہی یہہ ہر مرغِ چمن بادلِ زار

الوداع اب تو یہہ رمضان ہوا چاہتا ہی

رونقِ مسجد و محراب گئی صد افسوس
پھول مرجھا گئے کملائی کلی صد افسوس
کھلبلی غم کی ہی عالم مین مچی صد افسوس
خاک ماتم کی گلستان مین اڑی صد افسوس

الوداع اب تو یہہ رمضان ہوا چاہتا ہی

چرخِ گردان پہ عجب شور تیرے غم کا مچا
زرد رو چنپے کی صورت رخِ خورشید ہوا
بدر ماہِ شبِ اول کی طرح غم سے گھٹا
حور و غلمانِ جنان نے بھی یہہ رو رو کے کہا

الوداع اب تو یہہ رمضان ہوا جاتا ہی

اشکباری نے کیا آہ میرا حال تغیر
رات دن پیشِ نظر پھرتی ہی غم کی تصویر
بنگیا ابرِ مژہ رشکِ دہ ابرِ مطیر
چشمِ نمناک کبھی ہون تو کبھی ہون دلگیر

الوداع اتو یہہ رمضان ہوا جاتا ہی

پھول سب ہو گئے ہین خار تیری فرقت مین
گل نرگس بھی ہی بیمار تیری فرقت مین
چشمِ بلبل ہی سدا زار تیری فرقت مین
یہی سوسن کی ہی گفتار تیری فرقت مین

الوداع اب تو یہہ رمضان ہوا جاتا ہی

حیف صد حیف صد افسوس ہی ماہِ ذیشان
ہم بھولا ہونگے یہی افسوس ہے ہر دم ہر آن
سال آیندہ بھلا ہم ہون کہان تو ہو کہان
چاک دامان نہ وفا غم سے ہو مانندِ کتان

الوداع اب تو یہہ رمضان ہوا جاتا ہی

ولہ

وداعِ رمضان کا شور ایسا جہان مین کچھ آج ہو رہا ہے
برنگِ گل کرکے چاک دامن منہہ اشکِ خونی سے دھو رہا ہے
کہ ہر مسلمان سفینۂ ہوش بحرِ غم مین ڈبو رہا ہے
مثالِ نرگس وفورِ گریہ سے نور آنکھون کا کھو رہا ہے

ہر ایک مومن غمِ فراقِ مہِ مکرم مین رو رہا ہے

کوئی ہی مانندِ ابر گریان کوئی ہی مانندِ رعد نالان
کسی کی چشمون کے اشک بہنے سے نوح کا ہو گیا ہی طوفان
کوئی فراقِ مہِ مکرم مین برق کیطرح ہی پشیمان
کوئی تو مانندِ موجِ دریا پٹکتا ہی سر کو ہو ہراسان

وداعِ رمضان کا شور ایسا جہان مین کچھ آج ہو رہا ہے

ہر اک طرف مسجدون مین جانیسے ہی یہہ رمضان کے آہ و ماتم
ہین گلشن آباد سارے ویران الم سے بلبل ہی چشم پرنم
کبھی مصلی جرس کے مانند نالے کرتے ہین ہو کے پرغم
مرقعِ دہر سے خوشی کی کچھ ایسی رت ہوئی ہی برہم

کہ ہر مسلمان سفینۂ ہوش بحرِ غم مین ڈبو رہا ہے

مثالِ ماہی تڑپتے ہیں روزہ دار سارے غم و الم سے
بحسرت و یاس کہتے ہیں سب خدا کی رحمت جدا ہی ہم سے
کباب کیطرح بھن رہے ہیں دل و جگر ایکے نارِ غم سے
بحالِ مضطر ہر ایک حافظ وداعِ رمضانِ محترم سے
برنگِ گل کرکے چاک دامن منہ اشکِ خونی سے دھو رہا ہے

ہی ماہِ کامل کا ایسا عالم بنا ہی گھٹکر ہلال آسا
ہی باغِ رضوان کی حور و غلمان میں اک قیامت کا شور برپا
جگر کو اپنے فراق میں چاک اُسنے مثلِ کتان بنایا
ہر اک ملک کا فلک پہ ہے غم سے حال پر اختلال ایسا
مثالِ نرگس و فورِ گریہ سے نور آنکھوں کا کھو رہا ہے

جنابِ خلاقِ دو جہان میں یہی ہی اب اپنی خواستگاری
ہیں اب وفا جیتے آگے مت کر بیان یہہ داستان الم کی
کہ ہوئے برکت سے ماہِ رمضانکی پھر ایمانکو رستگاری
تباہ حالت ہے سامعین کی زیادہ از حد ہے اضطرابی
ہر ایک مومن غمِ فراقِ مہِ مکرم میں رو رہا ہے

ولہ

حسنین کے جو غم میں اک آنسو بہائے گا
ہو گا اگرچہ بحرِ گناہان میں وہ غریق
گھر موتیوں کے لاکھ قیامت میں پائے گا
دوزخ سے پار ہو گا وہ جنت میں جائیگا

ولہ

نورِ خدائے پاک یہہ بارہ امام ہیں
سب مومنوں پہ اُن کی محبت ہی فرضِ عین
حامی ہیں پیشوا ہیں ذوی الاحترام ہیں
یہہ اہلِ بیتِ حضرتِ خیر الانام ہیں

ولہ

محفل ہی آج حضرتِ غوث الانام کی
اِس بزمِ رشکِ خلد میں آیا جو دوستو
قطبِ زمان و خسروِ عالی مقام کی
اُسپر خدا نے آتشِ دوزخ حرام کی

ولہ

بازارِ جہان میں آکے وفا کچھ سودا نیک تو نے کیا
تیرے قالب میں وفا جبتک کہ ہی یہہ جانِ زار
افسوس کہ خالی ہاتھ گیا سب عمر تیری بیجا گذری
پنجتن کے وصف میں مصروف رکھا کر زبان

ولہ

تمت

خاتمۃ الطبع

سپاس بیقیاس اس قادر حقیقی کا کہ جسکے افضال بیہمال سے دیوان خوش عنوان سود اے آخرت و معجزہ شق القمر و توشۂ عاقبت کا چھاپنا ماہ مبارک رمضان کے انتیسوین چاند کو بخوبی اختتام ہوا اس مہر سپہر دین کی جلوۂ نعت کے پرتو سے ہر ورق اسکا ماہ تمام ہوا اگر مطلع اسکا مطلع خورشید ہی تو ہر مد ہلال عید ہی قطعہ جہتاب اسکی روشنائی حروف سے ماند ہی معائنہ کرنیوالون کو ہر ساعت عید چاند ہی معجزۂ شق القمر کے نظم روشن کے جلوہ سے ہر صفحہ ماہ پارہ ہے ہر نقطہ ستارہ ہے انگشت شہادت کا یہہ اشارہ ہے کہ بیتشبیہہ یہہ رشک دیوان ہلالی ہی اسکی توصیف کا ہر فقرہ مصرع شعر جمالی ہی چشم بد دور ماشاء اللہ مصنف کی طبیعت خوب لڑی ہی ہر شعر مسلسل پر آب و تاب اسکا موتی کی لڑی ہی اگر اسکو قلزم نعت کہون تو بجا ہی اسکے ناظم گل گلزار رنگین بیانی بلبل شاخسار نکتہ دانی آشنائے با وفا میان شیخ عبد القادر صاحب وفا۔ کو غواص دریائے معانی کہون تو روا ہی جب اسکے مطالعہ نے اس سراپا قصور محمد منظور کا دل شاد کیا تو از راہ منصفی قلم برداشتہ یہہ خاتمۃ الطبع لکھدیا جناب باری اس پیغمبر ممدوح کی روح پر فتوح کے طفیل مصنف موصوف کو اور طباع کو اور راقم اثم کو دونو جہان مین سر سبز اور باغ باغ رکھے افکار دو جہانی کی خلش خار سے بافراغ رکھے آمین اللہم آمین اور جن صاحبون نے تصنیف دیوان کی تاریخین موزون فرمائین وہ ذیل مین رقم ہوتی ہین برائے ملاحظۂ ناظرین باریک بین حوالۂ قلم ہوتی ہین گا گا گا

تاریخہای تصنیف دیوان بلاغت عنوان توشۂ عاقبت

از نتائج افکار شعرای برگزیدۂ روزگار

از جناب سیادت مآب مولوی قطب الدین صاحب قطب تخلص

دعا کرد دیوان مرتب بہ نعت	گہرہائے معنی بسے خوب سُفت
شفاعت صلہ بادش از مصطفی	کہ در خلد با حور عین باد جُفت

سروش از پئی سال ای قطب دین   شفیع وفا مصطفی باد ۱۲۸۴ گفت

از جناب مهدی حسین خانصاحب سیار تخلص

ناظم بی بدل فصیح و بلیغ   رشک قدسی و شاعر یکتا
سعدی عصر و انوری زمان   مشفق دوستان جناب وفا
چون رقم زد بمدح ختم رسل   این گرامی صحیفهٔ زیبا
دید مثلش بی مبالغه نظمی   عین حق لی ستایش بی جا
گفت سیار با یدش تاریخ   با مسمی که بشود زیباه
اندرین گفتگو دمی بودم   پیش احباب با وفا و صفا
از حق آورد ناگهان جبریل   مظهر الحق ۱۲۸۴ بدیهه یکتا

ایضا

وفا نے جب یہ نظم بے بدل کی   بمدح سید لولاک مرقوم
وہ عالی مرتبہ پایا جہان مین   زمین سے عرش تک اسکی گئی دھوم
صلہ مین موتیون سے بھر دیا منہہ   اضافہ حق نے جنت کی بمقسوم
ہوئی سیار کو تب فکر تاریخ   کہا ہاتف نے گوہرہائی منظوم

از جناب سید حسین علی صاحب فدیہ تخلص شاگرد آتش ۱۲۸۴

مدحت فخر رسل کرد وفا چون تصنیف   واجب آمد لقبش گوہر خوش آب وفا
دید چون نسخهٔ نعت نبوی تصنیفش   گفت ہاتف بشگفت این گل نایاب وفا
بلبل فکر پئی سال بگفت ای فدیہ   بار آورد عجب گلشن شاداب وفا

از جناب میر شید اعلی صاحب همت تخلص اولاد میر شاه برهان الدین ۱۲۸۴ الحسینی العلوی قدس سره

دولت دنیا و دین حاصل وفا   گرد از نعت رسول کردگار
گفت در نعت نبی دیوان تمام   گشت مقبول نبی باوقار

بهر سیر آن کتاب مستطاب	چشم ما را بود بیحد انتظار
دیده‌ام شد چشم روشن جان شاد	بهر تاریخش دلم شد بیقرار
بوده‌ام اندر جستجوئے بے حساب	این ندا دهر داد هاتف بار بار
دال دیوان وفا را همتا	ضرب کن ٣ سه بار و تاریخش برار

از جناب آغا حیدر علی صاحب لکهنوی عاشق تخلص

وفا در نعت احمد گفت دیوان	نموده خویش را از جرم پاکش
بگو عاشق بلا شبه و لا ریب	یقینا زین سبب گردد نجاتش

تاریخ بی نقط از جناب اولاد حسین صاحب تجلی تخلص ١٢٨٤ھ

کرد وفا مدح رسول الله	داور دادار دهر داد را
لمعه صمد سال او الهام داد	مدح رسل سرور هر دو سرا

ایضاً از مصرع تام تاریخ عیسوی و از لفظ غرفه هجری ١٢٨٤

مدحت سرور دارین ہین اب	ہوا دیوان وفا ہے طرفه
مصرع تام مسیحی تاریخ	لفظ آخر مین ہے ہجری غرفه
ایک مصرع مین ہین دو تاریخین	گویا جنت کا کھلا ہے غرفه
	١٢٨٤ھ ١٨٦٧ع

ایضاً

ہو چکا جبکہ یہ دیوان خوش عنوان تصنیف	دیکھکر اسکو تجلی نے بصد شادی دل
سال تاریخ کی فکر تو ہاتف نے کہا	مدحت سرور و سالار جہان ہے عاقل

از جناب فخر الدین صاحب متھری عجز تخلص ١٢٨٤

تازه شد تصنیف نسخه از وفا	بهترین از نسخهائی صد هزار
باجمال و حسن و خوبی هم ز نعت	نیز او هر هفت کرده چون نگار
از لآلیها مضامین پر تنش	وز جواهر هائے معنی تابدار

از بطونِ نخلبندِ بوستان
نکہت افزاے جہان شد چون بہار

حسنِ این زہرہ جبین ہر کسکہ دید
مشتری گردید آن ہاروت وار

شد خیالِ در فکرِ تاریخش مرا
تا کنم سالِ مادہ آشکار

از دلِ عجز ای محبانِ نبی
سالِ تصنیفش بر آمد ذبی شعار
سنہ ۱۲۸

از نتیجۂ ان خوشہ چینانِ ارباب بیان مصنف کتاب ہذا شیخ عبد القادر وفا تخلص

توشۂ عاقبت بجا ہے یہہ
۱۲۸۴
باغِ وصفِ شہِ ہدا ہے یہہ

ہین گل مدحِ مصطفیٰ اِسمین
چمنِ بیخزان بجا ہے یہہ

جسکی گلگشت سے ہو دلکو خوشی
وہ گلستانِ پر فضا ہے یہہ

جان سوداے آخرت اپنا
نسخہ نعت لکھدیا ہے یہہ

ہو جنابِ رسول مین مقبول
حق سے ہر دم دعا ہے یہہ

ق

ہین جو نکتہ شناس عالی فکر
ان سے بس میری التجا ہے یہہ

جس جگہہ سہو پائین محو کرین
کیونکہ انسان ہے پر خطا ہے یہہ

فکر تاریخ تھی کہ اتنے مین
بلبلِ دل نے کہدیا ہے یہہ

کیون تخمس مین ہے وفا لکھدے
روضۂ مدحِ مصطفیٰ ہے یہہ
۱۲۸۴ھ

از طبع زاد میان ابراہیم آرزو تخلص خلف حاجی سلیمان میمن

دیوانون مین دیوان وفا کا ہے یہہ یاد
کیونکر نہ ہو توصیفِ رسولِ دوسرا ہے

حاسد کے اڑا سر کو کہو آرزو تاریخ
لاثانی و بے مثل یہہ دیوان چھپا ہے
۱۲۸۴

تمت بالخیر عمت